دیوانِ سلام

تصنیف

استاذ الاساتذہ نواب مولانا سید اصغر حسین فاخرؔ اجتہادی

ناشر

نورِ ہدایت فاؤنڈیشن

حسینیہ حضرت غفران مآبؒ، مولانا کلب حسین روڈ، چوک،

لکھنؤ-۲۲۶۰۰۳ (یو۔پی)۔انڈیا

Noor-e-Hidayat Foundation

Imambara Ghufranmaab, Maulana Kalbe Husain Road,

Chowk, Lucknow-3 INDIA

Website: www.noorehidayatfoundation.org

www.naqeeblucknow.com

E-mail: noorehidayat@gmail.com, noorehidayat@yahoo.com

Ph:0522-2252230Mob :08736009814,09335996808

۲۴۸۳۳ ۵۲۱

LYTTON LIBRARY

بادی کان من بکی علی الحسین او ابکی او تباکی وجبت له الجنة

سید الکلام کلام الفاخر فی منقبت آل پیغمبر کونین جناب سید اصغر حسین صاحب یگانہ معاصر سلمہ

دیوان سلام

معروف باسم تاریخی

غم

۱۳[illegible]ھ

که در معنی نسخهٔ شفای هر گونه الم است باهتمام فدائی امام حسین شیخ عباس حسین

باستمداد علی در مطبع اثنا عشری مشتاق حضور مجلس تا بطبع زیور بلوغ گرائید

MUSLIM UNIVERSITY ALIGARH

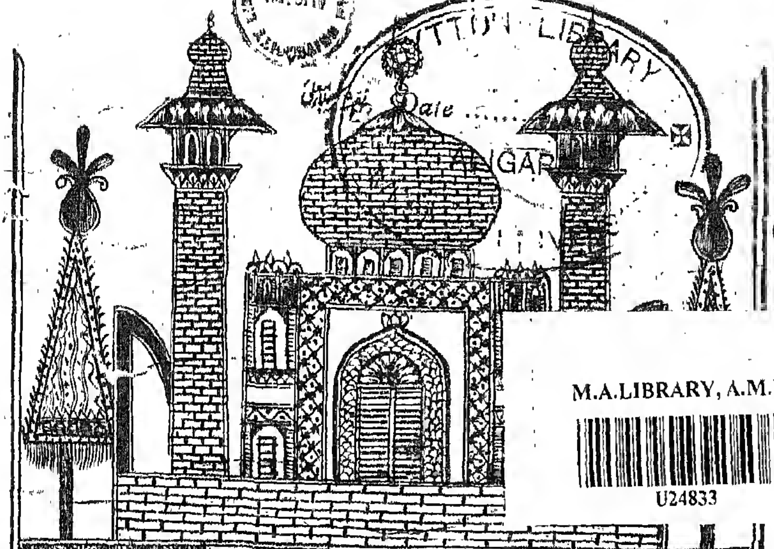

M.A.LIBRARY, A.M.U.
U24833
۸۹۱۶۸۳۱

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تعداد اشعار ۱۵

تعداد سلام ۱

صحرا میں روئے شاہ جو پرتو فگن ہوا — ذرہ ہر ایک کوکب چرخ کہن ہوا

کھینچی جو یاد گیسوئے مشکیں میں آہ — دود جگر سواد دیار ختن ہوا

فرزند مہ لقا کا نہ بار الم اٹھا — مثل ہلال خم قد شاہ زمن ہوا

ہاتف کی بعد قتل صدا تھی کہ یا حسینؑ — تو فخر خاندان رسولِ زمن ہوا

کیونکر نہ شش جہات میں حشر صبح قتل — یہ دن وہ تھا کہ خاتمہ پنجتن ہوا

بیرنگ گل یہ پیش گل فاطمہ ہوے
عنقا چمن مین طائر رنگ چمن ہوا

جب حال آب بندی شہ سب کھلگیا
دریا بھی دست موج سے سینہ زن ہوا

ہم جامہ درہین یاد مین اُس جسم پاک کے
چالیس دن جسے نہ میسر کفن ہوا

ہر عضو تن سے شاہ کو تھی شکر حق کی یاد
پیکان زبان تو زخم بھی اک دہن ہوا

پیری مین ساکنان عدم کا نشان ملا
موے سفید شمع رہ انجمن ہوا

اکبر کا حسن دیکھ کے یوسف سا خوشجمال
مستغرق محبت چاہ ذقن ہوا

وحشت ہوئی یہ ساقی کوثر کے لال کی
دریا ہمٹ کے دانہ در عدن ہوا

اصغر کو مارا تیر شہ دین کی گود مین
دم توڑ کر تمام وہ غنچہ دہن ہوا

حضرت کے بعد قتل یہ کہتے تھے اہلبیت
برباد خاندان رسول زمن ہوا

۱۹	فاخر ثناے مصحف ناطق کے فیض سے جائے کلام جسمین نہین وہ سخن ہوا	۲

کیا اوج ہی سواری شہ کے غبار کا — عنقا ہی نام گردش رہوار کا

اللہ رے اوج حسن شہ ذی وقار کا — پروانہ ماہتاب ہی شمع عذار کا

گیسو نہیں ہیں چہرۂ پر نور شاہ پر — دامن پڑا ہی مہر پہ ابر بہار کا

گرمی سی سرخ تھا جو رخ اکبر حسین — عارض کھلا ہی تھی سماں لالہ زار کا

دیکھی ہی جب سی تیزی رفتار اسپ شاہ — خون خشک ہو گیا ہی شرار کا

اللہ ری صفائی حسن شہ زمان — آئینہ حلب ہی نمونہ عذار کا

زلفیں جو آئیں آئینہ روی شاہ پر — شہر حلب پہ ہو گیا دھوکا تتار کا

زلفیں دکھاتی تھیں شب دیجور کا سماں — عالم تھا روی شاہ پہ صبح بہار کا

جان دی ہی ماتم حسن سبز فام میں — گنبد زمرد ی ہو ہمارے مزار کا

دندان دہن میں دیکھ کی شہ کی ہوا یقین — معدن میں ہیں ہی گوہر آبدار کا

صحرای حشر ہی غم شبیر میں چمن — ہی صور کی صدا مجھے نالہ ہزار کا

جب سے کیا ہے وصف گلوئے امام پاک
ہے ذائقہ زبان پہ خنجر کی دھار کا

کھینچی جو آہ سرد دل داغدار نے
جھونکا چلا چمن میں نسیم بہار کا

اللہ رے تجلی حسن شہ زمان
پرتو چراغ طور ہے شمع عذار کا

دندان شہ کا عکس جو پھیلا تھا دشت میں
دریا رواں تھا آب در شاہوار کا

رہتا ہے شہ کے ابروئے خمدار کا خیال
پیراک ہوں میں آب دم ذوالفقار کا

ہے صاحبان سوز کو قدر اہل سوز کی
بجلی سے پوچھو حال دل بیقرار کا

ڈوبا ہوں عشق گوہر دندان شاہ میں
غواص ہوں میں آب در شاہوار کا

اشعار ۱۴

فاخر رخ حسین ہے باغ جناں کا پھول
صدقے ہے بوئے زلف پہ نافہ تتار کا

سلام
۳

اس وقت کیوں نہ خلق میں محشر بپا ہوا
سید کا تیغ کند سے جب سر جدا ہوا

رنج و ملال شاہ میں جو مبتلا ہوا
دنیا کی وہ اسیری غم سے رہا ہوا

اے چرخ کیون نہ دفتر عالم الٹ گیا حضرت کا تن سے فرق مبارک جدا ہوا
پوچھا جو ابن سعد نے یہ پیک نے کہا اب شہ کا لال عازم دشت وغا ہوا
اصغر تمام ہو گیا گود مین شاہ کی آخر کو تیر ظلم بھی تیر قضا ہوا
سب ملکے دیکھین صبر حسین غریب کا گردون پہ قدسیون کو یہ حکم خدا ہوا
برچھی جو کھائی دل پہ شبیہ رسول نے پہلوی شہ سے قلب تڑپکر جدا ہوا
یون آئین پیش حق پئے فریاد فاطمہ محشر مین جسکے حال سے محشر بپا ہوا
بہ بہ کے خون عدو کا گیا ہی جو نہر مین کیا کیا ہی زور شور پہ دریا بڑھا ہوا
دنیا مین کب حسین سا عابد ہوا کوئی محراب تیغ تیز مین سجدہ ادا ہوا
صغرا کو شاہ دین کی قاصد نے دی خبر امت پہ تین روز کا پیاسا فدا ہوا
ڈوبا جو خون مین کشتی امت کا ناخدا رونے سے اہلبیت کے طوفان بپا ہوا
اکبر ہوئے جو قتل تو اعدا نے یہ کہا لو اب شہید سبط رسول خدا ہوا

مجبور ہوکے آپنے لی تیغ میان سے — اصغر بھی جب نشانہ تیر جفا ہوا

فرمایا زیر زانوے قاتل حسینؑ نے — صد شکر آج وعدہ طفلی وفا ہوا

انتہا ۱۸

فاخر کہا جو فضل خدا سے بیا کہا
نوحہ ہوا سلام ہوا مرثیہ ہوا

سلام ۴

قاسم کے بعد قتل عجب ماجرا ہوا — شادی کا جو مکان تھا وہ ماتم سرا ہوا

اکبر کے بعد قتل جو اصغر فدا ہوا — پھپھیوں مین بین اور تلاطم سوا ہوا

اصغر کو لائے شاہ تو اعدا نے یہ کہا — بھرا ماں ہے ہاتھ مین قرآن کھلا ہوا

مظلوم و بیکسا کی شہادت کے واسطے — لشکر مین ہر کمان کا ہے چلہ چڑھا ہوا

زینبؑ کو بعد شہ جو اٹھانی تھی قید ظلم — تھا ساتوین سے فاطمہ کا سر کھلا ہوا

بانو نے پوچھا آئے جو اصغر کو کھو کے شاہ — کیون مجھ پاس آتے ہو صاحب کیا ہوا

کہتی تھی ہند دیکھ کے رانڈون کو دور سے — آتا ہے کس کا قافلہ لوگو لٹا ہوا

زوار مر کے جاتے ہیں کیونکر بہشت میں ہے کربلا سے خلد کا ڈانڈا ملا ہوا
بیٹھے تھے ہیں آ کے خیمہ کے باہر امام دین خالی کرا کے تھے ہیں دل مضطر بھرا ہوا
رو کر سکینہ دوڑ کے سم سے لپٹ گئی کوتل جو دیکھا در پہ فرس کو کھڑا ہوا
یہاں دوپہر کی دھوپ میں تنہا کھڑے تھے شاہ واں چتر زر تھا سر پہ عمر کے تنا ہوا
تا حشر فرق شاہ بدن سے جدا رہا کیوں چرخ کیا جہاں میں یہ تفرقا ہوا
شہ سے علم ملا تو یہ عباس نے کہا مدت کے بعد نخل تمنا ہرا ہوا
بیٹھے ہیں زین پر یوں شاہ مشرقین جیسے دھرا ہو رحل پہ قرآن کھلا ہوا
قاسم کی ماں یہ کہتی تھی لوگو دعا کرو جاتا ہے لاڈلا میرا دولہا بنا ہوا
آیا جو ہے یزید کو مدت کے بعد حکم اسباب مل رہا ہے حرم کو لٹا ہوا
کہتی ہیں لاشے تیر پڑے تھے حسین پر غربال کی طرح تھا کلیجا چھنا ہوا

ہے تازگی پسند جو طبع بلند کو

اشعار ۱۸	فاخر نہ باندھنا کبھی مضمون کہا ہوا	سلام ۵

آسدن بہشت قابل مدح و ثنا ہوا
جسدن ورود قافلۂ کربلا ہوا

مدِ نظر جو آپ کو سر کھینچا ہوا
قبضے سے ذوالفقار کا سر تھا ملا ہوا

جب قطع تیغ شاہ نے رشتوں کو کر دیا
بیٹے سے باپ باپ سے بیٹا جدا ہوا

اشکوں کے آگے اسکی بھلا کیا ہو آبرو
گوہر تو خود ہی چشم صدف سے گرا ہوا

آنسو جو پی گیا ہوں غم شاہ دین میں
دل کا کنول ہے آگ کا سیتور بجھا ہوا

بالوں سے منھ چھپا لیا ناموس شاہ نے
دربار میں یزید کا جب سامنا ہوا

امت کو تو بھی بخشدے کہتا تھا فرق شاہ
یارب تجھے حسین سے وعدہ وفا ہوا

بیمار ہے گناہ نہ ہوتی تحدید میں دور
باعث شفا کا ضریح خاک شفا ہوا

ماں نے کہا پسر سے ملی کسطرح رضا
اکبر کہو تو کچھ کہ یہ کیا ماجرا ہوا

جلتا ہے گھر حسین کا مضطر ہیں اہلبیت
چھپتا کوئی چھپاتا ہے کرتا جلا ہوا

دو دن کی بھوک پیاس میں ایسا کیا جہاد
اب تک ہے ضرب شاہ کا جھنڈا اگڑا ہوا

بیکس کا سر جو تن سے کیا تھا کبھی جدا
خنجر کا سر ہے شرم سے اب تک جھکا ہوا

خنجر سے سر جدا ہوا ذکر آلہی میں
وقت قضا بھی شاہ سے سجدہ ادا ہوا

عباسؑ ہیں شاہ پہ یہ کہکے مر گئے
مولا غلام حق نمک سے ادا ہوا

یوں قید ہو کے شام کو جاتے ہیں اہلبیت
ہے ایک دوسرے کے رسن میں بندھا ہوا

کھولا قبا کا جلد گریبان حسینؑ نے
ہنگام فتح شمر کا جب سامنا ہوا

پیمیں لاش اٹھا کے جو آئی پہ شاہ
کیا سوچ تھا یں دل میں خدا یہ کیا ہوا

اشعار ۱۷	لے جائیگا جنان میں تجھے خود امام دین فاخر گناہگار جو تو ہے تو کیا ہوا	سلام ۲

غل تھا فرس پہ دیکھ کے شہ کو یہ کیا ہوا
بیٹھے جو زین پہ آپ تو گھوڑا اڑا ہوا

کیا ذوالفقار شاہ کی تیزی بیان کرے
تن سے چلی جو سر پہ تو محشر بپا ہوا

فرمایا شہ نے فوج سے اسکا پسر ہون مین
نازل فلک سے جسکے لیے لافتا ہوا

چہرہ جو نہ کیون ہون ہر ضرب حسین کے
ابتک ہے قلب ماہ مین سکہ پڑا ہوا

سینے مین یون ہے داغ غم شاہ رنگ پر
گویا ہے اک گلاب کا تختہ کھلا ہوا

بولے حبیب فوج سے سنکر لڑینگے ہم
پیری سے گو کہ قد ہے ہمارا جھکا ہوا

رونے مین اشک جو صدف چشم سے گرا
مردم کی وہ نظر مین دُر بے بہا ہوا

دیکر جھکائی شہ نے لگائی جو ہتھکٹی
شانے سے ہاتھ ہاتھ سے شانہ جدا ہوا

لبریز جام دل ہے ولائے حسین سے
ہے مے سے ساقیا مرا شیشہ بھرا ہوا

یون سوز غم نے قلب و جگر کو کیا کباب
گرتا ہے میری آنکھ سے آنسو جلا ہوا

بکھرے ہوے ہین دشت مین جو ریاض نبی کے پھول
ہے منزوں ہی دامن صحرا لبا ہوا

آغوش چشم مین اسے رکھون نہ کسطرح
ہے طفل اشک ناز و نعم سے پلا ہوا

تنکے چنون حسین کے غم مین نہ کسطرح
زردی جسم سے ہے تن کہربا ہوا

مشتاق جنگ میں جو شہنشاہ مشرقین
در پہ عقاب خاص کھڑا ہو کھنچا ہوا

ای کلک جسکو دیکھ کے مانی بھی سر جھکا
دکھلا وہ جنگ شاہ کا نقشہ کھنچا ہوا

مثل حباب بحر جہان مین تھی زندگی
دم کی ہوا سے آپ مرا دم فنا ہوا

اشعار ۱۹

فاخر محبتون پہ کسی کی نہ جائیو
بحر جہان مین کسکا کوئی آشنا ہوا

سلام

عنبر مین گیسوی شہ کا جو نظارا ہوتا
ڈھیلا آنکھون کا سیہ عنبر سارا ہوتا

وصف داغ جگر کا جو نظارا ہوتا
گھٹ کے خورشید جہانتاب بھی تارا ہوتا

رخ پر نور شہ دین کی جو کرتا تعریف
نون ہوتا مہ نو نقطہ ستارا ہوتا

روک لیتے نہ اگر جنگ مین تلوار حسینؑ
لال پھر خون سے دریا کا کنارا ہوتا

شہ کو ہوتی نہ اگر امت مرحومہ عزیز
تیر کھانا علی اصغرؑ کا گوارا ہوتا

شام مین جا کے الٹ دیتا ہر اک تخت یزید
جان نثارون کو اگر شہ کا اشارا ہوتا

ہونٹھ سوکھے ہوئے دیکھے تھے شہ عالم کے | کسطرح خشک نہ دریا کا کنارا ہوتا

ہوتا سُوکھا سا گلا تو نہ ہدف اصغر کا | کاش پانی کی طلب مین نہ اشارا ہوتا

ڈبڈباتے ہوئے آنکھون مین جو آنسو رہتے | گوشۂ چشم سمندر کا کنارا ہوتا

پاس زینب کو یہ تھا اُمت جد کا ورنہ | ہجر خواہر کو برادر کا گوارا ہوتا

قبر عباس کی ساحل پہ نہ کیونکر ہوتی | مسکن شیر نہ دریا کا کنارا ہوتا

ہوتے پابند نہ گر راہ خدا مین عابد | طوق و زنجیر پہننا نہ گوارا ہوتا

غرق پھر بحر تظلم مین نہ ہوتے شبیر | ایک تنکے کا جو بیکس کو سہارا ہوتا

بُندے لینے تھے تو اے کاش شقی لے لیتا | پر سکینہ کو طمانچہ تو نہ مارا ہوتا

بے ردائی حرم پہ جو بہاتا آنسو | گوشۂ چادر زہرا کا سہارا ہوتا

شہ نے قاسم سے کہا تمکو پلاتے پانی | جان عم آپ پہ قابو جو ہمارا ہوتا

شاہ کہتے تھے فرس سے کہ ہے مجبور حسینؑ | پانی دیتا مین تجھے گر کوئی چارا ہوتا

لاش پائی نہ سکینہ نے تو زینب نے کہا | بھائی کو اپنی ابی کہکے پکارا ہوتا

اشعار ۲۱

ہوتی بخشش نہ پھر امت کی کبھی اے فاخر
سر کٹانا نہ اگر شہ کو گوارا ہوتا

سلام ۸

جو کہ داغ غم شہ کا ہمیشہ ہوگا | دل کو سب داغوں میں وہ نیر اکبر ہوگا

دم میں اندوہ زری در دم کا اثر ہوگا | حملہ ور رن میں جو ایک ایک دلاور ہوگا

دیکھ لیگا رخ تابندہ شبیر اگر | صورت آئینہ حیران سکندر ہوگا

چوم کر رو کے یہ کہتی تھی نواسے سے نبی | حلق ہوگا ترا اور شمر کا خنجر ہوگا

ہوگی گر ایک فنا اور ترقی اسکو | گھٹ کے خورشید بھی تنہا سا اختر ہوگا

کہا بانو نے کہ اسدم مجھے کیا ہوگی خوشی | دودھ بڑھنی کے جو قابل علی اصغر ہوگا

صدف چشم دکھائیگی جو نیساں کا اثر | گر کے آنکھوں سے ہر آنسو مرا گوہر ہوگا

جائیگی مر کے وفا بھی نہ وفاداروں سے | ساتھ نیزہ پہ شہزادہ کے ہر سر ہوگا

آئینگے گیسوے شبیر کے جب دیوانے | دھجیاں دھجیاں سب دامن محشر ہوگا

چشم گریاں کے مقابل میں جو یہ آئیگا | پانی پانی ابھی خجالت سے سمندر ہوگا

سر بکف آئینگے فریاد کو جب سبط نبی | عرصۂ حشر میں ایک اور بھی محشر ہوگا

شاہ کہتے تھے کہ پانی کے لیے اے بانو | ہدف تیر سہ پہلو علی اصغر ہوگا

اشک شوریدہ بہینگے جو غم سرور میں | نام پھر دیدۂ گریاں کا سمندر ہوگا

تیغ کھینچینگے جو عباس دلاور دم جنگ | حشر ہر وار پہ ہر ضرب پہ محشر ہوگا

پیاسے دو دن کے جو ہونگے شہدا زمین شہید | غول سب تشنہ لبوں کا لب کوثر ہوگا

آتشیں داغ کے ہونگے یہ وبال اگر | نام پھر اسکا زمانے میں سمندر ہوگا

فاطمہ بھیجینگی خط فخر سلیمان کو اگر | نامہ لیجانے پہ تیار کبوتر ہوگا

رن میں الٹینگے جو شبیر دم جنگ نقاب | دشت عکس رخ انور سے منور ہوگا

سرخ رونے سے جو ہوگا لب شہ کا غم میں | دیدۂ تر مرا جام مے کوثر ہوگا

کہا بانو نے پھلے پھولے گا تب نخل مراد	سبزہ آغاز جو سر علی اکبر ہو گا

اشعار ۱۹	خوف کیا تیرے گیسے قبر سے تجکو فاخر دل مین داغ غم شہ مسرور ہو گا	سلام ۹

ردیف بای موحدہ

نور عین اسد حق ہی جو رن مین بیتاب
شیر جنگل مین ہین آہو ہین ختن مین بیتاب

سر شہ بہر حرم یون ہی لگن مین بیتاب
جسطرح ہوتا ہی مہتاب گہن مین بیتاب

جنگ اعدا مین کوئی دم مین کھچا چاہتی ہی
تیغ کیون ہی کمر شاہ زمن مین بیتاب

ایک رسّی سی جو اٹھارہ بندھی ہین بازو
ہین غزالان حرم آج رسن مین بیتاب

ہی گل گلشن زہرا جو خزان ای بلبل
جسکو دیکھو نظر آتا ہی چمن مین بیتاب

شمر کھینچے ہوئے خنجر جو چلا آتا ہی
روح زہرا ہی تہ خاک کفن مین بیتاب

سر برہنہ حرم آئے ہین جو پیش حاکم
شاہ کا ہی سر پر نور لگن مین بیتاب

تڑپی جب کھا کی سنان دشمن ہمشکل نبی
پھر نہ کیون روح محمد ہو کفن مین بیتاب

دہشت برش شمشیر شہ عالم سے
روح رستم ہی تہِ خاک کفن مین بیتاب

بلبل گلشن زہرا جو تہین عالم مین
ساتھ گلچین کے ہی صیاد چمن مین بیتاب

صدر مین کب دل روشن ہی غم شیر مین طپان
شمع ہی صورت پروانہ لگن مین بیتاب

بحر و بر مین ہی عیان فخر سلیمان کا الم
مچھلیان نہر مین بلبل ہین چمن مین بیتاب

دل پُر داغ ہی کب سینہ زخمی مین سے
صورت برق ہی طاؤس چمن مین بیتاب

شاہ مضطر ہین ادھر دید کو زیر خنجر
ہی ادھر فاطمہؑ بیمار وطن مین بیتاب

ہونٹھ ہونٹون کو چباتا پھرتا ہی میان لشکر
حجر ہی کیا عشق شہنشاہ زمن مین بیتاب

جوش پر تشنہ لبونکا ہی جو دریا ہی عطش
مثل ماہی ہی زبان سبکی دہن مین بیتاب

کیا گذرتی ہی دم ذبح شہ عالم پہ
روح حسن کہ نبی کی ہی کفن مین بیتاب

تیر کھا کر جو تڑپتا ہی عطش سی وہ شیر
مچھلیان خلد کی ہین نہر لبن مین بیتاب

سلام		اشعار
۱۰	شوق دیدار محمد تک مجھے لے آیا ہے یا علی آپ سے فاخر ہو کفن میں بیتاب	۲۵

ردیف تائے مثنات فوقانی

پھر جھاو شیر جو آیا لب فرات
پہنچے سر کا ابر تیغ سے رہا لب فرات

اک شور تھا کہ لاشۂ عباس کو لیے
آتا ہے مصطفیٰ کا نواسا لب فرات

سقائے اہلبیت کی جرأت ہو کیا بیان
لاکھوں سے لڑ کے مر گیا تنہا لب فرات

کہتے ہیں جبکہ ہاتھ جدا تن سے ہو گئے
عباس کا علم ہوا اٹھتا لب فرات

پیدا ہے یہ بیک سر کٹے حسینؑ سے
عباس قتل ہو گیا پیاسا لب فرات

فرمایا شہ نے خاک ہو پانی کی جستجو
پیاسے جوان مر گئے کیا کیا لب فرات

خیرہ نگاہیں مردم آبی کی ہو گئیں
پنجہ نشان شہ کا جو چمکا لب فرات

فوجوں کا ذکر کیا ہے کہ موجیں پلٹ گئیں
منہ پر نہ کوئی شیر کے آیا لب فرات

عاشور کو حرارت خورشید یہ بڑھی
اڑ اک حباب ہوگیا چھالا لبِ فرات

عینِ حباب ہوگئی عباسؑ کو حیات
آنکھوں مین دم سمٹ کے جو آیا لبِ فرات

دل ڈر سے چاک پنجۂ مرجان کا ہوگیا
عباس نے علم کو جو گاڑا لبِ فرات

دل تشنہ دلوں کے ہوگئے پانی سپاہ مین
شیرِ خدا کا شیر جو گونجا لبِ فرات

الیاس بھولے کوثر و طوبیٰ بہم ہوئے
عکسِ نشانِ سبز جو چمکا لبِ فرات

یوں رن پڑا تھا گھاٹ پہ سقائے شاہ سے
لہرا رہا تھا خون کا دریا لبِ فرات

اک ذوالفقار شاہ سے دوچار تھا نہنگ
آفت تھی رن مین حشر تھا برپا لبِ فرات

آتش نے خیمہ شہ کو جو لوٹن تھو قریب
عکسِ شفق حباب تک آیا لبِ فرات

عباس شہ سے کہتے تھے رہنے کی ہے یہ جا
دل چھپ گیا ہو دیکھ سبز البِ فرات

کیا آبدار تیغ علمدار شاہ تھی
ڈوبا سپاہ شام کا بیڑا لبِ فرات

چمکی مثال برق علمدار کی حسام
بادل جو فوج شام کا چھایا لبِ فرات

عباس کے جو دوش پہ احمد کا ہو علم ۔ گر جا ہی کیون نہ دین کا جھنڈا لب فرات

کچھ فکر مین کھڑے ہین جو عباس گھاٹ پر ۔ موجین دکھا رہی ہین تماشا لب فرات

بسمل جو مثل ماہی بے آب ہین طپان ۔ عباس دیکھتے ہین تماشا لب فرات

عباس آب لیکے جو آتے خیام مین ۔ لاشہ نہ مثل موج تڑپتا لب فرات

چھپٹے ہین تیغ کھینچکے اس فکر مین حسین ۔ پامال ہو نہ شیر کا لاشا لب فرات

سلام ۱۱	دریاے اشک دیدۂ فاخر سے بہگئے عباس کا خیال جو آیا لب فرات	اشعار ۱۶

خوب ڈھونڈا نہ کوئی پایا دوست ۔ ایک خالق ہی بس ہمارا دوست

ہی ترائی تو شیر کا مسکن ۔ کیون نہ عباس کو ہو دریا دوست

حسن وہ ہی کہ خود اسی ہی پسند ۔ کیون نہ یوسف کی ہو زلیخا دوست

چومتے کیون نہ پاے عابد کو ۔ تھے کف پا کے خار صحرا دوست

چشم تر کو نہ کیون عزیز رکھون ہون مین بحر جہان مین دریا دوست
اپنے مطلب کے سب ہین عالم مین کب کسی کے ہین اہل دنیا دوست
لشکر کین مین سب تھے دشمن جان ایک حُر تھا شہ ہدا کا دوست
عشق شہ مین ہے بادیہ گردی مثل مجنون ہوا ہون صحرا دوست
گئی احمد جو عرش پر غل تھا دوست کے پاس آج آیا دوست
شاہ کہتے تھے حسن شہید ہوا چھٹ گیا ہمسے کیا ہمارا دوست
شاہ کہتے تھے ذکر دشمن کیا مجھسے کرنے لگے کنارا دوست
شاہ کہتے تھے تھوڑے عرصہ مین کوئی باقی رہا نہ میرا دوست
کون لیتا ہے بعد مرگ خبر فاتحہ کو نہ کوئی آیا دوست
روح ہوتی ہے کب بدن سی جدا مجھسے چھٹتا ہے مدتون کا دوست
ہمنے دنیا مین سب کو دیکھ لیا کوئی ہوتا نہین کسی کا دوست

اشعار ۱۹	سبکو مرنا ہی ایک دن فاخر دیکھہ اُٹھے جہان سی کیا کیا دوست	سلام ۱۳
	ردیف ثاے مثلثہ	

شاہ کہتی تھی کہ ہی ضعف بصر کیا باعث — نہیں آتا ہی مرے آنکھون سی نظر کیا باعث

دل جلاتی نہیں داغونکی شرر کیا باعث — آگ بھی میرا جلاتی نہیں گھر کیا باعث

شاہ کہتے تھے اگر اکبر و اصغر کی ہی خبر — دل کی ہمراہ تڑپتا ہی جگر کیا باعث

جرأت و شوق شہادت تھا نہ گر حضرتکو — جنگ مین منہہ پہ نہ لاتے تھے سپر کیا باعث

فاطمہ کہتی تھی وعدہ تو کیا تھا لیکن — آئی بھیا میرے لینی کو نہ گھر کیا باعث

آہ بھی مین نے تو کھینچی نہیں سوز غم مین — شعلہ داغ سی اُڑتی ہین شرر کیا باعث

کہتی تھی فاطمہ بھائی نہ ابھی تک آئے — نہیں ہوتا میری آہون مین اثر کیا باعث

ہان یہ کہتی تھی گیا کیا علی اکبر ان کو — مجھہ سی آیا بھی نہ ملنے کو پسر کیا باعث

بولے حیدر کہ بڑا تو تو جری تھا عباس
آج اٹھتی نہیں چہرہ سے سپر کیا باعث

شاہ فرماتے تھے عباس تو زندہ ہیں ابھی
بڑھتا جاتا ہے مرا درد جگر کیا باعث

کہتی تھی فاطمہ مدت ہوئی حضرت کو گئے
آج تک آئی نہ بابا کی خبر کیا باعث

بولی بانو یہ ذرا دیکھ تو جا کر فضہ
ابتک آیا نہ مرا رن سے پسر کیا باعث

بولی بیمار کہ ہو خیر سبھوں کی یارب
بڑھ گیا آج مرا درد جگر کیا باعث

تھا نہ اللہ کو منظور جو پنج حسنین
دو گیا پیچ سے کچھ حق لیے گھر کیا باعث

بولی بانو سے یہ زینب مرا دل ہلتا ہے
شاہ کی میان میں کی تیغ وہ سر کیا باعث

آتے جاتے ہیں یہاں لوگ وہاں کو اکثر
پر کسی ملک عدم کی نہ خبر کیا باعث

فرقت اکبر و صغریٰ میں یہ بانو نے کہا
آج کچھ بھی نہیں شمس و قمر کیا باعث

پختگی باعث افتاد جو دنیا میں نہیں
[illegible] کیا باعث

عیش و راحت نہیں کربلا کے [illegible]

سلام ۱۳	آنسو ہی دہر مین رو رو کے بین بشر کیا باعث	اشعار ۲۳

ردیف جیم

زور پر ہی جو لشکر غدار کا مزاج
برہم ہی ابن حیدر کرار کا مزاج

دی موت نے صدا کہ سر کجا و سے کشید
بگڑا ہوا ہی سید ابرار کا مزاج

کہتے تھے شاہ بھائیکو میری ہی دستیاب
حیدر کی شان جعفر طیار کا مزاج

تھا شور فوج شام مین ہشیار گھاٹ سے
برہم ہی پہر آب علمدار کا مزاج

گرما کے شہ نے باگ جو لی ہی سمند کی
بگڑا ہوا ہی جنگ مین رہوار کا مزاج

اک دم مین نار ہیں کے بدن کو جلا دیا
کیا آگ تھا حسین کے تلوار کا مزاج

کھینچے جو اپنے ہاتھ سے دست خدا کا لال
کیونکر نہ پھر ہو چپ خمیدہ تلوار کا مزاج

اکبر سے جو نسب میں بڑھ کے کیون شہ کو ہون عزیز
شکل نبی ہی حیدر کرار کا مزاج

کہتے تھے شاہ کیون نہ بگڑ جا ہی وقت جنگ
نازک کہین ہی تیغ سے رہوار کا مزاج

جاتی جو آسمان پہ اُڑ کر قدم کی گرد
کیونکر نہ پھر ہو عرش پہ رہوار کا مزاج

باعث یہی تھا کر نہ سکے باپ کی مدد
ناساز تھا جو عابد بیمار کا مزاج

چشمانِ نورِ عین علی سے جو دی مثال
ملتا نہین ہے نرگس بیمار کا مزاج

لب سے سوا ہے چشمِ شہ دین کو نازکی
لو بڑھ گیا مسیح سے بیمار کا مزاج

اک چشم دُر فشان سے ہوئی اسکو ہمسری
کیون ہے ہوا پہ ابر گہر بار کا مزاج

اک حُر تھا اپنی ذات سے بس شہ کا دوستدار
لشکر کے بر خلاف تھا سردار کا مزاج

بو تو خلیل آگ سے نکلے جو تندرست
پانی سے سرد و تر ہے کہین نار کا مزاج

چبھتے ہین جب کہ حضرت سجاد کے قدم
لیتا ہے نوک جھوک کی ہر خار کا مزاج

بیٹھی سنبھل کے زین پہ جب شاہ وقت جنگ
برہم کچھ اور ہو گیا رہوار کا مزاج

کیون فصل گل مین خار نہ لین گلشنو نوک کی
اک رنگ پر ہے مفلس و زردار کا مزاج

کیا آب تھی گلے سے اوتر کر جلا دیا
پانی سے آگ ہو گیا تلوار کا مزاج

پاس ادب تھا شاہ کا جبتک کمر مین تھی
کھنچتے ہی اور ہو گیا تلوار کا مزاج

علی ہی چشم شہ کی لبونسی جو منزلت
ملتا نہین مسیح سی بیمار کا مزاج

اشعار ۲۲ | قافحر ہر ایک دہر سی جاتا ہی خالی ہاتھ
کیون ہو نہ ایک مفلس و زردار کا مزاج | سلام ۱۴

ردیف حاے مہملہ

کیونکر نہ بھاگی فوج گنہگار کی طرح
حضرت لڑین جو حیدر کرار کیطرح

نالے کرون جو بلبل گلزار کی طرح
کیونکر نہ دل دو نیم ہو منقار کیطرح

بوسہ لیا جو تیر نے حلق صغیر کا
منھ رہگیا کھلا ہوا سوفار کیطرح

بادل سپاہ شام کی آئی جو جھوم کی
چمکی حسام برق شرر بار کیطرح

مردم کو کیون نہ خوف ہو فوج یزید مین
ابرو ہی شہ مین کاٹ ہی تلوار کیطرح

چمکی ادھر صفونپہ کبھی اور کبھی ادھر
چل پھر ہی تیغ شاہ مین رہوار کیطرح

کیونکر نہ اشک رشک دُرِ بے بہا بنے
برسے جو چشم ابر گہربار کیطرح

کشتی تن کی خیر ہو طوفان چشم سے
آیا ہی جوش قلزم ذخار کیطرح

شہ بولے کیون نہ غیرت مسطر ہو زمین
پھرتا ہی اُنکی پشت مین پرکار کیطرح

فیض ثنائے سرور ریاض بتول سے
ہون نغمہ سنج بلبل گلزار کیطرح

دست حسین علم کے تہ نے بصد ادب
سر رکھدیا قدم پہ گنہگار کی طرح

پھرتی ہی سب با سر و نیزہ احاطہ کیے ہوئے
گردش ہی ذوالفقار کو پرکار کیطرح

رہتے ہین شعر دائرہ بحر مین جو سب
گردش قلم کو ہی مری پرکار کیطرح

نقطہ سمٹ کی تنگی ہی سب با شام
پھرتا ہو ذوالجناح جو پرکار کیطرح

لکھون جو مین روانی تیغ امام دین
گردش ہو دائرون کو بھی پرکار کیطرح

سرکا نہ ایک گام بھی اپنی جگہ سے مین
مجھ ناتوان کو پانون ہین پرکار کیطرح

مژگان شہ کی یاد مین کیونکر نہ تڑپے قلب
چبھتا ہی دلمین نشتر الم خار کیطرح

کیا پوچھتی رن میں مرگ مفاجات لعین
گرتے تھے تیغ برق شرربار کی طرح

فریاد سنکے رن میں شبیہ رسول کی
پہنچے حسین حیدر کرار کی طرح

کھینچے جو تیر سینۂ اقدس سے شاہ نے
سینہ زخم کا کھلا رہا سوفار کی طرح

ناگفتہ بہ عمر نے کہا کچھ جو شاہ سے
عباس جھپٹے حیدر کرار کی طرح

صدمون سے پیر ہو گئے اک دوپہر میں شاہ
غم نے گھلا دیا آپ کو آزار کی طرح

اشعار ۱۵	فاخر محبّ دلا ہے علی سے جو ست ہے بیہوش کب وہ ہوتا ہے میخوار کی طرح	سلام ۱۵

دیکھوں جمال مہدی دین کا کس طرح
اٹھے کہیں نقاب کا پردا کسی طرح

دیکھیں نہیں لف میں رخ مولا کس طرح
دکھلائے شاہ نور کا تڑکا کسی طرح

خجالت ہوئی یہ چہرہ پر نور شاہ سے
رخ مہر نے ادھر کو نہ پھیرا کسی طرح

ہوگا کبھی نہ حضرت عباس سا جری
مرنے پہ بھی نہ نہر کو چھوڑا کسی طرح

مقتل میں شہ یہ کہتے تھے اے خالق جہاں
ملجائے بھائی کا مجھے لاشا کسی طرح

ہو دیکھو کسطرح رخ شہ سے مثال دون
پھر فلک دکھائے تو چہرہ کسی طرح

سیلاب اشک کیا غم شبیر میں تھمے
رکتا نہیں ہے باڑھ پہ دریا کسی طرح

اک شور تھا کہ جان لڑا دو لڑائی میں
عباس لینے پائے نہ دریا کسی طرح

اللہ رے صبر پیاس میں انصار شاہ کا
دریا کو آنکھ اٹھا کے نہ دیکھا کسی طرح

پی آب سے حسینؑ پہ اتنا فرو دن میں
اشکوں سے تر ہو دامن صحرا کسی طرح

کیا کیا ہوا نہ خاک اڑاتی نہ دشت میں
لیکن نہ ذوالجناح کو پایا کسی طرح

اکبر چلے جو رن کو تو زینب نے یہ کہا
بیٹا دکھا دے پھر مجھے چہرہ کسیطرح

کہتا تھا ذوالجناح جہاں میں وہ ہوں یہی
دیکھا نہ جسکا جن نے بھی سایا کسی طرح

دکھلا دوں میں جو بزم کو رنگینی کلام
گویا نہ پھر ہو بلبل شیدا کسی طرح

فاخرہ ناتواں ہوں غم شہ میں گر کے میں

اشعار ۱۵	اٹھا نہ مثل نقش کف پا کسی طرح	سلام ۱۶

حافظ ہو گر علی سا مسیحا کسی طرح
ٹوٹے کبھی نفس کا نہ رشتہ کسی طرح

سنتی اگر فصاحت مولا کسی طرح
ہوتے کبھی کلیم نہ گویا کسی طرح

کیونکر سکون ہو پیاس میں اطفال شاہ کو
دیکھا نہ دو دن سے بھی تو دریا کسی طرح

عباس کہتے تھے مجھے ہاتھوں کا غم نہیں
ٹھنڈا ہوا نہ تو علم لب دریا کسی طرح

وہ ناتوان ہوں ماتم سجاد زار میں
آنسو کا تار جس سے نہ ٹوٹا کسی طرح

کہتے تھے شہ رولاؤ نہ اتنا حسین کو
سمجھو تو قدر باپ کی بیٹا کسی طرح

دو ٹکڑے صاف ہوں سپر ماہ کی ابھی
پڑ جائے تیغ شہ کا جو سایا کسی طرح

عباس کو خدا نے بنایا تھا وہ اسد
ضیغم بھی جس کے آگے نہ ٹھہرا کسی طرح

دوزخ سے عاصیوں کو نہ ملتی اگر نجات
خیمہ امام دین کا نہ جلتا کسی طرح

باندھی نہ جاتی نیزے سے گیسوی شہ اگر
سینوں میں دم ہمارا نہ الجھتا کسی طرح

ہاتھون سے دلکو تھامے نہ کیونکر بہن حسین علیہ السلام
رکتا نہین ہے گود کا پالا کسی طرح

اکبر و غم حسین سے آنسو نہ کچھ تھمے
ستدی سے بھی رکا نہ یہ دریا کسی طرح

قاسم سے کچھ کہا نہ گیا بر انے شرم سے
دامن مگر نہ ہاتھ سے چھوڑا کسی طرح

سجاد راہ حق مین یہ پابند درد تھے
کھینچا نہ جھک کے پانون سے کانٹا کسی طرح

سلام ۱۷	فاخر غم حسین مین ایسا ضعیف ہون مانند اشک گر کے نہ اٹھا کسی طرح	اشعار ۲۲

ردیف خاے معجمہ

عابد کی خون پاسی ہے سب سبزہ زار سرخ
ہے فرش خون مین زمرد نگار سرخ

ہے چھوٹ سے جبا لگا نہ کیون سبزہ زار سرخ
جب شکل خون ہو قصر شہ ذوالفقار سرخ

اسطرح سے مرا ہے دل زخمدار سرخ
جسطرح سے بہار مین ہو لالہ زار سرخ

لب لخت دل سے ہے مژہ اشکبار سرخ
ہے گل کی جوش رنگ سے ایک ایک خار سرخ

اعدا کا خون پی کے نکھرتی ہے دمبدم
مثل عروس کشتن نہ ہے ذوالفقار سرخ

روتا ہوں خون آنکھوں سے کب یادشاہ مین
گرتے ہین لو صدف سے در شاہوار سرخ

دل خون ہے یاد گیسوے مشکین شاہ مین
آنسو بہا رہا ہے غزال تتار سرخ

قبر حسن پہ خون جو روتی ہین شاہ دین
ہو ہو گئی ہے لوح زمرد نگار سرخ

روتی ہین گیسوے شہ والا کی یاد مین
آنکھین ہین لال لایا ہین غزال تتار سرخ

رویا جو خون بعد فنا یادشاہ مین
کیا ہوا کفن میرا زیب مزار سرخ

آنکھین ہین دونون لعل نہین روتے خون سے لال
جیسے کوئی ہوا آہوی ملک تتار سرخ

پھینکا لہو جو اصغر نادان کا شاہ نے
مثل زمین ہوا افلاک زرنگار سرخ

خوناب دل مین گرتے ہین آنکھوں سے لخت دل
اولون کے ساتھ پڑتی ہے دیکھو بہار سرخ

ڈھالین سیاہ کارون کی خون سے ہوئین ہین لال
زنگی پکارے ہو گیا لو زنگبار سرخ

گرمی مین دوپہر کی جو لاکھون سے ہے دغا
ہے دھوپ سے رخ شہ عالی وقار سرخ

ناوک جگر کو زور سی کھینچے ہین اسطرح
ہی خون سی قبائے شہ ذی وقار سرخ

اسدم یقین قتل شہ کربلا ہوا
شیشے مین فاطمہ نے جو دیکھا غبار سرخ

تقلید اسنی کی ہین شہیدونکی حال کی
ہی شکل زخم چہرۂ شمع مزار سرخ

اک یہ بھی تھی علامت قتل امام ہین
اٹھا جو کربلا کو زمین سو غبار سرخ

اشعار ۱۷

فاخر غم حسین مین دل ہو جو پاش پاش
سینہ نہ کیون ہو پھر صفت لالہ زار سرخ

سلام ۱۸

ردیف دال مہملہ

نہ کسطرح کرے دل پھر حفظ جان فریاد
کہ دل کو لیکی کرتے ہین پاسبان فریاد

فلک پہ جا کے گئے تا بہ لامکان فریاد
ہو تنگی مری دیکھو کہان کہان فریاد

عدم ملک مین باغ جنان مین قدسیین
غم حسین مین کی ہی کہان کہان فریاد

صدا یہ راہ مین آتی ہی پیاسے عابد سے
ہمارے حال پہ کرتی ہین بیڑیان فریاد

نشانہ تیر کا کوئی جو بیٹھا ہو جابے ‏— نہ کسطرح کری چلا کی پھر کمان فریاد

میان سینہ پہ داغ یون ہوئی لالان — کہ جیسے باغ مین کرتے ہین باغبان فریاد

عطش سی صورت سیماب ہین طپان جو صغیر — تڑپ تڑپ کی کرین کیون نہ بی بیان فریاد

مہار اونٹ کی کھینچین جو سید سجاد — چٹک چٹک کی کرین کیون نہ انگلیان فریاد

سبھونکو گریہ یعقوب کا گمان ہوتا — غم پسر مین جو کرتے شہ زمان فریاد

توی کبھی سن نہین سکتے ہین نالہ سجاد — کچھ ایسے درد سی کرتا ہی ناتوان فریاد

کہا حسین نے یاد آئیگی جو حشر مین پیاس — کرینگے حق سی زبان و لب و دہان فریاد

طپان جھولن مین ہین تشنہ مثل ماہی بی آب — تڑپ تڑپ کی کرین کیون نہ مچھلیان فریاد

وہ ناتوان ہون کہ آئی نہ تا بہ گوش صدا — کبھی کرون بھی اگر بہر امتحان فریاد

سکینہ کہتی تھی زندان مین ہو کہان بابا — نگاہبان مجھے دیتے ہین گھڑکیان فریاد

اٹھائی دلبہ جوانونکے داغ پیری مین — مگر حسین کے آئی نہ تا زبان فریاد

لگا یا حلق پہ وہ حرملہ نے تیر ستم | تڑپ کے کرنے لگا جس سے بیزبان فریاد

اشعار ۱۷	غم حسین سے دنیا مین آج تک فاخر زبان موج سے کرتی ہین مچھلیان فریاد	سلام ۱۹

غلط ہو آئی تھی کب شہ کے تا زبان فریاد | بھلا حسین سا صابر کہان کہان فریاد
نہ ہر قدم پہ کرون کیون مین نیمجان فریاد | کہ اُٹھتے بیٹھتے کرتے ہین ناتوان فریاد
خیال گیسوے اکبر مین دل ہے یون نالان | کہ جیسے رات کو کرتے ہین پاسبان فریاد
کہا یہ شاہ نے بھائی کے ہاتھ جب ہون قلم | کرین نہ کیون میری بازو کی مچھلیان فریاد
جو دیکھے اصغر ابرو کمان کی بیتابی | کڑک کڑک کے کرے کیون نہ ہر کمان فریاد
لحد مین عالم رویا مین دل ہوا نالان | اندھیری رات مین کی ہے کہان کہان فریاد
غضب مین تو دل کو شمشیر جب سے کھینچی شبیر | صفون مین غل ہوا یا شاہ دو جہان فریاد
ابھی تلک ہے یہ تاثیر غربت سجاد | کہ بانگ ناقہ سے کرتا ہے کاروان فریاد

نہ سنتا ایک بھی آواز استغاثہ کی
حسینؑ کرتے نہ گر بہر امتحان فریاد

نہ جانے راہ میں عابد پہ کیا گذرتی ہے
ہر اک قدم پہ جو کرتی ہیں بیڑیاں فریاد

ازل سے روح نبی نے مصیبت شہ میں
جو بیڑیاں کبھی نالے تو سیدہاں فریاد

خیال آتا ہے جب کاروان عابد کا
جرس کی طرح سے کرتا ہے دل نشان فریاد

بڑھا ہے راہ میں یہ ضعف عابد بیمار
کہ دل سے آ نہیں سکتی ہے تا زبان فریاد

کشاں کشاں جو لیے جاتی ہیں اسیروں کو
سر حسینؑ سے کرتی ہیں بی بیاں فریاد

چلا ہے قافلہ رو خون کا سوے ملک عدم
جرس کی طرح سے کرتی ہیں ہچکیاں فریاد

صدا یہ رعد سے آتی ہے گرجنے میں
غم حسینؑ میں کرتا ہے آسمان فریاد

سلام		اشعار
۳۰	دم فشار ہے فاخر یہ یا علی ولی مدد کو آئے کرتے ہیں استخوان فریاد	۱۷

ردیف ذال معجمہ

سنے قلم سے اگر حال بیزبان کاغذ
تو سینہ میں ابھی کرنے لگے فغان کاغذ

سنے جو حال غم شاہ دو جہان کاغذ
کرے زبان قلم سے نہ کیون فغان کاغذ

لکھوں جو حدت خورشید روز عاشورہ
مثال سنگ ابھی ہو شرر فشان کاغذ

دم اخیر جو آیا ہے قاصد صغرا
نہ رو میں جھلکے کیونکر شہ زمان کاغذ

رقم کروں میں جو احوال بخشش حیدر
تو فیض جود سے ہو جائے زرفشان کاغذ

گل ریاض نبی کی لکھوں جو رنگینی
ہر ایک سطر سے ہو تختہ جنان کاغذ

رقم کروں جو دل بیقرار شاہ کا حال
مثال برق کرے نالہ و فغان کاغذ

جو فصل گل میں لکھوں تیغ شاہ کا جوہر
تو مثل غنچہ نہ کیونکر ہو زرفشان کاغذ

تمام صفحہ جو مسطر کشیدہ ہے اسکا
ہر ایک سطر سے ہو مانند کہکشان کاغذ

لکھوں جو خال جبین مہ علی کی ثنا
ستارے ہو گئے نقطے تو آسمان کاغذ

لکھوں جو حال میں زردی جسم عابد کا
تو صاف صاف دے خوشبوئے زعفران کاغذ

لکھون جو اسپہ مین حرف اسیریٔ عابد
تو پہنے کیون نہ دوائر کی بیڑیان کاغذ

شبیہ اصغر مہرو اگر قلم کھینچے
تو ٹکڑے ٹکڑے ہو سب صورت کتان کاغذ

رقم ہو شمہ اگر سوزش تپ سجاد
تو دم مین جل کے کرے نالہ و فغان کاغذ

لکھون جو قافلۂ اہلبیت کی روداد
فغان کرے صفت زنگ کاروان کاغذ

مثال بید لرزتے ہین ہاتھ صغرا کے
پے حسین جو لکھتی ہی ناتوان کاغذ

اشعار ۲۵	مثال دون ورق آفتاب سی فاخر جو دستیاب کہین سے ہو زرفشان کاغذ	سلام ۲۱

ردیف راے مہملہ

نہ فتحیاب ہوئی پہ وہ فوج سرور پر
ہزارون حملے کیے لاکھون نے بہتر پر

کسی مین قتل جو ہو کی پیاسے کوثر پر
تو دوڑ دوڑ کے گرتی ہین وہ سیاغر پر

خیال تشنگی شاہ دلمین جب گذرا
غش آیا ساقی کوثر کو حوض کوثر پر

کہا مریض نے یارب دیا تو ہو خط شوق
نہ آفت آئے کہین راہ مین کبوتر پر

چلا ہی کب یہ خط شوق فاطمہ لیکر
رکھا ہی تاج سلیمان سر کبوتر پر

چلا جو فخر سلیمان کے پاس خط لیکر
گمان بال ہما ہی پر کبوتر پر

جو دیکھا فخر سلیمانکو خون مین غلطان
چلی الم کی چھری گردن کبوتر پر

کہا یہ دیکھ کے صغرا نے خیر ہو یارب
پڑا ہی خون یہ کسکا پر کبوتر پر

بھلا جہان مین گوہر کی آبرو کیا ہو
کہ فوق رکھتا ہی آنسو ہر اک اختر پر

یہ قتل شوق ہی انصار شاہ والا کو
کہ دوڑ دوڑ کے رکھتے ہین حلق خنجر پر

اوڑا کے آئے فرس رن مین جب شبیہ نبی
ہوا براق کا دھوکا عقاب اکبر پر

جو چھٹ کے قید سے سجاد آئے مقتل مین
چڑھائی اشکونکی چادر مزار سرور پر

شہید ہوتے نہ کیونکر خوشی سے مقتل مین
کہ مہر اپنی خود کی تھی اپنے محضر پر

ہدف کیا ہی یہ سینے مین دل شہ دین کا
کہ جیسے تیر لگائے تھے نعش شبر پر

لہو کو پونچھ کے تلوار میان میں رکھی
نگاہ کی جو دم عصر شہ نے محضر پہ

یہ قلب پھنکتا تھا پیاسوں کا تشنہ کامی سے
کہ حلق دوڑ کے رکھتی تھی آب خنجر پہ

جب آئی کان میں آواز استغاثۂ شاہ
تو اٹھ کے گر پڑے سجاد زار بستر پہ

کہا حسین نے اے شمر روک لے خنجر
گلا جناب نبی نے رکھا ہے خنجر پہ

ادب سے جھک گئے جو جو ہیں فوجوں میں
گمان ختم رسل کا ہوا جب اکبر پہ

گرین زمین پہ پشت فرس سے کیوں نہ حسین
ہزاروں تیر جو پڑ جائیں جسم لاغر پہ

بکس طرح سے گریں تشنہ کام صورت خضر
گمان آب بقا ہو جب آب خنجر پہ

چھد گیا جسم ہے صدموں سے شاہ کا لاغر
کہ خون کا ایک بھی دھبا لگا نہ خنجر پہ

پسینہ آگیا ماتھے پہ ڈھل گیا منکا
لگا خدنگ جو آ کر گلوئے اصغر پہ

پڑی تلاش میں پایا ہے ریگ پہ جو پڑا
گرے ہیں دوڑ کے شبیر لاش اکبر پہ

پڑھا ہے شعر شہ جو بین نے ممبر پہ

دکھلا دی کلک درد کی تصویر کھینچکر — زخموں سے شہ نکالتے ہیں تیر کھینچکر

ہمت بڑھی یہ شاہ کی شمشیر کھینچکر — اک آہ کی نہ زخم سے سو تیر کھینچکر

سینے سے پھینکا شہ نے وہاں تیر کھینچکر — یاں آہ دل سے رہ گئی ہمشیر کھینچکر

استادہ رہی صبر شاہ کا شمشیر کھینچکر — قاتل کو زخم تن سے دیے تیر کھینچکر

دو چار تیر آ کے گرے جب پہ شاہ — عباس اٹھ کھڑے ہوئے شمشیر کھینچکر

میدان سے بھاگتی ہے جدھر شام کی سپاہ — لاتی ہے منہ پہ تیغ کی تقدیر کھینچکر

پہونچے ارم میں گلشن ہستی کو چھوڑ کر — اک آہ سر اصغر بے شیر کھینچکر

زینب کے لاڈلوں کو نہ ملتی جنا ہے جنگ — رکھ لیتے گر گلے پہ نہ شمشیر کھینچکر

عباس کے مزار کا آتا ہے جب خیال — روتے ہیں خط زمین پہ شبیر کھینچکر

کوئی نہ پڑھ سکا خط پیشانی آج تک — لکھا عفت کے کاتب تقدیر کھینچکر

وسن ہیں اور تن پہ شہ دین کے پڑ گئے
دو چار پھپھولے زخم سے گر تیر کھینچکر

مانی بھی مثل خامہ ہو عالم مین رو سیاہ
دکھلا دون جنگ شہ کی جو تصویر کھینچکر

کسطرح قطع اس سے ہو راہ دراز شام
رکھتا ہو ہر قدم پہ جو زنجیر کھینچکر

اکبر کی لاش آئی تو غش کھا کے گر پڑی
اک آہ سرد زینب دلگیر کھینچکر

کیون متصل رجز پڑھین جنگ مین حسین
رکتی بھی ہے زبان کہین شمشیر کھینچکر

عباس سے ملول ہوئے فوج کے جوان
نیچے جو آئے جنگ کو شمشیر کھینچکر

اشعار ۱۰

فاخر تمام ہو گئے زینب کے سامنے
پانون زمین پہ اکبر دلگیر کھینچکر

سلام ۲۳

ردیف زاے معجمہ

خدا کو ہین جیسے پیمبر عزیز
نبی کو ہین اوسطرح حیدر عزیز

کہا شہ نے یہ ہین شبیہ نبی
مجھے کیون نہ دل سے ہون اکبر عزیز

عطا اک سے دختر ہوئی اک سے تیغ — خدا و نبی کو ہیں حیدر عزیز

قدمبوسی شاہ ہو گی نصیب — مجھے کیوں نہ ہو روز محشر عزیز

نبی شہر یثرب جو بازار مصر — نہ کیوں مثل یوسف ہو اکبر عزیز

نہ کیوں خال ابروے شہ ہوں پسند — کہ ہوتا ہی خنجر کا جوہر عزیز

یوں آنکھوں کو میرے ہیں آنسو پسند — صدف کو ہوں جس طرح گوہر عزیز

کیا عہد طفلی سے مرنا قبول — نہ کیوں حلق شہ کو خنجر عزیز

سر شاہ نیزے پہ یاد آ گیا — نہ کیونکر ہو خورشید محشر عزیز

اشعار ۲۰

عزادار و غمخوار شبیر ہے
رکھے کیوں نہ **فاخر** کو حیدر عزیز

سلام ۴۴

کیا سنتی حرم عابد دلگیر کی آواز — جاتی تھی فلک تک غل زنجیر کی آواز

دی نیزۂ خامہ جو پہ تیر کی آواز — آئی دل حاسد سے بھی نخچیر کی آواز

شبیر تڑپ جاتے تھے مقتل مین جو ہمدم — آجاتی تھی جب نالۂ ہمشیر کی آواز

نالان ہی ابھی تک یہ اسیری پہ کسیکے — آتی ہی جو ہر گام پہ زنجیر کی آواز

عباس یہ ہر وار پہ کہتے تھے دم جنگ — کانون کو بھلی لگتی ہی شمشیر کی آواز

سمجھے یہ کہ مرحب کو کیا قتل علی نے — جسوقت نبی نے سُنی تکبیر کی آواز

ہوجاتا تھا دھوکا انھین ہر اکی صدا کا — جب سنتے تھے شہ زینب دلگیر کی آواز

جب مجلا ہوا گردن اصغر کا تصور — آنے لگی کانون مین پہ تیر کی آواز

رونے لگے سُنکے شبیر کی فوجون مین ستمگر — جسوقت سُنی نالۂ شبیر کی آواز

غربت مین جو مونس تھا سجاد کا کوئی — بہلاتی تھی دل آپکا زنجیر کی آواز

سینے مین جگر کانپ گئی اہل جفا کو — غصہ مین سُنی جب شہ دلگیر کی آواز

اتنے مین گلا کٹ گیا سید کا بدن سے — نکلی تھی نہ منہ سے ابھی تکبیر کی آواز

دنیا مین نہ پابند محن ہو کوئی ایسا — تھی پانون مین عابد کے یہ زنجیر کی آواز

ہر گام پہ عابد کے لیے کرتے تھے نالے
دل سب کے ہلا دیتی تھی زنجیر کی آواز

سوتے ہیں جو عابد کو ہلا دیتے تھے اعدا
غل کر کے جگا دیتی تھی زنجیر کی آواز

چلتی تھی جو میدان میں شپاشپ شہ دین
گردوں سے گذر جاتی تھی شمشیر کی آواز

غصے میں جو للکارتی تھی مثلِ یداللہ
چھا جاتی تھی دو لاکھ پہ شبیر کی آواز

یہ ضعف تھا کانوں تلک آئی نہ
نکلی بھی اگر عابدِ دلگیر کی آواز

کہتے ہیں جدا ہو گیا جب سر شہ دین کا
آتی تھی کٹے حلق سے تکبیر کی آواز

اشعار ۲۵	فاخر یہی محشر میں کہوں گا میں خدا سے یارب تو سنا دے مجھے شبیر کی آواز	سلام ۲۵

ردیف سین مہملہ

عباس کب ہیں اگر گلگوں قبا کے پاس
گویا علی کھڑے ہیں رسولِ خدا کے پاس

ہمسر کی اپنے کرتے ہیں سب انتہا کی یاس
کیونکر نہ ہو مسیح کو خاکِ شفا کی پاس

نیزے پہ سر ہیں یوں سر شاہ ہدیٰ کے پاس
کوکب ہوں جیسے چرخ پہ بدر الدجیٰ کے پاس

سب کچھ ہے رطب و یابس عالم خدا کے پاس
ہاں عاجزی و عجز نہیں کبریا کے پاس

توصیف اس سے بڑھکے ہو کیا ذوالفقار کی
برسوں رہی جناب شہ لافتا کے پاس

دلمیں جگر دو سوز غم و اشک و آہ ہیں
ہمکو ہیں خاک و آتش و آب و ہوا کے پاس

ماں نے جو پوچھا حال پسر شہ نے یہ کہا
اکبر گئے جناب رسول خدا کے پاس

بے آب تین دن سے جو تھی فرط تشنگی
مشکیزہ لے کے آئی سکینہ چچا کے پاس

عباس جب گرے تو یہ شبیر نے کہا
پہنچا دو ہاتھ تھام کے بیٹا چچا کے پاس

لخت جگر کہاں ہیں مژہ پر ترے سرشک
ہیں لعل شب چراغ دُر بے بہا کے پاس

کہتے تھے شہ بس اکبر و عباس مر گئے
قاسم بھی جا چکے حسن مجتبیٰ کے پاس

کیا بزدلی تھی دو سے لڑتے تھے اہل شر
آیا نہ اک بھی لاکھوں میں شاہ ہدا کے پاس

برباد کر دیا مری مشت غبار کو
جز خاک اڑانے کے ہے بھلا کیا ہوا کے پاس

عکس رخ شہ پڑی نہ رخ زرد شہ پہ کیون — آتی ہو کاہ دوڑ کے خود کہربا کے پاس

فوراً خدا نے بچہ آہو عطا کیا — طفلی مین روتے آئے جو شہ مصطفی کے پاس

کہتا تھا حر کرینگے نہ کیون عیب پوشیان — آیا ہون چھپ کے شکوہ امام ہدا کے پاس

رونے کی بی بیون کی صدا آئی شب سے — پہونچا جو کاروان حرم کربلا کے پاس

زینب یہ بولی آئیے یا مرتضیٰ علے — شمر آیا تیغ کھینچ کے شاہ ہدا کے پاس

فضہ پکاری خیر ہو اللہ کی ای کریم — فوج آگئی ہی لوٹ کو دولتسرا کے پاس

گرتے ہین آب تیغ پہ انصار شاہ کب — جاتے ہین پیاسے دوڑ کے آب بقا کے پاس

میکال و جبرئیل و ملایک خلد مین ہین — جاتے ہین کس شکوہ سے احمد خدا کے پاس

چھوڑا نہ ساتھ مر کے بھی انصار شاہ نے — قبرین ہین سب کی مرقد شاہ ہدا کے پاس

تھا شور کب شبیہ محمد کا کوچ ہے — دنیا سے پھر چلے ہین پیمبر خدا کے پاس

دو پارہ ماتم اکبر ہو مر کے بھی بہشت مین — لاشہ پڑے ہین لاشہ شاہ ہدا کے پاس

اشعار ۱۹	فاخر کی التجا ہی خدائی کریم سے مدفن مرا ہو قبر شہ لافتا کے پاس	سلام ۴۶

ردیف شین معجمہ

کعبہ کو یون ہی حیدر کرار کی تلاش	جیسے صدف کو ہو دُرِ شہوار کی تلاش
شبیر کو ہی عابد غمخوار کی تلاش	دو دیکھو ہی مسیح کو بیمار کی تلاش
بلبل کو یون ہی غنچۂ زردار کی تلاش	مفلس کو جیسے ہی زر و دینار کی تلاش
ہو شہ کو کیون نہ شمر ستمگار کی تلاش	جب حلق کو ہو خنجر خونخوار کی تلاش
چھپتی ہیں تیغ کھینچ کے کب بے سبب حسین	سردار کو ہی لاش علمدار کی تلاش
پھرتا تھا کو بکو جو رسالہ لیے ہوئے	حُر جری کو تھی شہ ابرار کی تلاش
یون زخم تیغ دشمن کی تھی شہ کو آرزو	جیسے ہو عندلیب کو گلزار کی تلاش
باعث جو یہ ہو نشو نما کا جہان میں	پھر کیون نہو مسیح کو بیمار کی تلاش

اکبر کی خط سبز کو کیونکر رکھون نہ دوست
ہی زخم دلکو مرہم زنگار کی تلاش

خیمہ مین بعد شاہ جو آئی ہین لوٹ کو
طاعونکو ہی زیور و دینار کی تلاش

ڈھونڈھا کریگی دم مین اپنی آب تیغ شاہ
ہونا ہی انکو تیغ شرربار کی تلاش

پائیگی گرد بھی نہ کبھی ذوالجناح کی
بیکار پھر ہوا کو ہی رہوار کی تلاش

عاشور کا جو وعدہ ہی آپکا خلد مین
حورونکو ہی حسین کی انصار کی تلاش

جو بھاگا اسکو ڈھونڈھ کی لاکھون مین وہ کیا
اللہ رے ہی تیغ سید ابرار کی تلاش

اسباب قید لیکی جو آئی ہین بعد شاہ
جلادونکو ہی عابد بیمار کی تلاش

پہونچی ہی تو رہ تا سپر جبریل کاٹ کر
اللہ رے تیغ حیدر کرار کی تلاش

کب ڈھونڈھتی ہین نہین شبیہ نبی کو شاہ
ہی مرتضی کو احمد مختار کی تلاش

ابرو شہ کا آگیا رونا مین جب خیال
اٹھ اٹھ کی فرش خواب پہ تلوار کی تلاش

دوزخ مین لیچلے ہین ملایک کشان کشان

اشعار ۲	فاخر نہ کیون ہو رحمت غفار کی تلاش	سلام ۲۷

ردیف صاد مہملہ

مضطر ہی کو کیون نہو شاہ ہدیٰ کی حرص
ہوتی ہے آشنا کو صد آشنا کی حرص

لائی ہے غم سے شوق زیارت مین ہم یہان
لائی مجھے کہان سے کہان کربلا کی حرص

بچپن کہ خون پیتی تھی تیغ شمر کا
بڑھتی تھی اور تیغ شہ لافتا کی حرص

سو سو طرح کی پائی ہین سب نے نعمتین
کیونکر نہ مر کے اور ہو خاک شفا کی حرص

آیا ہون شوق آہ غم شہ سے کب یہان
لو آئی ہے اوڑا کے عدم سے ہوا کی حرص

بڑھتی ہی جاتی ہین شب معراج پیش حق
اللہ ری جناب رسول خدا کی حرص

اشعار ۱۱	اپنے کلام نو کا ہے سبحان سے داد خواہ فاخر ہے ابتدا مین تجھے انتہا کی حرص	سلام ۲۸

ردیف ضاد

طمع گدا کو مسند پرزر سے کیا غرض — جو خاکسار ہے اسے بستر سے کیا غرض

تشنہ کہتی تھی کہ سب ہیں تیری راہ میں فدا — اصغر سے کیا غرض مجھے اکبر سے کیا غرض

فرماتے تھے یہ شوق شہادتمیں شاہ دین — سر بار دوش ہے مجھے افسر سے کیا غرض

سر دین جو شاہ بخشش امت کے واسطے — شیعونکو پھر ہو دہشت محشر سے کیا غرض

زینب یہ بولی جاؤنگی مقتلمیں ننگے سر — مقنع سے کیا غرض مجھے چادر سے کیا غرض

زینت یہ بولی میں نہ رہونگی یہاں کبھی — بھیجا نہو حسین تو اس گھر سے کیا غرض

شہ کہتے تھے کہ آب اسے دو تو ظالمون — تمکو تو مجھ سے کام ہے اصغر سے کیا غرض

منظور جبکہ شاہ کو مرنا ہے ہر طرح — پھر تیغ و تیر و نیزہ و خنجر سے کیا غرض

دشمن ہو جو کہ آل کا انکے جہان میں — پھر اس عدو کو شافع محشر سے کیا غرض

پانی حسین کو نہ دیا جیتے تا بمرگ — پھر اس دنی کو ساقی کوثر سے کیا غرض

سلام ۲۶	فاخر ہون عندلیب گلستان مرتضیٰ	اشعار ۶

اشعار ۹ | چمکون گا باغ خلد مین میسر کیا غرض | سلام ۳۰

ردیف طاے مطبقہ

کب نمو ہو پسر سید ابرار کا خط
پڑھ کی تفسیر سے ہو مصحف رخسار کا خط

ہو گئی بیتاب بانو بھی دی کچھ پیغام
لے کے قاصد جو چلا فاطمہ بیمار کا خط

جنگ مین آپ جو مشتاق شہادت تھے حسین
جادۂ راہ عدم مین کیا تلوار کا خط

شوق مین فاطمہ بیمار یہی کہتی تھی
دیکھیے آتا ہے کب سید ابرار کا خط

پاس عیسی کی جو زرد آیا ہو شکل مدقوق
حال بیمار کہے دیتا ہے بیمار کا خط

بسکہ مضمون شکایت تھی لکھے صغرا نے
لاش اکبر پہ پڑھا شاہ نے بیمار کا خط

ہنسکے نوشاہ نے یہ ازرق شامی سے کہا
نہ پڑا ایک بھی تن پہ ترے تلوار کا خط

رگ گردن ہی دیدے کے جو کاٹا تھا گلا سرور کا
کئی جا حلق پہ تھا خنجر خونخوار کا خط

اشعار ۱۰ | گل فردوس ہو جب عارض اکبر فاخر | سلام ۳۱

سبزۂ باغ جنان کیون نہو رخسار کا خط

ردیف ظای معجمہ

ہماری جان کی کیونکر نہو بھلا حافظ
مثل یہ سچ ہی کہ انسان کی ہی قضا حافظ

ہوا لحد مین غم شاہ یون مرا حافظ
کہ جسطرح ہو مسافر کا رہنما حافظ

ہی آہ ماتم سرور سی داغ دل روشن
یہان چراغ کی تو آپ ہی ہوا حافظ

کہا یہ شاہ نے کیا خوف گو مین تنہا ہون
نہین ہی جسکا کوئی اسکا ہی خدا حافظ

پسر کو دفن مین مین یہ کر کے شہ نے کہا
تو اس صغیر کی رہنا مری ذرا حافظ

رہا نہ یاد سی اکدم جو روز و شب غافل
ہوا ہون مصحف رخسار شاہ کا حافظ

چلین جو شام کو زینب تو رو کے یہ بولین
تمھاری لاش کا ہی بھائی کبریا حافظ

فلک کے جور و ستم سی پسے نہ دل کیونکر
برای دانہ ہی کب سنگ آسیا حافظ

رضا پسر نے جو مانگی کہا یہ سرور نے
سدھارو شوق سی میدان کو خدا حافظ

سلام ۳۲	دخیل صورت اعراب جبتک ہن ای فاخر نہ کسطرح ہو مرا شاہ کربلا حافظ	اشعار ۱۲

ردیف عین مہملہ

بزدل ہوی کب ان مین علمدار کو مانع — فرار ہون کیا حیدر کرار کو مانع

وہ کر گئے خود و زرہ و بکتر اعدا — ہوتی تھی کوئی چیز نہ تلوار کو مانع

دریا سی یہ مشکیزہ کو بھر کر نکل آئے — لاکھون مین ہوا اک نہ علمدار کو مانع

ٹھوکر سی الٹ دیتی یہ تخت ملک شام — زنجیر ہوئی عابد بیمار کو مانع

آیا طرف حق نہ سنی ایک کی اسنی — فوجین ہوئین گو حر وفادار کو مانع

زندان سی چلا آتی پئے دفن شہ دین — تھین بیڑیان کب عابد بیمار کو مانع

شمشیر شہ دین سی نہ کیون ڈھل ہو دو پارہ — یہ ڈھال وہ ہی جو نہین تلوار کو مانع

اڑتا تھا اشارے مین شہ دین کی دم جنگ — فوجونکے پرے بھی نہ تھی رہوار کو مانع

پھر رکنی بھلا خاک یہ کیا اور سپر سے ‏— جبریل کے پر جب نہون تلوار کو مانع

رک رک کے جو چلتا تھا گلو پہ شہ دین کے ‏— تھین خشک رگین خنجر خونخوار کو مانع

عباس الٹ دیتے پرے فوج کے بڑھ کر ‏— سردار نہوتا جو علمدار کو مانع

اشعار ۱۱

فاخر جو در رحمت غفار کھلا تھا
رضوان نہ ہوا مجھسے گنہگار کو مانع

سلام ۴۳

ردیف غین معجمہ

جسطرح شاہ دین نے بہتر اٹھائے داغ ‏— صابر وہ ہی جو ایک بھی ان لیکے کھائے داغ

کیونکر نہون مین صاحب گنجینہ ہاے داغ ‏— قلب و جگر مین کچھ نہین میرے سوا ہی داغ

کیونکر غم حسین کو رکھون مین عزیز ‏— ہے داغ میرے دل کو لہو دل لہو ہے داغ

اٹھا گلو کو کاٹ کے جب شمر روسیاہ ‏— خنجر سے خون شہ کی تشنی نے اٹھائے داغ

تھی صبح تک جوان تو ہوئے پیر ظہر تک ‏— اک دوپہر مین شاہ نے اتنے اٹھائے داغ

Sir Shah Muham...
ALLAHABAD

کھاے زخم دلمین کھلی جب نئی نئے ۔ سینے مین شہ کی باغ نہ کیونکر لگائی داغ

سینے تو داغ دلکو ترقی ہی دمبدم ۔ دعوی ہی ماہ کو بھی تو ایسا دکھائی داغ

کہتی تھی بعد اکبر و عباس شاہ دین ۔ ایسا کلیجہ جب ہو تو ایسی اٹھائی داغ

تاریک جب مکان ہو تو لازم ہی روشنی ۔ کیونکر نہ شمع خانۂ دلمین جلائی داغ

بڑھ جائی گر حرارت سوز غم حسین ۔ خورشید حشر دلمین مرے ہو بجائی داغ

اشعار ۱۳

فاخر سے اسکی حد ہو بھلا کسطرح بیان ۔ خود دلپر آج تک نہ کھلے انتہائی داغ

سلام ۳۴

ردیف ف

اہل دنیا تو رہی فرقۂ باطل کیطرف ۔ ایک لاکھو نہین ہوا حر شہ عادل کیطرف

شاہ فرماتی تھے چھن جائی نہ سینہ کیونکر ۔ لاکھون تیر فرنگی ہین ادھر ایک مرے دل کیطرف

سمجھا تو نکا تماشا جو پسند آیا ہی ۔ نظرین عون و محمد کی ہین بسمل کیطرف

سپر آجاتی ہے یون چہرۂ شہ پر دم جنگ
ابر آجاتا ہے جیسے مہ کامل کیطرف

کربلا سے طرف شام چلے کب قیدی
نکلے منزل سے چلا قافلہ منزل کیطرف

منہ چھپائی ہوئی ناموس نبی بالون سے
جاتے ہین حاکم غدار کی محفل کیطرف

عابد زار کو پہنانے جو اعدا آئے
دیکھا کن حسرتون سے طوق و سلاسل کیطرف

جوڑ کر ہاتھ فغان کرنے لگا بہر امان
نظر غیظ جو کی شہ نے چلا جل کیطرف

ای ہوا فخر سلیمان کی بہن ہو گئی سوار
اڑ کے طائر بھی نہ آئی کوئی محمل کیطرف

جھپٹے عباس جو دریا پہ ہوا شور بپا
دیکھو بپھرا ہوا شیر آتا ہے ساحل کیطرف

سر برہنہ جو رہ شام مین ہے بنت علی
چادرین آرہی ہین گرد کی محمل کیطرف

شمر کھینچے جو دم ذبح چلا آتا ہے
یاس سے تکتے ہین شہ خنجر قاتل کیطرف

اشعار ۱۳

جبکہ حامی ہو ترے عقدہ کشا اے فاخر
فکر دوڑ آتا ہے کیون عقدۂ مشکل کیطرف

سلام ۳۵

ردیف قاف

کیا ہو بیان شہ کی شہادت کا اشتیاق
آفت کا شوق تھا تو قیامت کا اشتیاق

دولھا کو تھا عروس کی رخصت کا اشتیاق
اکبر کی دید کا تھا قیامت کا اشتیاق

حر کیون نہ جان شہ پہ فدا کرتا وقت جنگ
حورون کا تھا جو شوق تو جنت کا اشتیاق

گرتے تھے بار بار قدم پر امام کے
عباس کو تھا رن کی اجازت کا اشتیاق

کیونکر خوشی سے طوق پہنتے نہ بعد شاہ
عابد کو تھا خلاصی امت کا اشتیاق

کیون خوش نہو نہ خنجر و تیغ و تبر سے شاہ
ہر عضو جسم کو تھا جراحت کا اشتیاق

چالیس سال تک نہ رکا ایکدم بھی اشک
عابد کو ایکسان رہا رقت کا اشتیاق

جیسے کیا تھا شاہ نے محضر پہ مہر کو
اس دن سے آپ کو تھا شہادت کا اشتیاق

کہتے تھے بار بار شہ مشرقین سے
اکبر کو تھا جہاد کی رخصت کا اشتیاق

گھوڑے سے قبلہ رو گرے سجدے کے واسطے
تھا مرتے مرتے شہ کو عبادت کا اشتیاق

چھٹتے ہی کربلا کو چلی قید شام سے
پہلے ہوا حرم کو زیارت کا اشتیاق

اللہ رے دل کہ عون و محمد کو وقت جنگ
مرنے کا ولولہ تھا شہادت کا اشتیاق

جز سبط مصطفےٰ کے زمانے میں کون ہے
فاخر جسے ہو درد و مصیبت کا اشتیاق

اشتہار ۱۵ — سلام ۳۶

ردیف کاف

کہا شہ نے اعدا سے تقریر کب تک
کبھی جنگ میں تیغ تاخیر کب تک

یہ کہتے تھے سجاد وقت اسیری
رہے دیکھیں پاؤں میں زنجیر کب تک

سر شہ سے کہتی تھی اشتر پہ زینب
رہے سر برہنہ یہ ہمشیر کب تک

یہ یاد خط شہ میں کہتی تھی صغرا
مرے پاس آتی ہے تحریر کب تک

چلیں شام کو جب تو کہتی تھیں بانو
پھرائیگی در در یہ تقدیر کب تک

یہ شوق شہادت میں کہتے تھے سرور
پھرے گی مری گردن پہ شمشیر کب تک

چلے قید خانہ سے کہکر یہ عابد	رہے بے کفن لاش شبیر کب تک
کہا شہ نے پانی اسے دو تو یارو	رہے پیاسا یہ طفل بے شیر کب تک
یہ کہتی تھے بیمار ام البنین سے	مدینہ مین آئینگے ہین شبیر کب تک
چلے جبکہ اکبر تو صغرا پکاری	رہے منتظر بھائی ہمشیر کب تک
کہا شہ نے زینب سے رو کو نہ مجکو	بچاؤ گے بھائی کو ہمشیر کب تک
جفا و تعدی کرین جبکہ اعدا	سہے ظلم پر ظلم شبیر کب تک
کہا شاہ نے رن مین گرمی بہت ہے	چلے گی ہوا سے پر تیر کب تک
سنان پر بھی اللہ و اکبر تھا جاری	زبان پر رہی شہ کی تکبیر کب تک

اشعار ۱۵	لکھین مدح سرور ہیں تیشن تو فاخر ملے خلد کی دیکھین جاگیر کب تک	سلام ۳۷

ردیف لام

سفید بال یہ کیون ہین خضاب کے قابل
کہ حسن موئے سیہ ہے شباب کے قابل

کریم خلد مین تو بیحساب کر داخل
نہین ہین جرم ہمارے حساب کے قابل

لہو صغیر کا چہرے پہ مل کے شہ نے کہا
یہ ریش ہے مری خونی خضاب کے قابل

مصر ہوا جو وغا کا پسر تو شہ نے کہا
نہین سوال تمہارا جواب کے قابل

حقیقت اور کی کیا تھی جو جانشین ہوتا
جگہ رسول کی تھی بوتراب کے قابل

زمانہ ہو گیا اے نہر علقمہ سیراب
حسین کیا نہ تھے اک جام آب کے قابل

طمانچے مارے سکینہ کو شمر کیون اے چرخ
یہ ظلم آل رسالتمآب کے قابل

شال مین نے بہت ڈھونڈھی پر ملی نہ مجھے
رخ شبیہ رسالتمآب کے قابل

کہا احد مین یہ روح الامین نے وقت جدل
یہ ذوالفقار ہے بس بوتراب کے قابل

چمک کے ذرہ طالع مرا بنے خورشید
جو ہو یہ خاک در بوتراب کے قابل

جو ٹوکا بڑھ کے علمدار نے تو حر نے کہا
نہین یہ بیکس عاصی عتاب کے قابل

دکھائی دیگا بھلا دیدۂ پرآب سے کیا
کہ روشنی نہیں چشم حباب کے قابل

یہی ہے دہر میں انصاف تیرا اے گردون
حسینؑ ہو نہ ہم شراب کے قابل

کہا یہ شاہ نے کب آیا نامۂ صغرا
رہا حسینؑ نہ جس دم جواب کے قابل

سلام ۳۸		اشعار ۱۵
	بچانا قبر میں یا بوتراب فاخر کو یہ استخوان نہیں ہیں عذاب کے قابل	

ردیف میم

کہا اکبر نے کیونکر لڑیں کفار سے ہم
لیجئے اذن و ثنا سید ابرار سے ہم

شاہ کہتے تھے دم جنگ جو پانوں گا میں
کھیلیں باہر کبھی نقطۂ پرکار سے ہم

زمیں کربلا پہ کھیلینگے سر فوجوں کے
لینگے قاسم کا عوض لشکر غدار سے ہم

درفشان ہو کے یہ کہتے ہیں سر دیدۂ تر
کم بہتے نہیں ابر گہربار سے ہم

کہتے تھے عون و محمد جو نہ روکیں شبیر
کاٹ لیں سر پسر سعد کا تلوار سے ہم

شاہ کہتے تھے کہ اے شمر جدا کر مین سر
جا کے جنت مین ملین حیدر کرار سے ہم

جبکہ یاد آئے ہمین خانۂ زندان حرم
سر کو ٹکرائین نہ کیونکر در و دیوار سے ہم

شاہ کہتے تھے کہ سو بار کٹے حلق اگر
منہ نہ موڑینگے کبھی خنجر خونخوار سے ہم

فوج سے کہتے تھے زینب کے پسر وقت جنگ
ہین تو بچے پہ صدا کھیلے ہین تلوار سے ہم

شوق دیدار مین کہتے تھے یہ ہمشکل نبی
دیکھے ملتے ہین کب فاطمہ بیمار سے ہم

عون کہتے تھے کہ مانگین تو علم شہ سے مگر
ڈرتے ہین حضرت عباس علمدار سے ہم

چشم عابد کو کہے اور کوئی نرگس
دینگے بیمار کو تشبیہ نہ بیمار سے ہم

جنگ خیبر مین پس قتل یہ مرحب نے کہا
لینگے حارث کا عوض حیدر کرار سے ہم

برچھیان کھا کے یہ کہتے تھے جوانان حسین
عید ہے آج گلے ملتے ہین تلوار سے ہم

اشعار ۲۱	چور ہون جبکہ مئے حب علی سے فاخر کسطرح پھر نہ چلین جھومتے میخوار سے ہم	سلام ۳۹

ردیف نون

کہتی تھی شاہ وصل ہو صورت نما کہین / قاتل کی تیغ سن سر کری سجدہ کہین

تھا فو والجناح شاہ سا بھی باد پا کہین / بجلی کہین تھا ابر کہین تھا ہوا کہین

کیون بحر مغفرت نہ وسیلہ ہو شہ کا فرض / ہوتی ہی پار کشتی بے ناخدا کہین

عباس کہتی تھی کہ بھگادون مین فوج کو / دیدین جو اذن جنگ امام ہدا کہین

پہونچا جو زلف شاہ مین دل تو عجب ہی کیا / تقدیر نارسا ہو کبھی تو رسا کہین

عبرت سرای دہر بھی طرفہ مقام ہی / بزم سرور ہی کہین بزم عزا کہین

توصیف مختصر سی ہی یہ تیغ شاہ کی / پانی کہین ہو آگ کہین ہی ہوا کہین

اترا تو کیسا شاہ سی اتنا تو پوچھیے / پایا کسی نے بھاگنی کا راستا کہین

لشکر کو کھا کی سیر ہو شمشیر شاہ کیا / بھرتا ہی مور سے شکم اژدہا کہین

اک وار جس سوار پہ حضرت کا پڑ گیا / راکب کہین تھا زین کہین باد پا کہین

کس شہ کی ہے یہ بزم کہ پڑھتے ہیں الحذر
نوحے کہیں سلام کہیں ہے ثنا کہیں

ام البنین سے کہتی تھی صغرا دوانہ وار
ایسے مریض کو بھی ہوئی ہے شفا کہیں

جوہر الگ ہوں تیغ سے شہ کی مجال ہے
ہوتی ہے موج بحر روانی سے جدا کہیں

عابد ہر ایک گام پہ کیونکر کریں نہ آہ
چلتے ہیں اہل ضعف بھلا بے عصا کہیں

زینب نے شہ سے بیٹوں کو رخصت دلائی یوں
جام شہادت انکو بھی کیجیے عطا کہیں

خجلت سے اسپ شاہ کے روپوش یہ ہوا
عنقا کا آج تک نہیں ملتا پتا کہیں

تھی زہر دشمنوں کو تو امرت تھی دوستوں کو
حیدر کی تیغ درد کہیں تھی دوا کہیں

کیونکر ادا ہو سجدہ کریں شہ نہ زیر تیغ
ہوتی ہیں عابدوں کی نمازیں قضا کہیں

سجاد فرط ضعف سے جاتے ہیں شام کو
ہوتے ہیں ریگ دشت سے زنجیر پا کہیں

اکبر کا حسن اور ہے یوسف کا حسن اور
یکتا ہے وہ ہے جس کا نہیں [illegible] کہیں

فاخر کا اب ملال سے گھبرا گیا ہے دل

اشعار ١١	یارب ہون اسکی جلد مطالب روا کہین	سلام ۴۰

ہر ہر پہ وہ ظلم جو فلک کج ادا کی ہین
لاشی زمین پہ چھپین آل عبا کی ہین

وارث جو ہین جہان مین نعمان خلیل کی
محتاج کربلا مین وہ آب غذا کی ہین

لشکر مین غل تھا دیکھی عباس کا جہاد
زور اسکی انمین بازوی مشکل کشا کی ہین

ہر چشم ماتم شہ دین مین ہی ابر تر
کہتی ہین جسکو آہ وہ جھونکی ہوا کی ہین

بولی حسین تیر جو آئی سپاہ سی
پیغام یہ اجل کی ہین تاثیر قضا کی ہین

رخصت یہ دیکی بھائی سی کہنی لگی حسین
پانی کہان کا ست یہ بہانی قضا کی ہین

کیا ذو الجناح شاہ کی تیزی بیان کرون
بجلی کی ہین جو ہاتھ تو پاؤن ہوا کی ہین

کیا سر بچائین تیغ سی انصار شاہ دین
سالک یہ لوگ جادۂ راہ فنا کی ہین

سمجھو جہان کو راہ گزاری مسافرو
مطلب تو قافلی مین صدای درا کی ہین

کہتی تھی شاہ قاصد صغرا کی خیر ہو
کثرت سی فوج شام کی سب بنا کی ہین

قاسم کی مان یہ کہتی تھی کھین تن پہ ہو نہ فدا
عہد طفولیت سے یہ عاشق چچا کے ہین

ازرق کو قتل کرکے یہ نوشاہ نے کہا
کہتے ہین اسکو جنگ یہ معنی وغا کے ہین

پھر کیون نہ پیاسی حلق رکھین آب تیغ پہ
مشتاق مثل خضر یہ آب بقا کے ہین

اسکے سبب سے خلق کو چھوڑا مسیح نے
ادنی یہ فیض صرہ خاک شفا کے ہین

اشعار ۱۵	کب دیکھیے بلاتے ہین فاخر امام دین مشتاق آجکل تو بہت کربلا کے ہین	سلام ۴۱

طالب نہ تاج کے ہین نہ ظل ہما کے ہین
فاخر گدا جو شاہ کے دو لقمہ کے ہین

دوکر کی ہر شقی کو یہ کہتے تھے شاہ دین
یہ وار تو سنبھالو کہ شیر خدا کے ہین

تھا شور سر جو گرد تھی برگشتہ انکی طرح
تیغ حسین یہ ہے کہ جھونکے ہوا کے ہین

عباس کی دعا تھی خدایا بچا یئو
ظالم کمین مین مشک سکینہ کو تاکے ہین

دو دو جگر کے ساتھ ہے آہ غم حسین
دیکھو یہ ابر تر ہے وہ جھونکے ہوا کے ہین

وہ کربلا کی خاک میں تھے ہو ہیں جلکے خاک
پتلے جو لوگ خلق ہیں خاک شفا کے ہیں

بولی حرم کہ چھن گئی چادر تو کیا ہوا
صحرا کے گرد باد تو دامن ردا کے ہیں

محتاج نقد روح ہیں لاشے سپاہ کے
فرق بریدہ جو ہیں وہ کاسے گدا کے ہیں

کہتے تھے تیغیں دیکھ کے شاہ فلک سریر
بادی یہ میرے واسطے ملک بقا کے ہیں

گھبرا کے آکے لاشۂ قاسم پہ یہ کہا
دامن میں خون بھرا ہے کہ دھبے حنا کے ہیں

عابد علاج فاطمۂ صغرا کا کیا کریں
محتاج خود مسیح مریضان دوا کے ہیں

کہتی تھی شہ عمر سے صفین توڑ توڑ کے
قاتون ہیں دیکھ زور یہ دست خدا کے ہیں

کیون منتشر ہو اس سے ہنون سرور زمان
ٹکڑے یہ تن شبیہ رسول خدا کے ہیں

دولہا کی لاش پر بھی نہ گھبرا کے آہ کی
کہتے ہیں اسکو شرم یہ معنی حیا کے ہیں

اشعار ۱۷	فاخر کا بھی شمار انھیں میں ہوا کریم زوار جو کہ تربت شاہ رضا کے ہیں	سلام ۴۳

غنچۂ زخم شہید الفت جو چٹک جاتے ہین
فرش خون وادیٔ پرخار مہک جاتے ہین

تیغ لیکر جو شہ جن و ملک جاتے ہین
دشمن فوج جو ان کو پڑے ڈر سے سرک جاتے ہین

دیکھکر برق ستمگار جھجک جاتے ہین
نیزۂ عون و محمد جو چمک جاتے ہین

صورت ابر چمن کیون نہ جگر گردونکا
تیر آہون کے مرے تا بہ فلک جاتے ہین

گرم آہین جو غم شاہ مین بھرتا ہون کبھی
شعلے داغون کے مرے اور بھڑک جاتے ہین

آتے تھے بہر کمک دیکھکے شہ کو بیکس
ہو گیا یون سوئے چرخ ملک جاتے ہین

آہین کرتا ہون غم شاہ مین مثل نسیم
غنچۂ زخم مرے دلکے چٹک جاتے ہین

رن مین جب کوندتی ہے برق حسام شبیر
زخمہای تن مجروح چمک جاتے ہین

دھوکا خورشید قیامت کا مجھے ہوتا ہے
داغہای غم سرور جو چمک جاتے ہین

یاد آجاتے ہین آنکھونکو جو سبطین رسول
ساغر کوثر و تسنیم چھلک جاتے ہین

کربلا ہمرہ حر شاہ نہ کیونکر آتے
خضر دین بھی کہین راہ بھٹک جاتے ہین

آب دار ہے سی حسام شہ دیں کی زمیں
ساغر عمر ستمگار چھلک جاتے ہیں

سر برہنہ پائی جو یاد آتی ہے عابد کی مجھے
صاف کانٹے سے مژہ میں کھٹک جاتے ہیں

پاس خیمہ کے جو دوڑاتے ہیں گھوڑوں کو شقی
بچے آغوش میں ماؤں کی بلک جاتے ہیں

ہول دیتا ہے وہاں آپ سمجھ لیجے شبیر
اشک شہ جب کہ اصغر پہ ٹپک جاتے ہیں

ہیں اتنا تو اسیری میں ہے عابد کو فقط
بیڑیاں پاؤں دبا تی ہیں جو تھک جاتے ہیں

اشعار ۱۵

مجلس شہ سے میں رو کے اٹھا ہوں فاخر
اشک شیشوں میں مرے لے کے ملک جاتے ہیں

سلام ۴۴

حرم شہ سوے دربار چلے آتے ہیں
غل ہے حاکم کی گنہگار چلے آتے ہیں

رعب عباس یہ کہتا ہے کہ ہٹ جائیں صفیں
جنگ کو حیدر کرار چلے آتے ہیں

لب پہ آہ و فغاں اشک رواں ہیں سب کے
آگے فوجوں کے علمدار چلے آتے ہیں

غل ہے رانڈوں کے مضطر رواں تماشے کو
چادریں چھین لے غدار چلے آتے ہیں

ڈھالیں لڑ لڑ کے یہ کہتی ہیں اٹھاؤ جلدی
شاہ کھینچے ہوئے تلوار چلے آتے ہیں

عرصۂ حشر میں سب پیش شفیع امت
خلد لینے کو گنہگار چلے آتے ہیں

ہمرہ شہ رفقا کہتے ہیں وہاں سید انکو
ساتھ یوسف کے خریدار چلے آتے ہیں

منہ چھپائے ہوئے بانو سی سوئے تخت یزید
حرم احمد مختار چلے آتے ہیں

زمیں جاتے تھے جب عباس تو کہتے تھے عدو
جنگ کو جعفر طیار چلے آتے ہیں

شور ہے گھاٹ سے دریا کے دلیر و ہشیار
مشک بھرنے کو علمدار چلے آتے ہیں

جام کوثر لیے ہاتھوں میں کھڑی ہیں حوریں
خلد میں شہ کے جو انصار چلے آتے ہیں

خاک پر زین سے کیا دیکھتے ہیں گر کے حسین
کانپتے عابد بیمار چلے آتے ہیں

غل ہوا رن کو جو باہم چلے عباس و حسین
جعفر و حیدر کرار چلے آتے ہیں

شاہ فرماتے تھے اک جا کی خاطر زینب
صبح سے لشکر خونخوار چلے آتے ہیں

سامنے نیزوں کے مشتاق شہادت فاخر

سلام ۴۴	سینے تانے ہوئے جرار چلے آتے ہیں	اشعار ۱۵

قتل ہیں یار و مددگار چلے آتے ہیں
رن کو تنہا شہ ابرار چلے آتے ہیں

ہے سوئے فوج جو ہمشکل نبی کی آمد
شور ہے احمد مختار چلے آتے ہیں

شور ہے شام میں لو آل نبی کو دیکھو
سر برہنہ سر بازار چلے آتے ہیں

گرم ہے موت کا بازار جو عاشور کو دن
نقد جان لے کے خریدار چلے آتے ہیں

دود دل آہ سے اٹھتے ہیں رواں ہیں آنسو
جھومتے ابر گہربار چلے آتے ہیں

عرصۂ حشر میں فریاد کو پیش داور
سر کھلے سید ابرار چلے آتے ہیں

سنکے فریاد علی اکبر مہرو رن میں
گرتے پڑتے شہ ابرار چلے آتے ہیں

حشر میں آتے ہیں کیا مست مئے حب علی
لڑکھڑاتے ہوئے میخوار چلے آتے ہیں

بخت دیکھو تو کہ لینے کو حر غازی کے
پسر حیدر کرار چلے آتے ہیں

چھینتے پھرتے ہیں جس دم لوٹ کا خیمہ میں ہے غل
گھوڑے پہ بیٹھے ہوئے غدار چلے آتے ہیں

حشر مین ہجوم نہ کیونکر ہو گنہگارونکی
تیری رحمت کے خریدار چلے آتے ہین

جوش پہ ہے جو کرم بخشش حق حشر کے دن
طالب رحمت غفار چلے آتے ہین

کیون نہ شہ بخشش امت کے لیے سر دیتے
عہد طفلی سے یہ اقرار چلے آتے ہین

دیکھے لاشہ شبیر پہ اب کیا گذرے
سر اٹھائے ہوئے رہوار چلے آتے ہین

اشعار ۱۵

پیچھے حسین نہ خود شاہ بھی آئی فاطمہ
اب اسی خیمہ مین کفار چلے آتے ہین

سلام ۴۵

دلمین داغ غم شبیر کو جا دیتے ہین
گھر کو ہم آتش سوزان سی جلا دیتے ہین

خون چہرے پہ ملین کیون نہ دم شیب حسینؑ
ریش کو پیر بھی رنگ حنا دیتے ہین

کیا عجب داغ جوانی ہین جو پائے دلمین
شب کو سب گھر مین چراغ اپنے جلا دیتے ہین

قحط مین آب کی آتا ہے جو بچونکا خیال
نہر مین دو آنکھون سی شبیر بہا دیتے ہین

کیون نہ داغونکو دم شیب مٹاؤن اپنے
روز روشن مین چراغونکو بجھا دیتے ہین

دھیان اپنا نہین شبیر کو زیر خنجر
جنبشین لب کو ہین امت کو دعا دیتی ہین

سر جو کٹتا ہی تو ملتی ہی حیات ابدی
جان مرنے پہ اسی سی شہدا دیتی ہین

روضۂ شہ کی زیارتکو جو آتی ہین ملک
چادر اشک کو تربت پہ چڑھا دیتی ہین

خوف دوزخ سی ہو انکو کیا جو ہین دلسوز حسینؑ
ایک آنسو سی جہنم کو بجھا دیتے ہین

خواب غفلت سی کسی طور نہو گا بیدار
شانہ کیون قبر مین مردیکا ہلا دیتی ہین

ماتم شہ مین جلا دیتی ہین دل انسکو جسے
آگ ہم خلق مین پانی سی لگا دیتی ہین

شاہ فرماتے تھی کیون تیر نکالون دلسے
گھر مین مہمان جو آئی اُسے جا دیتی ہین

تر اشک سی کیونکر نہ جھکے نخل مژہ
پھل بھی باغون مین درختونکو جھکا دیتی ہین

پھر جو پڑتی ہین صفون پر شہ دین وقت نبرد
چلے اُترے ہوئے غدار چڑھا دیتے ہین

اشعار ۱۵	گل نہ کسطرح سے ہو شمع امامت فاخر زخم ہائے تن شبیر ہوا دیتے ہین	سلام ۴۶

یہ دم عصر ملک شہ کو صدا دیتے ہین | گھر کو یون امت عاصی کی لٹا دیتے ہین

رنج شبیر کو جب اہل جفا دیتے ہین | خلد مین احمد مرسل کو رلا دیتے ہین

اشک برساتے ہین جب بین گریبان میرے | ابر کی قدر زمانے مین گھٹا دیتے ہین

رہے محفوظ خزانے چمنستان بتول | غنچہ باغ چٹک کر یہ صدا دیتے ہین

طپش مہر سے جلتا ہے جو لاشہ شہ کا | اوڑ کے مرغان ہوا پر سے ہوا دیتے ہین

شعلے داغون کے بھڑک جاتے ہین آہون سے میرے | ہمسو صرصر سے چراغون کو جلا دیتے ہین

وصف کرتے ہین جو ہم بلبل زہرا کا کبھی | ڈھیر گلہاے مضامین کے لگا دیتے ہین

کرتے ہین جب ہوس دید گل روے حسین | آنکھ آئینہ پھولونکا دکھا دیتے ہین

زور دکھلاتے ہین جب جنگمین فرزند علی | فوج کیا کوہ کو آگے سے ہٹا دیتے ہین

نالے سے جب اٹھا لیتے ہین سر پر گردون | فتنہ شور قیامت کو جگا دیتے ہین

داغ شبیر چمک جاتے ہین جب محشر مین | ذرہ خورشید قیامت کو بنا دیتے ہین

دھوپ کی گرمی سے جب ہوتی ہے حیدر کو تکلیف | تیغوں کے سایہ میں شاہ جھکا دیتے ہیں
پڑ رہ وائی حرم یاد جب آتی ہے ہمین | دھجیان جیب و گریبان کی اڑا دیتے ہیں
واہ رے رحم فرس ہانپتا ہے دھوپ میں جب | دامن پاک سے شبیر ہوا دیتے ہیں

اشعار ۱۵

طوق و زنجیر جب آتے ہیں تو فاخر عابد
سر جھکا دیتے ہیں پانو کو بڑھا دیتے ہیں

سلام ۴۷

طبع فقیر خلق میں رفعت نشان نہیں | یہ ہے وہی زمین کہ جہاں آسمان نہیں
ہے ڈھنگ کلام جو لطفِ زبان نہیں | کس کام کی زبان وہ جو شیرین بیان نہیں
توصیف ذوالفقار میں کٹتی ہے میری عمر | کب آب تیغ میں سے کشتی روان نہیں
رہتی ہے داغہای الم پہ سدا بہار | دخلِ خزان ہو جس میں وہ بوستان نہیں
بڑ آہ کس طرح متحرک ہو دل مرا | کیونکر چلے جہاز اگر بادبان نہیں
یون تو تمام سوسن ہیں زبان مری | لیکن ہو جسے تھر تری وہ زبان نہیں

حشر میں دھوم نہ کیونکر ہو گنہگاروں کی | تیری رحمت کے خریدار چلے آتے ہین
جوش پہ ہی جو یم بخشش حق حشر کو دن | طالب رحمت غفار چلے آتے ہین
کیون نہ بخشش امت کی لیے سر دیتے | عہد طفلی [illegible] چلے آتے ہین
دیکھیے لاشہ شبیر پہ اب کیا گذرے | سر اٹھائے ہو [illegible] ہوار چلے آتے ہین

اشعار ۱۵ | بیچ خیمین نہ خود شاہ بھی آئی فاخر
اب اسی خیمہ مین کفار چلے آتے ہین | سلام ۳۴۵

دلمین داغ غم شبیر کو جا دیتے ہین | گھر کو ہم آتش سوزان سے جلا دیتے ہین
خون چہری پہ ملین کیون نہ دم شیب حسین | ریش کو پیر سبھی رنگ حنا دیتے ہین
کیا عجب داغ جوانی ہین جو پائے دلمین | شب کو سب گھر مین چراغ اپنے جلا دیتے ہین
قحط مین آب کی آتا ہی جو بچونکا خیال | نہرین دو آنکھوں سے شبیر بہا دیتے ہین
کیون نہ داغونکو دم شیب مٹاؤن اپنے | روز روشن مین چراغونکو بجھا دیتے ہین

وصیان اپنا ہمین شبیر کو زیر خنجر
جنبشین لب کو ہین مت کے دعا دیتی ہین

سر جو کٹتا ہو تو ملتی ہو حیات ابدی
جان مرنے پہ اسی سو شہدا دیتی ہین

روضۂ شہ کی زیارت کو جو آتی ہین ملک
چادر اشک کو تربت پہ چڑھا دیتی ہین

خوف دوزخ سے ڈراوین کسے جو ہین دلسوز حسینؑ
ایک آنسو سے جہنم کو بجھا دیتے ہین

خواب غفلت سے کسی طور نہو گا بیدار
شانہ کیون قبر مین مردیکا ہلا دیتی ہین

ماتم شہ مین جلا دیتی ہین دل اسکو اسیے
آگ ہم خلق مین پانی سے لگا دیتی ہین

شاہ فرماتے تھے کیون تیر نکالون دل سے
گھر مین مہمان جو آوے اسے جا دیتی ہین

ثمر اشک سے کیونکر نہ جھکے نخل مژہ
پھل بھی باغون مین درختونکو جھکا دیتی ہین

پھر ہو پڑتی ہین حسینون پہ شہ دین وقت نبرد
چھلے اتر ہوئے غدار چڑھا دیتی ہین

اشعار ۱۵	گل نہ کسطرح سے ہو شمع امامت فاخر زخم ہاے تن شبیر ہوا دیتے ہین	سلسلہ ۲۰۶

یہ دم عصر ملک شہ کو صدا دیتے ہین
گھر کو یون امت عاصی کے لٹا دیتے ہین

رنج شبیر کو جب اہل جفا دیتے ہین
خلد مین احمد مرسل کو رلا دیتے ہین

اشک برساتے ہین جب دیدۂ گریان میرے
ابر کی قدر زمانے مین گھٹا دیتے ہین

سے ہے محفوظ خزانسے چمنستان بتولؑ
غنچۂ باغ چٹک کر یہ صدا دیتے ہین

طپش مہر سے جلتا ہے جو لاشہ شہ کا
اوڑ کے مرغان ہوا پر سے ہوا دیتے ہین

شعلے داغون کے بھڑک جاتی ہین آہون سے میرے
ہم تو صرصر سے چراغون کو جلا دیتے ہین

وصف کرتے ہین جو ہم بلبل زہرا کا کبھی
ڈھیر گلہاے مضامین کے لگا دیتے ہین

کرتے ہین جب ہوس دیدگل روے حسینؑ
آبجو آئینہ پھولونکا دکھا دیتے ہین

زور دکھلاتی ہین جب جنگمین فرزند علیؑ
فوج کیا کوہ کو آگے سے ہٹا دیتے ہین

نالے سر ہو جب اٹھالیتی ہین سر پر گردون
فتنۂ شور قیامت کو جگا دیتے ہین

داغ شبیر چمک جاتے ہین جب محشر مین
ذرہ خورشید قیامت کو بنا دیتے ہین

دھوپکی گرمی سی جب ہوتی ہی جلد کی تکلیف — تیغونکی سایہ مین شاہ جھکا دیتی ہین

بردائی حرم یاد جب آتی ہی ہین — دھجیان جیب و گریبانکی اُڑا دیتے ہین

واہ ری رحم فرس ہانپتا ہی دھوپ مین جب — دامن پاک سی شبیر ہوا دیتی ہین

اشعار ۱۵

طوق و زنجیر جب آتے ہین تو فاخر عابد
سر جھکا دیتے ہین پانؤنکو بڑھا دیتے ہین

سلام ۴۷

طبع فقیر خلق مین رفعت نشان نہین — یہ ہی وہی زمین کہ جہان آسمان نہین

ہی بی نمک کلام جو لطف زبان نہین — کس کام کی زبان وہ جو شیرین بیان نہین

توصیف ذوالفقار مین کٹتی ہی میری عمر — کب آب تیغ مین میری کشتی روان نہین

رہتی ہی داغہای الم پر سدا بہار — دخل خزان ہو جسمین وہ بوستان نہین

ڈر آہ کسطرح متحرک ہو دل مرا — کیونکر چلے جہاز اگر بادبان نہین

یون تو تمام سوی بدن ہین زبان مری — لیکن ہو جسمین حمد تری وہ زبان نہین

دانا ہی دہر کیون نہ پسین روزگار مین
یہ سر پر آسیا ہی روان آسمان نہین

کیسر ہو زرد لالۂ گلشن ہو سرخ رنگ
وہ کونسی بہار ہی جسمین خزان نہین

محفل مین کسطرح نہ ہو شمع سان خموش
ناکام کو زبان نہین لطف بیان نہین

بی عیب ہی فقط چمن داغہای دل
ورنہ بغیر خار کوئی بوستان نہین

مضمون ہر ایک نظم کو رفعت نشان کیون
بہر زمین شعر اگر آسمان نہین

کیون رنگ پر ہین نہ سدا داغہای دل
ای باغبان ہمارے چمن مین خزان نہین

کیون زرد ہون شباب مین عشق حسین سے
موسم ہی یہ بہار کا فصل خزان نہین

محتاج غیر صنعت صانع نہین کبھی
درکار ذوالفقار کو سنگ فسان نہین

اشعار ۱۵

فاخر زمین شعر کے دنیا مین ما درا
وہ کونسی زمین ہی جہان آسمان نہین

سلام ۴۶

تیرے ستم زدہ جو مجھسا کوئی ناتوان نہین
آنسو بھی آب تیغ کی صورت روان نہین

MUSLIM UNIVERSITY LIBRARY ALIGARH
۲۲۸۳۳

کشتی تھی شاہِ زمن جو اکبر ہوئے شہید
قدرت خدا کی پیر تو ہیں نوجوان نہیں

اٹھو نہ مثلِ نقشِ قدم گر کے راہ میں
بیمار کربلا سا کوئی ناتوان نہیں

ہمدردِ شبیہ نبی کا جو ہے خیال
برچھی کی نیزہ کان ہے دل کی کمان نہیں

داغِ غمِ حسین سے کیونکر میں دوں مثال
پھولوں سے فرش کو غمِ اندوہِ باغبان نہیں

گھر گھاٹ پر ہے جانب صحرا کبھی علم
اک ذوالفقار شاہ کا جلوہ کہاں نہیں

سینے کو داغ کیوں نہیں خوں نہ جگر نہ ہو
وہ باغ یہ ہے جس کا کوئی باغبان نہیں

لوثِ گنہ سے پاک نہ کیونکر ہوں شاہ میں
آبِ رواں سے کم مرے اشکِ رواں نہیں

رنگین مزاج کیوں نہ کثافت سے پاک ہوں
روشن ہے یہ کہ آتشِ گل میں دھواں نہیں

دو بات منہ سے نہ نکلے محال ہے
خالی ہو حرف سے کوئی ایسا بیاں نہیں

چہرہ اتر گیا ہے عطش سے جو شاہ کا
تصویر کی طرح تنِ زینب میں جاں نہیں

ماہی فلوس وار ہے مہتاب داغدار
ضربِ ابوتراب کا سکہ کہاں نہیں

روشن ہے حسن مہدی سے زمین سے عرش تک | اس ایک نور پاک کا جلوہ کہان نہین

ہاتف بھی سن کے ہے مری تاریخ مین شریک | فکر جدید کا مری شہرہ کہان نہین

۱۲۹۰ھ

اشعار ۲۳

سے نکلے کا پھر جہان مین کوئی کام کیا بھلا

فاخر اگر زبان طلاقت نشان نہین

سلام ۴۹

موسی کی طرح کیون نہو لکنت بیان مین | کانٹے پڑے ہین پیاس سے شہ کی زبان مین

باتین نبی سے جبکہ ہوئین لامکان مین | شیر خدا کی صاف صدا آئی کان مین

دم آیا سید مومنین تو جان آئی جان مین | خون پونچھ کر جو تیغ رکھی شہ نے میان مین

کہتے تھے شہ کہ جنگ کیون یہ ہو یادگار | ہوگا نہ معرکہ کبھی ایسا جہان مین

حربون کی اتر گئی یون تیغ شاہ سے | پیکان نہ تیر مین تھے نہ چلے کمان مین

شہ نے کہا یہ فوج سے جد ہین مرے وہی | جسکا کہ نام لیتے ہو تم سب اذان مین

چھوٹا نہ بعد قتل بھی عباس سے فرات | مر کر بھی فرق آیا نہ کچھ آن بان مین

کھینچے تھے اہل شام اسیرون کو دیکھکر — جکڑی ہین آہوان حرم ریسمان مین

کیونکر دہل نہ جائین یتیمان شاہ دین — آئی صدا دہل کی جو بچونکے کان مین

دیکھا جو رعب ضیغم ضرغام ذوالجلال — جرأت رہی نہ پیر مین اور نہ جوان مین

سبط نبی کے قتل کا اسدم یقین ہوا — آئی صدا جو باجون کی رانڈونکے کان مین

پہنچی جو تیر آہ بنی فاطمہ وہان — سوراخ مثل ابر ہوا آسمان مین

کرتا سوال آب کا دلشیر کسطرح — طاقت نہ لب ہلانے کی تھی بیزبان مین

زینب شبیہ فاطمہ زہرا تھین ہوبہو — حسن و جمال و شکل شمائل ہین شان مین

الفت سے حر کی شہ کو زیادہ نکیون ہو چاہ — ہے فرق میزبان مین اور میہمان مین

نیزہ پہ سر تو شاہ کا ہے مثل آفتاب — قائم نہ کسطرح ہو قیامت جہان مین

بیعت اٹھائی شیب مین کرلی جوانکی — ایوب بہی ٹھہرتے نہ اس امتحان مین

تاریکی لحد سے نہ الجھن ہو دلکو کیون — ہوتا ہے خوف راتکو خالی مکان مین

گھبرا کے آنکھیں کھولدین عشق حسینؑ نے ‌ — بنت علی کی آئی جو آواز کان مین
آئی تڑپ کے تیغ و سنان پہ جب یہ تو غل ہوا — لو برق ذوالفقار گری اصفہان مین
پہونچے رسول پردہ قدرت کو پاس جب — کہتے تھے کلام خدا کی زبان مین
آئی ندا یہ غیب سے از قتل شاہ دین — ثابت قدم حسینؑ رہا امتحان مین

اشعار ۳۶

فاخر یکیون ہوئے نہ ثانی سحبان ہین خلق مین
ہے فیض مدح شہ سے فصاحت بیان مین

سلام ۵۰

عاجز ہون مین تو گیسوے شہ کی مثال مین — کیونکر نہ خون خشک ہو ناف غزال مین
بل کب ہین ابروان شہ خوش خصال مین — جوہر چمک رہے ہین یہ تیغ ہلال مین
اشک غم حسینؑ سے کی اس نے ہمسری — شبنم نہ تر ہو کیون عرق انفعال مین
اللہ رے صبر ظلم و جفا پر ہنسا کیے — خوش خوش رہے حسینؑ ہجوم ملال مین
خواہش عروس قبر کی کسطرح مین کرون — رحمت فراق مین ہے تو ایذا وصال مین

فیض نثار شاہ نے شاعر کیا مجھے | داخل ہوا ہون دفتر اہل کمال مین

بانو یہ بولی تیغ خزان اسپ پہ چلی | پھل بھی نہ آنے پایا مری نونہال مین

اشک غم حسین مین گر نہ شست و شو | تب جا ہے پھر یہ دل مرا گرد ملال مین

نسبت ہو ذوالفقار سے اے چرخ کیا اسے | یہ آب و تاب ہے کہین تیغ ہلال مین

محشر مین ہو جو خجالت عصیان سے آب آب | پھر کیون نہ ڈوبے وہ عرق انفعال مین

کٹوائین راہ حق مین کیون سر خوشی خوشی | تعجیل و اہتمام ہے شہ کو وصال مین

آنسو نہیں ہے موتی مژہ پر یہ جلوہ گر | گوندھا ہے مین نے موتیون کو بال بال مین

نازان نہیں کمال پہ اپنے مثال بدر | اک آدھ ہوگا نقص بھی اہل کمال مین

پانی ہے اور تیغ و دھالونکی جل جل کر تشنہ کو | برق نگاہ شہ جو گرے گی جلال مین

عابد کھڑے ہون تخت پہ بیٹھا ہو رو سیاہ | کیا بس کسی کا مصلحت ذو الجلال مین

دیکھا کرین نہ غور سے کیون سبط مصطفی | حسن نبی ہے اکبر یوسف جمال مین

کیونکر رہے نہ یادِ رخِ شہ مجھے سدا
آتی نہین خزان کبھی باغِ خیال مین

الجھن سے مین بچاؤن نکیون قلبِ زار کو
کھلتی ہے مشکلون مین گرہ پڑکے بال مین

شیرِ خدا کے لال کا جب بھی رُکی نہ وار
فولاد بھی ملا ہو جو گینڈے کی ڈھال مین

مانگو سے ایک تل بھی ملیگا نہ ادھر لعیں
نقطہ نہین ہے دیکھ لے لفظِ سوال مین

تر خون مین ہین جو گیسوئے مشکین شاہِ دین
پیدا ہوا ہو لہو کی بھی مشکِ غزال مین

کیا ابروانِ شاہ سے کرتا ہے ہمسری
دو تین روز تک ہے شباہت ہلال مین

آنکھین یہ لال لال ہین کب اس پہ شاہ کی
بادہ بھرا ہے ساغرِ چشمِ غزال مین

کیون گوش و چشمِ خلق نہ اکبر پہ ہون فدا
داؤد ہین یہ لحن مین احمد جمال مین

اکبر دھرے ہین ہاتھونکو کب پے افرق پر
پر تو فگن ہے بدر کا جلوہ ہلال مین

اسے توبہ کافرونسے طلب آب شہ کرین
آتی نہین یہ بات ہماری خیال مین

شرم و حیا سے بیوۂ قاسم نے ذکر سے
تر ہو گیا ہون مین عرقِ انفعال مین

اکبر جوان بھی تھے عمر کی قابل بھی ہو گیے | کیا کچھ نہ ہو گیا اسی اٹھارہ سال میں

اشعار ۳۰

دنیا سے دور ہی مگر اے فاخر بچے رہو
دیکھیو پھنسے نہ طائر دل جا کی جال میں

سلام ۱۵

ردیف واو

ملے ہیں شیر کے دل شاہ کے جوانونکو | کہ برچھہ کو چھاتیوں پہ لیتے ہیں سنانونکو
وغا کو دولہا کی نگر ہوں جوانونکو | نثار شاہ پہ کرنا ہے اپنی جانون کو
وغا کا جوش جو آیا ہے نوجوانون کو | چلے ہیں اسپ جماتے ہوئے دہانونکو
سوال آب کا کیا کرتے خود علی اصغر | بھلا کلام سے کیا کام بے زبانونکو
عزیز و لکو نہ کیون ہین غم و ملال و الم | کہ دوست رکھتے ہین دنیا مین مہمانونکو
مقابلے مین علم لیکے آئے جب اعدا | جھپٹ کے چھینا علمدار نے نشانونکو
یہ ظلم ہو گئی سجاد زار پر ورنہ | کہین پہناتی ہین زنجیر ناتوانون کو

بیان جو قصہ دلچسپ جرأت شہ ہو | سنے نہ پھر کوئی رستم کی داستانون کو
یہ بولی فوج سے شہ لن ترانیان نہ کرو | زبان دراز کرو بند اب زبانون کو
کوئی اسیر نہ چلا کر روئے زندان مین | یہ حکم آیا ہی حاکم کا پاسبانون کو
کسی مین نظم جو معراج مصطفیٰ کی حال | زمین شعر بنایا ہی آسمانون کو
خبر سنی جو اسیران شہ کے آنے کی | کیا یزید نے آراستہ دوکانون کو
غم حسین مین دوران سر ہی آٹھ پہر | یہ گردشین نہین بیکار آسمانون کو
کڑک سے ڈر گئے اطفال گود یونمین ادھر | کمان کشون نے جو کھینچا ادھر کمانون کو
صدا شکست کی کانون مین فوج کی آئی | بنا ہی گوش تلک کھینچا جب کمانون کو
فلک سے تیر پیاپے چلے ندامت کے | پئے صغیر جو کھینچا ادھر کمانون کو
بلا کے شاہ کو شربت سے خوب کی دعوت | دیا نہ قطرہ بھی پانی کا میہمانون کو
وطن سے نکلے ہین شبیر ایسی گرمی مین | کہ چھوڑتے نہین طائر بھی آشیانون کو

یہ شہ سے حر نے کہا انکو بھی ملے پانی | فرس کھڑے ہین نکالی ہوئی زبانون کو

سلام ۱۵۸	سنا ہے بعد شہادت حسینؑ کے فاخر زمین کیطرح تنزل تھا آسمانون کو	اشعار

اٹھا ہے شہ نے غیظ مین رخ سے نقاب کو | رعشہ نہ کیون ہو خوف سے اب آفتاب کو

پایا نہ پھر ہوا نے بھی شہ کے عقاب کو | ہمسر مین جو ہو گئی جنبش رکاب کو

کیونکر فرس پہ نور الٰہی نہ ہو سوار | دید قدم کا شوق ہے چشم رکاب کو

دعوی جبین و خال رخِ شہ سے ہے عبث | زہرہ کو مشتری کو مہ و آفتاب کو

ہے جستجو ساقیِ کوثر اسے مدام | گردش عبث نہین قدح آفتاب کو

اک دم کی زیست پھر فنا ہین ملی اسے | کیونکر کہون نہ گنبد گردان حباب کو

تشنہ کشتی ہو ماہیِ بے آب پیاس سے | کیونکر سکون ہو اس دل پر اضطراب کو

اکبر کو زین سے گرتے ہوئے شہ نے دی صدا | بیٹا سنبھالو سبط رسالت مآب کو

نیزے لگا لگا کے سپاہ یزید نے
زین سے گرا دیا شہ گردون رکاب کو

شہ نے کہا یہ فوج سے اسکا پسر ہوں مین
جسنے اوکھاڑا جنگ مین خیبر کے باب کو

بعد وفات است عاصی کیواسطے
چھوڑا انہی نے آل کو حق کی کتاب کو

سوز غم حسین تو روز ازل سے ہے
کیونکر ہمیشہ تپ نہ رہے آفتاب کو

برچھی جو کھینچی سینہ اکبر سے شاہ نے
غش آگیا شبیہ رسالت مآب کو

شہ کہتے تھے کہ صورت بسمل نہ ہو طپان
یارب تو صبر دے دل پر اضطراب کو

رخسار شاہ سے جو کبھی کی تھی ہمسری
فردوس مین جگہ نہ ملی آفتاب کو

شہ کہتے تھے جوانی اکبر نے اے بہن
دکھلا دیا شباب رسالت مآب کو

اشعار ۱۵	نوبت جب آئے قبر مین فاخر سے یا علی آسان کیجیے گا سوال وجواب کو	سلام ۵۲

ردیف ہاے ہوز

ہر دم رہی علیؑ کی مصطفےٰ کے ساتھ
معراج میں بھی آپ تھی خیر الوریٰ کی ساتھ

آنسو رواں ہیں غم میں ہی آہ رسا کی ساتھ
ہوتی ہی جسطرح کبھی بارش ہوا کی ساتھ

جاری ہیں اشک آنکھوں سے پلکوں کی ساتھ یوں
جیسے رواں ہو قافلہ بانگ درا کی ساتھ

عبداللہ حسن نے کہا وقت قتل شاہ
ہیں بھی گلا کٹاونگا اپنی چچا کی ساتھ

پیاسا شہید خنجر بے آب سے کیا
کیا دشمنی تھی شمر کو شاہ ہدا کی ساتھ

ماں سے دم وداع یہ بیمار نے کہا
میں بھی چلونگی سبط رسول خدا کی ساتھ

ہو قبر شہ کے پاس نکیوں تربت حبیب
لازم ہی آشنا کو رہے آشنا کی ساتھ

نکلے عدو کو شاہ کی فوج یزید سے
بھائی پسر غلام حر باوفا کی ساتھ

ہمراہ تا بہ گور زمانہ میں سب ہیں دوست
دفن آشنا ہوا نہ کوئی آشنا کے ساتھ

کہتی ہو کی وطن سے چلی یہ شہ زماں
ہمراہ ہی قضا مری ہیں میں قضا کی ساتھ

انصار شاہ کی یہ رفاقت تھی مر بھی
نیزوں پہ سر ہی سر شاہ ہدا کے ساتھ

صغرا یہ بولی زیست کی پھر کیا امید ہے
پانی بھی جب گلے سے نہ اترے دوا کے ساتھ

سچ ہے کہ وقت بد مین کسیکا کوئی نہین
ہفتاد و دو وہی رہے شاہ ہدا کے ساتھ

کیون سمجھون ذوالفقار کو مثل علی شہ
لاسیف کی صدا بھی تو تھی لافتا کے ساتھ

اشعار ۲۱

فاخرہ حقیقی یہ مین نہ نبی ہے حق جدا
ہمراہ ہے علی کے خدا یہ خدا کے ساتھ

سلام ۵۳

مریم سے سیکڑون ہین کنیزان فاطمہ
کیا ہو بیان فضل علی شان فاطمہ

جن و ملک سے کیا ہو بیان شان فاطمہ
ایزد ہو جبکہ آپ ثنا خوان فاطمہ

جب ہاتھ مین ہے حشر کو دامان فاطمہ
جائین نہ کیون جنا مین غلامان فاطمہ

اے ہمصفیر جب ہین ثنا خوان فاطمہ
پھر کیون نہ ہین ہون بلبل بستان فاطمہ

سایہ فگن طیور رہے سر پہ شاہ کے
پہونچا جو کربلا مین سلیمان فاطمہ

باد خزان چلی جو ریاض بتول پہ
گل دوپہر مین لٹ گیا بستان فاطمہ

نیزے سے لگائی راکب دوش رسول کو
زین سے گرا زمین پہ پھول وجان فاطمہ

بے آب و بے غذا تو گیا گھر سے شاہ کے
پھر کیوں نہ ہو بہشت میں مہمان فاطمہ

انصار جبکہ سبط نبی پر فدا ہوئے
ہونے لگے شہید جوانان فاطمہ

مقتل میں شہیدوں کی لاشیں پڑی ہیں کب
پھولوں سے ہی بسا ہوا بستان فاطمہ

چلتی اگر نہ باد مخالف جہان میں
پھر گل نہ ہوتی شمع شبستان فاطمہ

حقا کہ ہوا امام سوم شاہ مشرقین
جسم رسول و روح علی جان فاطمہ

بی آپ کے پسر جو روئے مثال ابر
تر آنسوؤں سے ہو گیا دامان فاطمہ

اندھیر کس طرح نہ ہو پھر مشرقین میں
جب ہو غروب مہر درخشان فاطمہ

حسن جمال و صورت و سیرت میں شکل میں
زینب تھیں ایک خلق میں ہم شان فاطمہ

روباہ کی طرح سے گریزان ہوئی عدو
گونجا جو رن میں شیر نیستان فاطمہ

پردہ نہ فاش ہو گا گناہوں کا روز حشر
یارب ہو میرے ہاتھ میں دامان فاطمہ

دو دن کی بھوک پیاس مین لاشو نکو دی شکست
کیا کیا لڑے ہین رن مین جوانان فاطمہ

جنت مین وقت ذبح شہ مشرقین کے
دامن تلک تھا چاک گریبان فاطمہ

بازار شام مین یہ منادی کی تھی ندا
آتے ہین کربلا سے اسیران فاطمہ

اشعار ۱۴

فاخر عدو دوست پہ کچھ منحصر نہین
کس پر نہین جہان مین احسان فاطمہ

سلام ۱۵

ردیف یاے تحتانی

جبریل کی آتی تھی صدا چرخ کہن سے
تن کو سر شبیر جدا ہو گیا تن سے

کہتی تھی سکینہ یہ سر شاہ زمن سے
فریاد وہ بابا مجھے باندھا ہے رسن سے

اے مومنو سر پیٹو یہ ہے وقت بکا کا
لپٹی ہین حرم لاش شہنشاہ زمن سے

اک کوک پڑی خیمہ مین وقت ہوئی اس دم
جس وقت کہ رخصت ہوے شہ اپنی بہن سے

یہ پیاس کی شدت تھی یہ آتش کی تھی گرمی
نکلی تھی زبان اصغر نادان کی دہن سے

پیاسی ہوئی صغرا تو کہا شاہ نے رو کر ۔ سیراب کرے تمکو خدا نہر لبن سے

دامان قبا پھاڑ کر دی اپنی نشانی ۔ رخصت ہوئی جب قاسم نوشاہ دلہن سے

دربار مین جب آل نبی آئی کھلے سر ۔ حسرت کی نظر کی شہ والا لگن سے

جب شام سے پہونچی حرم شاہ وطن مین ۔ کہتے تھے یہ سجاد حزین اپنی بہن سے

صغرا مین کہون کیا جو مصیبت ہوئی مجھپر ۔ بیمار تھا بازو مرے باندھے تھے رسن سے

افسوس جو گل کھلنے نہ پائے تھے قضا نے ۔ توڑا انھین پھر انکو شہ دین کے چمن سے

گزرا سے نہ ناشاد دلھن ہو گئی جہان مین ۔ کنگنا نہ کھلا تھا کہ بندھے ہاتھ رسن سے

کہتی تھی سکینہ مرا دم گھٹتا ہے بھیا ۔ صدقے گئی گردن مری کھلوا دو رسن سے

اشعار ۱۵	فاخر کو بلائین شہ دین روضہ پہ اپنے ہر وقت یہ ہے عرض مری شاہ زمن سے		سلام ۵۵

رخ حسین پہ جبتک نقاب باقی ہے ۔ فلک پہ مہر کو اک اضطراب باقی ہے

جہاد شاہ کا یہ رعب و داب باقی ہی — ہنوز نہین ہی یہ جگر مین آب باقی ہی

ازل سی مست مئِ حب حیدری ہون فلک — نہین ہی خواب خمار شراب باقی ہی

قفس مین کیون نہو تسکین بلبلِ شیدا — سکون قلب کو حوضِ گلاب باقی ہی

دعا سی ہاتھ کو روکی کھڑی ہین یون شبیر — شکن جبین پہ ہی رخ پر عتاب باقی ہی

کہا یہ شاہ نے کسطرح دون رضا بھائی — ابھی شبیہ رسالت مآب باقی ہی

محال ہی جو نشان بکای شاہ مٹے — ورم رہیگا جو چشم حباب باقی ہی

محیط دہر مین پوچھو نہ کچھ ثبات بشر — سمجھ لو بحر مین کبتک حباب باقی ہی

روانہ ہو گئے سر پر جناب زینب کے — یہی حسین کو بس اضطراب باقی ہی

عذاب کا بھی نہوگا شمار محشر مین — غم حسین اگر بے حساب باقی ہی

کہا یہ شاہ نی کیونکر لڑونگا لاکھون سی — نہ تن مین تاب توان نا شباب باقی ہی

نہین ہی نرگس گلگون شاہ مین آنسو — گلون کی جام مین شبنم کا آب باقی ہی

ہو دل مین داغ تو صبر و قرار خاک سے — فنا کتان کو ہی گر ماہتاب باقی ہی

الٰہی خوب نبے مجھسی اور فرشتون سے — بڑا لحد کا حساب و کتاب باقی ہی

اشعار	وہ ظلم کیا ہوئے تھی شہ پہ جس سے اہل فخر غریب و بیکس و مضطر و خطاب باقی ہی	سلام ٥٦

جو فیض نور رخ بو تراب باقی ہی — تو مہر و ماہ مین بھی آب و تاب باقی ہی

رخ حسین مین وہ آب و تاب باقی ہی — کہ مہر و ماہ کو جس سی حجاب باقی ہی

رخ حسین سی سرکی ہوئی ہی کچھ جو نقاب — غروب کچھ ہی تو کچھ آفتاب باقی ہی

سفید بال ہون سر پر تو صاف پیری ہے — خضاب نے سی فرضی شباب باقی ہی

عدو تو پیتے ہین بھر بھر کے جام دریا سے — پئے حسین فقط قحط آب باقی ہی

شہید ہو گئی اکبر حسین زندہ ہین — نہین ہی ماہ مگر آفتاب باقی ہی

خط حسین کے سے کیون نہ رہنمائی خلق — ہدایتون کو خدا کی کتاب باقی ہی

برسنے دیدۂ تر کہتے ہین غم شہ مین | کوئی زمانے مین اب بھی سحاب باقی ہی

جو چشم تر ہی تو داغ جگر بھی تازہ ہین | چمن ہرے ہین اگر جوئے آب باقی ہی

چلی ہین شام کو سطرح اہلبیت حسینؑ | ردا ہی سر پہ نہ منھ پر نقاب باقی ہی

کہین عقاب پر ای نور حق سوار تو ہو | قدم کے دید کو چشم رکاب باقی ہی

رخ حسینؑ سے روشن کیون ہو دشت تمام | کھلی ہی چاندنی گر ماہتاب باقی ہی

حرم کے پاس جو کچھ تھا وہ لے گئے اعدا | رخوں پہ شرم کی بس اک نقاب باقی ہی

کہا یہ فوج سے سنکے حبیب نے دم جنگ | تن ضعیف مین رونق شباب باقی ہی

چلین نہ شام سے کسطرح کربلا کو حرم | زیارت پسر بوتراب باقی ہی

اشعار ۱۸	چمک رہا ہی لحد مین بھی داغ دل فاخر ہوئی ہی رات مگر آفتاب باقی ہی	سلام ۵۷

مد نظر ہی مدح رسول زمان مجھے | نطق عجب دکھائیگی اردو زبان مجھے

منظور ہی ثنائے شہ انس و جان مجھے | عیسیٰ نفسی جو ہو پاک وہ دی حق زبان مجھے

یہ شوق سوز غم ہی کہ پہونچا ہو کیطرح | آیا جہان نظر تہ گردون دھوان مجھے

کہتے تھے شاہ ڈھونڈھ کی اکبر کدھر ہی تو | ملتا نہین تیرا مری یوسف نشان مجھے

بولی سکینہ صورت بسمل طپان ہون مین | یہ پیاس نے کیا ہی چچا نیم جان مجھے

گرد غم حسین اگر اور کچھ بڑھے | آتے نظر غبار کی صورت دھوان مجھے

کہتے تھے شاہ زخم نہین ہین برائے شکر | اللہ نے دیے ہین ہزارون زبان مجھے

شہرہ ہی آفتاب قیامت کا حشر مین | دکھلائین گی یہ داغ جگر گرمیان مجھے

جب ضعف بڑھ گیا تو یہ سجاد نے کہا | ایذا کمال دیتی ہین اب بیڑیان مجھے

ہون عندلیب باغ خزان دیدہ بتول | کیونکر نہ ہو مثال قفس آشیان مجھے

کہتا تھا یہ شباب علی اکبر حسین | تھا موسم بہار کہ آئی خزان مجھے

سجاد کہتے تھے کہ مین پابند صبر ہون | پہنائین گی نہ اہل خطا بیڑیان مجھے

کہتے تھے بعد خاتمۂ فوجِ شاہِ دین | افسوس ہے کہ چھوڑ گیا کاروان مجھے

کہتے تھے شاہ رن میں جو اکبر ہوئے شہید | کردیگا پیر ہائے غمِ نوجوان مجھے

شہ نے کہا کہ اے عمرِ سعدِ رو سیاہ | پڑھ لون نمازِ عصر جو تو دے امان مجھے

ایچرخ کیون نشانۂ تیرِ الم ہون | یاد آگیا ہے اصغرِ ابرو کمان مجھے

کہتے تھے شاہ ہجرِ پسر میں پکار کے | تم تو سدھارے چھوڑ گئے نیمجان مجھے

تھی یہ صدا ہے لاشۂ بے دفنِ شاہِ دین | ملتی نہیں زمین تہِ آسمان مجھے

اشعار ۱۰

فاخر تو نوحہ خوان ہے عزائے حسین میں
تو بھی سنا دے بلبلِ شیدا فغان سے مجھے

سلام ۵۸

کردینگے پاک جرم سے اشکِ روان مجھے | پہونچائیگا بہشت میں یہ کاروان مجھے

منظور وصفِ ساقیِ کوثر ہے اے کریم | دے مثلِ موج شستہ و رفتہ زبان مجھے

یارب کسطرح سے اہلِ عدم گئے | آئی نظر نہ گردِ رہِ کاروان مجھے

رہتی ہی یاد سینۂ ہمشکل مصطفےٰ — پھر کسطرح نہو دل مضطر نشان مجھے
رضوان تمہی چمن کیطرف رخ نہ مین کرون — گر باغ کربلا مین ملا آشیان مجھے
کہتے تھے شاہ ای علی اکبر کہان ہو اب — دکھلاؤ بار بار نہ سوکھی زبان مجھے
بولی حبیب تیر سا جاؤنگا فوج پر — پیری نے گو کیا ہی سراپا کمان مجھے
زینب یہ بولی صبح کا تارہ عیان ہوا — اکبر مین صدقے جاؤن سنا دو اذان مجھے
کہتا تھا شمر دونگا نہ شہ کو جز آب تیغ — سو بار بھی دکھائین جو سوکھی زبان مجھے
جسدم نظر پڑی رخِ ماہِ بتول پر — تار نگاہ ہو گیا تارِ کتان مجھے
آہین غمِ حسین کی رکھون نکیون عزیز — لیجائینگی بہشت مین یہ آندھیان مجھے
تھا عندلیب گلشن خاتون روزگار — ملتا نہ باغ خلد مین کیون آشیان مجھے
کہتی تھی لاش شاہ وہ عالیمقام ہون — ملتی نہین زمین تہ آسمان مجھے
مین آشنای نالۂ شبگیر ہون فلک — مرغ سحر سنائین بھلا کیا اذان مجھے

حُر نے کہا کہ نار سے پہونچا مین نور تک	لائی مرے نصیب رسائی کہان مجھے
روشن مثالِ شمع ہُن بحرِ جہان مین	پھر کسطرح سے گُل نکرین آندھیان مجھے
لکھتا ہون شرح تیزیِ رفتارِ اسپِ شاہ	رخشِ قلم نہ کیون نظر آئے روان مجھے
لکھتا ہون شرح نکہتِ گیسوے شاہِ دین	کیونکر نہو زبانِ قلم عطردان مجھے

اشعار ۱۹	**فاخر** کی یہ دعا ہے خداے کریم سے دکھلا دے اب ظہورِ امامِ زمان مجھے	سلام ۱۵۹

اشکون کی تری نرگسِ جادو مین نہین ہے	خون نام کو جسمِ شہِ خوشخو مین نہین ہے
شبیر ہین تنہا کوئی اردو مین نہین ہے	اصغر کے سوا ایک بھی پہلو مین نہین ہے
تشبیہ مین کیا دون فرسِ گردین سے	یہ چال یہ شوخی دمِ آہو مین نہین ہے
شہ کہتے تھے لو دیکھ لو بیکس کے بھی حملے	گو زور وہ اب ساعد و بازو مین نہین ہے
کیونکر قدِ قامتِ اکبر کا تصور ہو مجھکو	ہے سرو سہی دل مرے پہلو مین نہین ہے

مرحب سے علی کا جو تھا لڑا جم کر جفا جو
جیسا تو بہادر کوئی اردو میں نہیں ہے

ہندی میں ہو گیا مصحف دہر کی ثنا میں
قرآن عربی میں ہے یہ اردو میں نہیں ہے

جیسی خلش خار غم شاہ ہے دل میں
وہ نیش نئی تو کسی بچھو میں نہیں ہے

کسطرح سے دم نکلے غزالوں کا نہ اسیر
کچھ خون کے سوا نافہ آہو میں نہیں ہے

جسطرح کی ہے گیسوئے شبیر میں نکہت
اسطرح کی خوشبو گل شبو میں نہیں ہے

یہ پیاس ہے پاس آنکھوں کو لائی ہیں نکل میں
اک اشک بھی پر چشم کی حلقو میں نہیں ہے

رہرو نہ ہو کیوں کاکل شہ کا دل صد چاک
جز شانہ کوئی کوچۂ گیسو میں نہیں ہے

تشبیہ میں شہباز سے دنیا اسے لیکن
خو صید کی شاہین طرار و میں نہیں ہے

اڑتا ہے یہ شبہ رفت و غا دشت میں کیونکر
پرواز جو اسپ شہ خوشخو میں نہیں ہے

مرجھا گیا رن میں گل تر کہتی تھی بانو
خوشبو وہ مری تکیۂ زانو میں نہیں ہے

زینب نے کہا دیکھ کے لاشوں کو پسر کے
میں کیا کروں دل اب مرے قابو میں نہیں ہے

شہ نے کہا اصغر نے جو لب خشک دکھائے | اے جان پدر آب تو قابو میں نہیں ہے
اُف اُف چلے جاتے ہیں بن کہتی تھی ناری | کیا آگ تو تیغ شہ خوشخو میں نہیں ہے
کچھ سوچ کے کہتے تھے یہ عباس دم جنگ | افسوس کہ دریا مرے قابو میں نہیں ہے

فاخر ہے جو ضو ذرہ میں خاک در شہ کی
وہ نور وہ تابندگی جگنو میں نہیں ہے

اشکوں میں تڑپ جو ہے وہ جگنو میں نہیں ہے | پانی تو کہیں ق کا آنسو میں نہیں ہے
آرام جگر آج جو پہلو میں نہیں ہے | دل بانوے ناشاد کا قابو میں نہیں ہے
آنکھوں سے یہ چشمک تھی لب سرور دیں کی | اعجاز میں جو حسن ہے جادو میں نہیں ہے
بولا یہ عمر توڑیں صفیں جب دم پیکار | اب ضعف و نقاہت شہ خوشخو میں نہیں ہے
کیوں بحر میں ہم وزن نہ اشعار مرے ہوں | ہیٹی و کمی سنگ ترازو میں نہیں ہے
جو طفل سر شاک آنکھوں کو بھر لیتے ہیں طرار | وہ جست وہ دم [illegible] آہو میں نہیں ہے

ہنس ہنس کے کہتی تھی عمر سے ستم آرا
خاک اڑتی ہے شہ کی کوئی اردو میں نہیں ہے

کیونکر صف ماتم کو قدر انکی نہ ہووے
کیا آبرو و گوہر تر سے آنسو میں نہیں ہے

سوفار کے مانند ہے پیکان میں بھی سر خم
اصغر کا لہو تیر سے پہلو میں نہیں ہے

زخم تن صد چاک جو ہو جاتی تھی نیلے
کچھ زہر تو تیغ شہ خوشخو میں نہیں ہے

تشبیہ قد اکبر گلرو سے ہو کیونکر
اک پھول بھی تو سرو لب جو میں نہیں ہے

یون بند ہوئی شہ کی گئی افواج ذریت
رہرو کا پتہ کوچہ گیسو میں نہیں ہے

کسطرح حرم سے شہ سوا اسکی ہو صحبت
اصنام کی جا کعبہ ابرو میں نہیں ہے

شہ کی صف مژگان قرین کھنچی ہے
سرمہ کا نشان نرگس جادو میں نہیں ہے

پلکین جو تصدق نہوئین شہ کی بھوون پر
کیا طوف بنا کعبہ ابرو میں نہیں ہے

کیون داغ غم شہ سے دلسی جہان ہے
خورشید جہانتاب سا پہلو میں نہیں ہے

شہ کہتے تھی نہ بپائی کی کیا تیغ کو کھینچو
طاقت کی ٹوٹے ہوئے بازو میں نہیں ہے

صغرا نے کہا خیر سبھونکی ہو الٰہی
یہ کیا ہے دل اس وقت جو قابو مین نہین ہے
آئی ہے جو بو ضیغم ضرغام خدا کی
گھوڑا کسی اسوار کے قابو مین نہین ہے
بانو کو جو یاد رخ اکبر مین ہے سکتا
پر تو مگر آئینہ زانو مین نہین ہے
کسطرح نہ آرام سے تربت مین مین سوؤن
فاخر دل مضطر مرے پہلو مین نہین ہے

شہ جو پابند لڑائی مین سپر کی ہوتے
جسم پہ پھر نہ کبھی تیغ کی چرکی ہوتے
دور یہ پھر نہ کبھی شمس و قمر کے ہوتے
گر مقابل یہ مرے داغ جگر کے ہوتے
ٹکڑے گر آنسو نہین قلب و جگر کے ہوتے
دھوکے اشکو نپہ مرے لعل و گہر کے ہوتے
غیظ سے دیکھتے تو جو نکہ جو حضرت دم جنگ
سیکڑون آن مین ہدف تیر نظر کے ہوتے
بولی ازرق سے یہ قاسم کہ بہادر تھا اگر
پنجے اک گام قدم تیری نہ سرکے ہوتے
وعدہ طفلی سے تو سر کا تھا کیا خالق سے
شاہ مشتاق نہ کیون تیغ دو سر کے ہوتے

ابروی شاہ کا مردم سے اشارہ یہ تھا
حربے بیکار ہیں سب تیغ دو سر کے ہوتے

آنکھیں صغرا کی دوا رہتی ہیں پیش پدر
کان مشتاق نہ کسطرح خبر کے ہوتے

برق شمشیر علیؑ گرتی اگر ڈھالوں پر
لگے اُڑ اُڑ کے ہوا پر نہ سپر کے ہوتے

قصد شہ دیکھ کے میدان کا یہ اکبر نے کہا
جائے مرنے کے لیئے باپ پسر کے ہوتے

جوش گریہ سے جو پھر نوح کا آتا طوفان
شہر کیونکر نہ مرے دیدۂ تر کے ہوتے

شاہ کہتے تھے کہ ہے خاک مرے جینے پر
برچھی سینہ پہ پسر کھائے پدر کے ہوتے

حضرت آدم و حوا کا جو رہنا ہوتا
خلد میں پھر بنی آدم کے نہ تر کے ہوتے

ہوتی جب مشتہر اشک سے اعدا کے غم شاہ
جوہر اسوقت عیاں اہل نظر کے ہوتے

صبح عاشور کو بڑھ جاتی جو لگی دھڑکن
پار کانوں کو مرے شور گجر کے ہوتے

دیکھتا وادی پر خار جو میں عابد کے
تلوے افگار مرے پاے نظر کے ہوتے

مرکے بھی ساتھ رہا ہوتا شہ سرور کا
داغ دل میں نہ مرے ہاں سفر کے ہوتے

پھونکین شعلۂ شمشیر علی سے جلتین — چار دن روشن جو کبھی داغ سپر کے ہوتے

کربلا ماہ محرم مین پہونچنا تھا ضرور — شاہ مشتاق نہ کسطرح سفر کے ہوتے

زمزمہ سنتے جو یاد گل زہرا مین مرے — چہچہے اور ہی مرغان سحر کے ہوتے

سوزش زخم جگر ایک ہی شب مین جاتی — گر اثر مرہم کافور سحر کے ہوتے

تیرگی چہرۂ شب کی تو مٹاتی آ سینے — کیا اثر اور طباشیر سحر کے ہوتے

لحن داؤدی مین دیتی علی اکبر جو اذان — ناطقے بند نہ مرغان سحر کے ہوتے

سر فدا کرتے اسیطرح رفیقان حسینؑ — زندہ سو بار اگر خلق مین مر کے ہوتے

شہ سے زینب نے کہا انکو بھی کرتی مین فدا — گر کہین لخت جگر لخت جگر کے ہوتے

نزع مین یاد نہ آتے اگر انصار حسین — ٹکڑے ہفتاد نہ شبر کے جگر کے ہوتے

عون کہتے تھے عبث ارث حیدر کی ہے فکر — ہونگے حقدار نواسے جو پیمبر کے ہوتے

یاد صغرا مین یہ بانو کہتی تھی زاری کر — شب کو رہتا ہے کوئی دشت مین گھر کو ہوتے

تھی شہیدوں کی وراثت تو ازل سے ثابت کسطرح جنس شہادت کی نہ ترکے ہوتے

یاد اکبر مین جو آجاتی مجھے یاد حسین
ٹکڑے فاخر نہ مرے قلب و جگر کے ہوتے

چشم سے جب شاہ کی آنسو چھلک کر گر پڑے
خلد مین جام شراب روح پرور گر پڑے

زمین جب گھوڑے سے ہمشکل پیمبر گر پڑے
ہاے محبوب خدا فرما کے سرور گر پڑے

ذوالفقار حیدری سے کٹ کے یون سر گر پڑے
ٹوٹ کر شاخون سے جیسے پھل زمین پر گر پڑے

قتل ہو کر شہ سا وارث جب زمین پر گر پڑا
خود بخود سر سے نکیون بانون کی چادر گر پڑے

کٹ گئے تیغ ظلم سے حضرت کی یاور گر پڑے
یا خدا کی عرش تارے زمین پر گر پڑے

ڈگمگا کر اسطرح گھوڑے سے سرور گر پڑے
رحل پر سے جسطرح قرآن زمین پر گر پڑے

چھد گئی تیر ستم سے مشک جب عباس کی
ہاتھ سے بچون کی چھٹ کر خالی ساغر گر پڑے

آگیا زینب کو زندان مین جب سرور کا خیال
اشک آنکھون سے چھلک کر مثل گوہر گر پڑے

انکی منہ کی سامنی کیونکر ٹھہرین ڈھالین بھلا
کٹگئے جس تلوار سی جبریل کے پر گر پڑے

شاہ کہتے تھے بن بچا اُسی کا ہے محال
جسکے دم کیواسطے کنگر بہتر گر پڑے

دیکھ لی گر آب و تاب چہرۂ شبیر کو
خاک پر آئینہ کیصورت سکندر گر پڑے

آسمان روتا ہے بعد قتل ماہ فاطمہ
دور کیا گر اشک کیصورت ہر اختر گر پڑے

شاہ کہتے تھے نہین ملتا مجھے تیر النشان
کونسی جا میرے اکبر میرے دلبر گر پڑے

یون پی فریاد عشرہ بکو لب کوثر پلے
آنکھ سے دیکھا کین جو رین اور ساغر گر پڑے

دہشت شبیر سی لشکر کا یہ نقشہ ہوا
میانسے تیغین گرین ہاتھونسے خنجر گر پڑے

اسقدر تھے محو یاد ایزد باری مین شاہ
کچھ نہ سمجھے کب گئے اور کب بستر گر پڑے

کیا وفاداری مین کامل تھے رفیقان حسین
زیر تیغ و زیر تیر و زیر خنجر گر پڑے

شاہ نے ہل من مغیث جب کہا میدان مین
اُٹھ کے سجاد حزین بالائے بستر گر پڑے

نکلے دیکھے جب کا سب با شہ تو ملک سا
ہے یقین گھوڑے سے اب سبط پیمبر گر پڑے

ضربت دندان محبوب خدا جب آگئی یاد | جوہری کے ہاتھ سے لرزے کہ گوہر گر پڑے

اشعار ۱۵

کسطرح فاخر سلامی کلھون پابند مین
آکے جب مضمون خود میرے قدم پر گر پڑے

سلام

آہون سے کیون نہ چادر اشک روان گری | طوفان آیا کشتیون سے بادبان گری
گھوڑے سے زخم کھا کے شہ انس و جان گرے | حیرت ہے کیون زمین پہ نہ آسمان گرے
کسکی مجال بات کرے شہ سے وقت جنگ | بولے جو کوئی تیغ سے کٹکر زبان گری
گرتے تھے شاہ ڈھونڈھ کے اکبر کی لاش کو | آواز تو سنا دو کہ بیٹا کہان گری
عباس آہ کیون نہ کرین فرط ضعف سے | نزدیک ہے کہ ہاتھ سے چھوٹ کر نشان گری
اک آہ گرم سے مری آئین یہ آفتین | آندھی اٹھی جہان چلی آسمان گری
آتا ہے ضعف حضرت سجاد زار یاد | اٹھ اٹھ کے کیون زمین پہ بیمار ناتوان گری
کھائی جبھی شکست سپاہ یزید نے | جب چھوٹ کر نشان ضلالت نشان گری

افتادہ لاکھون دل ہین زنخدان شاہ مین — یوسف کیطرح چاہ مین لو کاروان گری

اسطرح آنسوؤن سے ہے تن منہدم ہوا — بارش کی فصل مین کوئی جیسے مکان گری

پیری مین لخت دل نہ مژہ سے ہون کیون رواں — شاخون سے پھول ٹوٹ کے وقت خزان گری

عابد کو یاد آئی عزیزان رفتہ جب — اٹھ اٹھ کے مثل گرد رہ کاروان گری

اک جائی مری غیرونکو منظور کیا ہو خاک — ہم یان گری تو سایہ ہمارا وہان گری

پانی نہ مانگے خاک پہ گر کر بجز حسین — جس پیر پہ یہ کوہ غم نوجوان گرے

اشعار ۱۵

فاخر ضعیف ماتم عابد سے یہ ہوتے
اٹھے نہ نقش پا کی طرح ہم جہان گرے

سلام

اسطرح تیغ شہ سے قوی تن جوان گری — جسطرح اڑ اڑ کے زمین پر مکان گری

اکبر جو زمین کہا کے ستم کی سنان گری — دل تھام کر زمین پہ امام زمان گری

دیکھین جو شہ کو ابرو مژگان کی جنبش — ہاتھون سے اہل ظلم کے تیر و کمان گری

نالان جرس ہے قافلے والے ہیں اشک ریز ۔ یارب کوئی نہ تھامکے بیکس کا کاروان گرے
زخم سنان جو کھا کے گرے اکبر حسین ۔ بیکس کیطرح اٹھ کے امام زمان گرے
جسم ہے موم تیغ شہ لافتا چلی ۔ سر اُڑ کے تن سے صورت برگ خزان گرے
ہلچل ہے تیغ شاہ سے سنتا نہیں کوئی ۔ باجے پکارتے ہیں سپہ کا نشان گرے
اللہ رے ضعف حضرت سجاد ناتوان ۔ آنکھیں نہ گر کے اشک کیصورت جوان گرے
گر جوش عشق چاہ زنخدان شاہ ہے ۔ یوسف ابھی کنوئیں میں مع کاروان گرے
ہلچل دکھائے قبر کا نقشہ کسطرح ۔ لپٹے کفن سے فوج جو سر پر نشان گرے
چھوڑیں جو دست آہ سے سجاد ناتوان ۔ دنیا میں ابر مردہ کیصورت دھوان گرے
گلزار کربلا میں سکونت کا ہے یہ شوق ۔ تنکے جیون ہوا سے اڑ آشیان گرے
دیکھو کسطرح سے تحرک ہو دل مرا ۔ کیونکر چلے جہاز اگر بادبان گرے
تلواریں بیشمار پڑیں جبکہ ایکبار ۔ گھوڑے سے ڈگمگا کے امام زمان گرے

سلام | فاخر ارم میں پھل غم سرور کا یہ ملا / اٹھا جو ہاتھ میوۂ باغ جنان گرا | اشعار ۱۹

کیا فیض تشنگی شہ ذی وقار ہی
جو اشک ہی وہ گوہر آبدار ہی

رو و نقاب شاہ کا حسن آشکار ہی
یہ آفتاب اور وہ ابر بہار ہی

دلکو خیال اکبر رنگین عذار ہی
برچھی کی یہ نشان ہی کہ دل بیقرار ہی

شہ کی سپیتوں کا ثبات آشکار ہی
صدمہ ہی جو وہ داغ دل بیقرار ہی

لکھتا ہوں وصف گیسوی خمدار شاہ دین
نقطہ ہی جو وہ نافہ مشک تتار ہی

پیری مین بھی ہین داغ غم شاہ رنگ پر
فصل خزان بھی باغ مین مستشار ہی

محتاج شاہ دین ہین لحد اور کفن کی آہ
اے چرخ بس یہ گردش لیل و نہار ہی

کہتی تھی شہ پسر کی نگاہین اذن جنگ
اصرار ہی تو خنجر تحسین آشکار ہی

ماتم مین شہ کی رہتی ہین تازہ جگر کی داغ
یہ وہ چمن ہی جس مین ہمیشہ بہار ہی

جبتک رہیں حسین شہ عالم نبرد کو ‏— بیتاب ہی حسام فرس بیقرار ہی

پانی بھی مانگتی نہین بسمل نبرد مین ‏— کیا ذوالفقار شاہ اسم آبدار ہی

سرعت وہ ذوالجناح امام زمان کی ہی ‏— شرمندہ جس سے آہوی ملک تتار ہی

تھا زندگی مین داغ غم شاہ جسکا نام ‏— مرنے کے بعد اب وہ چراغ مزار ہی

رخسار شاہ دین کی مین کس سے مثال دون ‏— مہر فلک ہی زرد قمر داغدار ہی

گلہای زخم سے ہی چمن وادی نبرد ‏— کیا تیغ شاہ موج نسیم بہار ہی

بیتاب ہی غم شہ دین سے بھی زندگی ‏— جسکو کہ موت کہتے ہین دلکا قرار ہی

کیون داغ دلکی پھول نہ شاداب ہون بھلا ‏— ہر آہ مری اشک نسیم بہار ہی

خواہان ہی قلب دل کی مژگان نشانہ کا ‏— ہی طرفہ سیر تیر کا جو باشکار ہی

سلام

فاخر کہیں سے ہین یہ صدا دونگا یا علی
جان آپ کی حضور کہ وقت فشار ہی

کیونکہ شکست کفر کا مذہب پا چکے
دست خدا کی ہاتھ بتون کو گرا چکے

جیسے چمن بتول کا پژمردہ پا چکے
غنچے دو انکو باغ جہان سے اٹھا چکے

بچپن مین جو زبان سے کہا تھا دکھا دیا
سب گھر حسین امت جد پہ لٹا چکے

اکبر کو خط مین فاطمہ صغرا نے یہ لکھا
بھائی نہ آپ آئے نہ مجھکو بلا چکے

اللہ ری حرا دل ذی حرمت حسین
حورونکو اشتیاق ہے جو جلد آ چکے

کہتے تھے لوگ آکے مبارک ہو ای امام
زین سے زمین پہ شاہ امم کو گرا چکے

چھڑکاؤ آنسوؤن سے ہوا شہ پہ فرض عین
اصغر سے تشنہ لب کی جو تربت بنا چکے

کہتی تھی یہ سکینہ کوئی تو مجھے بتائے
دریا پہ مشک لے کے چچا جان جا چکے

نظرون مین کیون نہی کر نہ تاریک ہو جہان
باد فنا جو شمع امامت بجھا چکے

اسوقت شہ نے ایک کو اذن وغا دیا
فوج عدو سے تیر ہزارون جب آ چکے

خیمہ جلا اسیر ہوئی بعد شاہ دین
کیا کیا ستم نہ حضرت عابد اٹھا چکے

اکبر کے غم میں شاہ نہ کیونکر ہوں بیقرار
پوچھو یہ داغ اُنسے جو صدمہ اُٹھا چکے

جاتے ہیں کربلا سے وطن پھر کے اہلبیت
دل کے چراغ شہ کی لحد پر جلا چکے

ہوگی اُسی کو قدر شہ مشرقین کی
سو کوہ غم جو ایک جگر پر اُٹھا چکے

اشعار ۱۵

فاخر غمِ حسینؑ میں یہ دیدۂ پرآب
فرد گنہ کی رو کے سیاہی ہٹا چکے

سلام

جب اُوج ماتم شہ والا میں پا چکے
آہ رسا سے عرش کا پایا ہلا چکے

ناوک عدو کی فوج سے پیہم جب آ چکے
حضرت بھی کچھ سمجھ کے پرِ دُنکو جما چکے

غل فوج میں ہوا کہ خبردار گھات سے
رخصت وغا کی حضرت عباس پا چکے

کھٹکے تھے اہل شہر مدینہ اُدھر گیا
شپیر کربلا سے معلّے بسا چکے

اُسوقت شاد شاد ہوئی دل سیاہ کے
پہلو کے بھل حسین کو جب دم گرا چکے

شوق جناں میں کہتی تھی انصار شاہ دین
یارب ہماری موت کہیں جلد آ چکے

اکسطرح فرس پہ تھے سرورِ زمان	برچھی لگی خدنگ پڑی تیغ کھا چکے
باجے بجائے فتح کے فوج یزید نے	گھوڑے سے جبکہ سبطِ نبی کو گرا چکے
صحرای کربلا نہ منور ہو کسطرح	رخ سی نقاب سید والا اُٹھا چکے
کہتے تھے شاہ صبر دی اسوقت ای کریم	جب نورِ عین سامنے آنکھیں پھرا چکے
دیکھی نگاہ بھر کے وہ ابروی حسین کے	منہ پر ہزار بار جو تلوار کھا چکے
دیکھیں اب اشک ماتم شبیر کیا کرین	داغ جگر تو ماہ مین دھبا لگا چکے
مدت کو بعد پائی ہی سایہ شہ نے قبر	ای کاش گردباد بھی گنبد بنا چکے
اوس پیر ناتوان کا نکیون بیٹھ جای دل	فرزند نوجوان کا جو لاشہ اُٹھا چکے

اشعار ۱۷	**فاخر** یہ سب مہارت ماہر کا فیض ہی اسطرح مین جو زور طبیعت دکھا چکے	سلام

آتے ہی کربلا مین یہ توقیر ہو گئی	جنت عطای شاہ سے جاگیر ہو گئی

جب ابروئے حسین کی تاثیر ہو گئی
ہر آہ جھک کے صورت شمشیر ہو گئی

جب ان کو یاد اصغر بے شیر ہو گئی
آہ جگر ہوائی پر تیر ہو گئی

ہوتے گنہ سی پاک نکو نکر ہون ہر سیہ
آب روان اشک سی تطہیر ہو گئی

در در پھرایا قید کیا چھین لی ردا
کیا کیا نہ اہلبیت کی توقیر ہو گئی

نقشہ فراق کا جو دکھایا حسین نے
زینب خموش صورت تصویر ہو گئی

شہ بولے جلد سب رفقا تو گذر گئے
لیکن ہماری موت مین تاخیر ہو گئی

صغرا یہ بولی سمجھونگی نسخہ شفا کا مین
حاصل جو شہ کے ہاتھ کی تحریر ہو گئی

اللہ رے شدت تپ سجاد ناتوان
برق جہندہ پاؤن کی زنجیر ہو گئی

دشت بلا مین سر تھا کبھی گہ تنور مین
فرزند فاطمہ کی یہ توقیر ہو گئی

صغرا یہ بولی مجھ کو کسی سے نہین گلا
اچھے ہین سب بری مری تقدیر ہو گئی

زخمی ہو قلب الفت ابروئے شاہ سے
دیکھو کمان بھی میرے لیے تیر ہو گئی

بڑا نتھا جو ضعف سے سجاد جھک گئے
زنجیر مثل طوق گلو گیر ہو گئی

کچھ یاد کر کے حُر نے یہ شبیر سے کہا
لِلّٰہ معاف کیجئے تقصیر ہو گئی

یہ خاک اُڑائی ہیں غم بوتراب میں
لایا بگرد صورت اکسیر ہو گئی

شہ نے کہا میں دے نہیں سکتا جواب کچھ
بیٹیا تر سے رسول کی تقریر ہو گئی

اشعار | ہر بیت مدح شاہ سے پایا جنان میں گھر
فاخر کے قسمتوں سے یہ تدبیر ہو گئی | سلام

قرآن کی طرح فرد بیان امام ہے
اسمیں نہ کوئی شک ہے نہ اسمیں کلام ہے

طرفہ یہ گردش فلک تیرہ فام ہے
یہ خواہر حسین ہے وہ بزم عام ہے

خیمہ میں شہ کے بعد جو انبوہ عام ہے
مضطر کمال زینب عالی مقام ہے

غش ہے سکینہ پیاس سے اصغر تمام ہے
برباد خاندان رسول انام ہے

جز حق کسی کے اور روا کیا ہو بندگی
سجدہ سوائے ذات الٰہی حرام ہے

آکر یہ شمر نے پسر سعد سے کہا — آخر ہین اب حسین یہ قصہ تمام ہے

آرام سے وہ قبر مین سوئیگا حشر تک — جو عاشق حسین علیہ السلام ہے

رفتار دیکھ دیکھ کے اسپ حسین کی — صرصر بھی کہتی ہے کہ عجب تیز گام ہے

کہتا تھا شمر دیکھ لو اے ساکنان شام — یہ خواہر حسین علیہ السلام ہے

نزدیک روے شاہ ہے کب زلف عنبرین — قدرت خدا کی صبح کے پہلو مین شام ہے

اُس قوم کے حسین ہین مہمان دشت مین — مشرب مین جنکے پانی پلانا حرام ہے

آئی ندا ے غیب کہ بس اب شہ لڑے حسین — یون ہی لڑیگا تو تو یہ امت تمام ہے

مشتاق دیدار شبیر کیون نہون — دل مائل زیارت بیت الحرام ہے

اور ونکی یاد دل سے نکال اے خدا پرست — خلوت سراے خاص مین کیون دخل عام ہے

کہتی تھی زلف شاہ یہ دست شمر مین — بیشک یزید حاکم اقلیم شام ہے

اشعار ۱۷	ہر بیت بیت خلد ہے مدح حسین مین	سلام

فاخرہ ترا اسلام بھی دار السلام ہے

سید انکو جب شبیہ رسول زمان چلے
بہنوں کا تھا یہ شور کہ بھیا کہاں چلے

یون یاد زلف شاہ مین اشک روان چلے
جسطرح سے کہ شب کو کوئی کاروان چلے

رخصت جو ہو کے بادشہ انس و جان چلے
سر کھولے اہلبیت رسول زمان چلے

دیکھے دھوان تو آنکھو سے اشک روان چلے
کیونکر نہو غبار جہان کاروان چلے

رن مین سموم چل گئی جب تیغ شاہ کی
سر اڑ کے تن سے صورت برگ خزان چلے

اکبر سنان جو کھا کے پکارے حسین کو
ہے ہے رسول کہکے امام زمان چلے

اوٹھی پسر کی لاش تو بانو یہ کہتی تھی
غربت مین ماں کو چھوڑ کے بیٹا کہاں چلے

اللہ رے ضعف حضرت سجاد ناتوان
گر گر کے مثل گرد رہ کاروان چلے

دانہ کیطرح کیون نہ زمانے مین ہین پسے
جب سر پہ آسیا کیطرح آسمان چلے

برچھی جو کھا کے سینے پہ گرنے لگا پسر
اک آہ کر کے زین سے امام زمان چلے

موقوف دل کی اک حرکت آہ پر نہین
کشتی بھی ہی محال کہ بے بادبان چلے

مرنے جو نور عین چلا شاہ نے کہا
بیٹا پدر کو چھوڑ کے تنہا کہان چلے

تڑپا جو قلب سینۂ اکبر کی یاد مین
اسطرح نکلے آہ کہ جیسے سنان چلے

آتا ہی ضعف حضرت سجاد زار یاد
گر گر کے کیون نہ مین پہ نہ ناتوان چلے

گھر بیٹھے یون سفر مین ہین صاحب تمام
جسطرح دہنمین کسی کے زبان چلے

اکبر کا جب عقاب اڑا رن مین غل ہوا
لو پھر فلک پہ آج رسول زمان چلے

اشعار ۳۰	فاخر کو یہ مزار مین یارب صدا سنا جلد اوٹھ پے جہاد امام زمان چلے	سلام

جوبن جو دکھائے سرزمین شاہ نے آکے
گھوڑا ابھی چلا تھو تھنی سینہ سی ملا کے

سر اڑتے تھے پتون کی طرح اہل جفا کے
تلوار تھی حضرت کی کہ جھونکے تھے ہوا کے

دھیان آگئی جب صورت محبوب خدا کے
کھانے لگے شہ برچھیان گردن کو جھکا کے

نیزے جو دو جگر مین برابر اوتر گئے
گھوڑے سے گرکے اکبر دلگیر مر گئے

بانو نے جب کہا علی اصغر کدھر گئے
فرمایا شہ نے گود مین باباکے مر گئے

کہتا تھا جبکہ صاف علم پشت شاہ مین
ٹوٹی کمر حسین کی عباس مر گئے

زینب سے شاہ کہتے تھے دیکھو یہ انقلاب
سب دوست دو پہر مین جہان سے گذر گئے

اللہ ری ضرب سیکڑون سر ہو گئے دو نیم
جس صف پہ شاہ کھینچ کے تیغ دو سر گئے

افسوس شمر نے نہ دیا ایک بوند بھی
شہ مانگتے ہی مانگتے ہی پانی گذر گئے

بعد فنا بھی شاق تھی فرقت جو شاہ کی
ہمراہ فرق شاہ رفیقون کے سر گئے

ہونے لگے سوار تو بولے یہ شاہ دین
تھا نور کاب باپ کی اکبر کدھر گئے

دیکھا علم جو خیمہ مین لاتے حسین کو
فضہ پکاری بی بیو عباس مر گئے

اکبر کو پوچھا مان نے تو شبیر نے کہا
برچھی جگر پہ کھا کے جہان سے گذر گئے

کہتی تھی مان یہ لاش پہ اکبر تباد تو
جنگل بسایا گھر مرا ویران کر گئے

خیمہ مین لاۓ مشک و علم جبکہ شاہ دین ۔ بولی سکینہ ہاے چچا جان مر گئے

اللہ رے صبر بانو نے کہا شکر کردگار ۔ جسدم سنا کہ عون و محمد گذر گئے

چھپتی حرم سے کیا خبر قتل شاہ دین ۔ باجے پکارتے تھے کہ شبیر مر گئے

اشعار ۔ گرمی روز حشر سے باک انکو کچھ نہین / فاخر غم حسین مین جو چشم تر گئے ۔ سلام

زینب نے دیکھی لاش جو اکبر سے ماہ کی ۔ خیمہ بھی اٹھکے رہگیا یون دلسے آہ کی

قسمت سے آگئی جو نظر زلف شاہ کی ۔ زنجیر بن گئی مرے پاۓ نگاہ کی

اکبر کے خط رخ کو مین دیکھا کرون نگون ۔ بڑھتی ہے رنگ سبز سے قوت نگاہ کی

عبرت کا ہے مقام زمانہ کا انقلاب ۔ دو روز تک بنی نہ لحد نمین شاہ کی

دو مثل ہین حسین تو تلوار لاجواب ۔ ہے اسمین تنگ اسمین جگہ اشتباہ کی

پانی کی طرح فرط خجالت سے بہ چلا ۔ آئینہ نے جو چہرہ شہ پر نگاہ کی

یون وہ جگر ساتھ چلا آہ رسا کے | جسطرح روان ابر ہو پیچھے کو ہوا کے

کہتے تھے علمدار یہ فوجونکو بھگا کے | لڑنا اسے کہتے ہین ہستی مین فنا کے

جلدی کی جو اک بات بہت لبین تھی بھی | دریا کو لیا شیر نے وہ ہاتھ لگا کے

تاخیر سے رخصت کی یہ عباس کا تھا حال | رہجاتے تھے ہر مرتبہ ہونٹونکو چبا کے

کیون صورت گل گوش بر آواز نہو ہم | تا نو ہمین ہے ہر رنگ مین بلبل کے نوا کے

ہوش اوڑنے لگے کانپ گیا لشکر ظلم | میدان مین شہ آئے جو گھوڑے کو اوڑا کے

کیون قلب مکدر کی نہ ٹکڑونکی کرون قبر | کہلاتی ہین صرّے یہی خاک شہدا کے

یون اوج کدورت کو ہوا آہ جگر سے | جسطرح کہ خاک اڑتی ہے جھونکو سے ہوا کے

شہ کہتے تھے اتنا تو بتا دو مجھے یارو | کیا تمکو ملیگا کسی بیکس کو ستا کے

پیدا ہوئی ہے خاک شفا خلق مین جبسی | اُسد نسی مسیحا بھی ہین محتاج دوا کے

اس آہ دل سوزدہ آفت سے نکل جلد | چلتے ہین رہ خوف مین پانونکو اٹھا کے

لطف آہ کا دیکھو دل پر داغ مین میرے | اترائی ہی کیون باد صبا باغمین لگے
یاد آتا ہی سجاد کا جب ضعف بکا مین | رہ جاتے ہین آنسو گہر رخسار پہ آکے
شبیر نہ کیونکر عرق شرم مین ہون تر | بیدم ہوا فرزند زبان خشک دکھا کے
یون مجمع احباب مین بیٹھے ہین شہ دین | ہین بیچ مین خود گرد ہین لاشے شہدا کے
گو صبر مین یکتا ہی زمانہ تھے شہ دین | دل بیٹھ گیا لاشہ فرزند اٹھا کے

اشعار

جو بزم غم شہ مین بکا کرتے ہین **فاخر**
وہ حق سے ادا ہوتے ہین محبوب خدا کے

سلام

رم آہوون کی طرح ستمگار کر گئے | عباس جسطرف صفت شیر نر گئے
کیا کیا نہ سنج شاہ امم پہ گذر گئے | بھائی جوان شہید ہوا لال مر گئے
قاسم کی مان یہ کہتی تھی بیٹا کدھر گئے | بدلے حنا کی ہاتھ ترے خون مین بھر گئے
مان کہتی تھی کہ جھولی کو ویران کر گئے | بستی مری اوجاڑ کے اصغر کدھر گئے

یون دو دو جگر ساتھ چلا آہ رسا کے / جسطرح روان ابر ہو جھونکونسی ہوا کے
کہتے تھے علمدار یہ فوجونکو بڑھا کے / لڑنا اسی کہتے ہین معنی ہین وغا کے
جلدی کی جو اک بات بہت دلمین ٹھنی تھی / دریا کو لیا شیر نے دو ہاتھ لگا کے
تاخیر سے رخصت کی یہ عباس کا تھا حال / رہجاتے تھے ہر مرتبہ ہونٹھونکو چبا کے
کیون صورت گل گوش بر آواز نہو بزم / نالو نہین ہمرنگ ہین بلبل کی نوا کے
ہوش اوڑنے لگے کانپ گیا لشکر اظلم / اسپید ا تمہین شہ آئے جو گھونگٹونکو اوڑھا کے
کیون قلب مکدر نہ کرے ٹکڑونکی کرون قیمہ / کہلاتی ہین حضرت یہی خاک شہدا کے
یون اوج کدورت کو ہوا آہ جگر سے / جسطرح کہ خاک اڑتی ہے جھونکونسی ہوا کے
شہ کہتے تھے اتنا تو بتا دو مجھے یارو / کیا تمکو ملیگا کسی بیکس کو ستا کے
پیدا ہوئی ہے خاک شفا خلق مین جبھی / اس در سے مسیحا بھی ہین محتاج دوا کے
اس آہ دل سوز و آفت سے نکل جلد / چلتے ہین رہ خوف مین پانونکو اٹھا کے

لطف آہ کا دیکھے دل پُر داغ مین میرے — اترائی ہے کیون باد صبا باغ مین لگ کے

یاد آتا ہے سجاد کا جب ضعف بکا مین — رہ جاتے ہین آنسو قمر رخسار پر آ کے

شبیر شہ کیونکر عرق شرم مین ہون تر — بیدم ہوا فرزند زبان خشک دکھا کے

یون مجمع احباب مین بیٹھے ہین شہ دین — ہین بیچ مین خود گرد ہین لاشے شہدا کے

گو صبر مین یکتا ہے زمانہ تھے شہ دین — دل بیٹھ گیا لاشۂ فرزند اٹھا کے

استغفار	جو بزم غم شہ مین بکا کرتے ہین **فاخر** وہ حق سے ادا ہوتے ہین محبوب خدا کے	سلام

رم آہوون کی طرح ستمگار کر گئے — عباس جس طرف صفت شیر نر گئے

کیا کیا نہ رنج شاہ امم پر گذر گئے — بھائی جوان شہید ہوا لال مر گئے

قاسم کی مان یہ کہتی تھی بیٹا کدھر گئے — بدلے حنا کی ہاتھ ترے خون مین بھر گئے

مان کہتی تھی کہ جھولے کو ویران کر گئے — بستی مری اوجاڑ کے اصغر کدھر گئے

نیزے جو دو جگر مین برابر اوتر گئے — گھوڑے سے گر کے اکبر دلگیر مر گئے

بانو نے جب کہا علی اصغر کدھر گئے — فرمایا شہ نے گود مین بابا کے مر گئے

کہتا تھا جبکہ صاف علم دشت شاہ مین — ٹوٹی کمر حسین کی عباس مر گئے

زینب سے شاہ کہتے تھے دیکھو یہ انقلاب — سب دوست دو پہر مین جہانسے گذر گئے

اللہ رے ضرب سیکڑون سر ہو گئے دو نیم — جس صف پہ شاہ کھینچ کے تیغ دو سر گئے

افسوس شمر نے نہ دیا ایک بوند بھی — شہ مانگتے ہی مانگتے ہی پانی گذر گئے

بعد فنا بھی شاق تھی فرقت جو شاہ کی — ہمراہ فرق شاہ رفیقون کے سر گئے

ہونے لگے سوار تو بولے یہ شاہ دین — تھامے رکاب باپ کی اکبر کدھر گئے

دیکھا علم جو خیمہ مین لاتے حسین کو — فضہ پکاری بی بی یہ عباس مر گئے

اکبر کو پوچھا ماں نے تو شبیر نے کہا — برچھی جگر پہ کھا کے جہان سے گذر گئے

کہتی تھی ماں یہ لاش پہ اکبر بتا دو تو — جنگل بسایا گھر مرا ویران کر گئے

خیمہ مین لائے مشک و علم جبکہ شاہ دین
بولی سکینہ ہاے چچا جان مر گئے

اللہ رے صبر مان نے کہا شکر کردگار
جسدم سنا کہ عون و محمد گذر گئے

چھپتی حرم سے کیا خبر قتل شاہ دین
باجی پکارتے تھی کہ شبیر مر گئے

اشعار

گرمی روز حشر سے باک انکو کچھ نہین
فاخر غم حسین مین جو چشم تر گئے

سلام

زینب نے دیکھی لاش جو اکبر سے ماہ کی
خیمہ بھی اٹھ کے رہ گیا یون دل سے آہ کی

قسمت سے آگئی جو نظر زلف شاہ کی
زنجیر بن گئی مرے پاے نگاہ کی

اکبر کے خط رخ کو مین دیکھا کرون نہ کیون
بڑھتی ہے رنگ سبز سے قوت نگاہ کی

حیرت کا ہے مقام زمانہ کا انقلاب
دو روز تک بنی نہ لحد زمین شاہ کی

بے مثل ہین حسین تو تلوار لاجواب
ہے اسمین شک نہ اسمین جگہ اشتباہ کی

پانی کی طرح فرط خجالت سے بہہ چلا
آئینہ نے جو چہرہ شہ پہ نگاہ کی

قربان سرعت فرس خاص شاہ دین
پائی ہوا نے بھی نہ کبھی گرد راہ کی

بانو یہ بین کرتی تھی اصغر کی لاش پر
جنگل بسا دیا مری بستی تباہ کی

منظور ہو جو وصف خط روی شہ کی مشق
وصلی بناؤں میں ورق مہر و ماہ کی

ادنا بھی رنج تھا ہو نازک مزاج کو
آندھی ہی بوی گل کو ہوا برگ کاہ کی

کہتی تھی خون میں ڈوبکی اعدا کہ بس حسینؑ
لشکر کے آب تیغ نی کشتی تباہ کی

اعلی کا عیب بھی ہی تو ہی ساتھ حسین کے
بڑھتی ہی زینت اور بھی سر کلاہ کی

قد خمیدہ سی مری تو خوف کر فلک
ہاتھ آگئی ہی مجکو کمان تیر آہ کی

تھنڈا ہوا علم ہوا لب دریا جو شاہ کا
بیساختہ حسینؑ نے اک سرد آہ کی

اشعار ۱۵	فاخر کو روز حشر بچانا جہنم سے یارب تجھے قسم ہی رسالت پناہ کی	سلام

رخصت جو نور عین نے لی رزمگاہ کی
کچھ سوچ کر امام دو عالم نے آہ کی

باقی دو چند دشت مین کثرت سپاہ کی
جب دور سی بیون نی صفوف پر نگاہ کی

اندری جنگ بادشہ دین پناہ کی
تھرا رہی تھی ڈر سی زمین رزمگاہ کی

قربان آبداری تیغ امام دین
خشکی مین فوج شام کی کشتی تباہ کی

تھمنے سے اشک غم کی نکیونکر ہلاک ہون
باران کا قحط موت ہی مردم گیاہ کی

آیا سبکروی سی جدھر اسپ شاہ دین
نقش قدم بتانہ اوڑی گرد راہ کی

ہل ہن مبارز کا اٹھا غل جو فوج مین
اکبر نے بڑھ کی جانب حضرت نگاہ کی

آتا نہین نظر جو خط روی شاہ دین
عینک لگا کے پیر فلک مہر و ماہ کی

تربت مین بھی کدورت دل انپہ ساتھ ہے
گھر تک لگا کی لائے ہین ہم گرد راہ کی

اوڑنا یہ بے سبب نہین اسپ حسین کا
صحرا مین آگئی کوئی پتی گیاہ کی

بولا عمر سی پیک مبارک ہوا نبی آہ
حالت ہی غیر سبط رسالت پناہ کی

مثل زرہ جو تیر و نسی تن شہ کا چھن گیا
تھرا گئی ضریح رسالت پناہ کی

آخر رہ صواب پہ جب دم نہ اہل شر — قبضہ پہ ذوالفقار کے شہ نے نگاہ کی

آواز آرہی تھی یہ قرنا سے دشت مین — دم مین کٹے گی آل رسالت پناہ کی

خنجر سے حلق شاہ جو ہونے لگا جدا — آواز آئی اشہد ان لا الہ کی

اشعار

فاخر ہر ایک آہ سے آتی ہے یہ صدا
اشکون سے فرد ہو گئی تیز نگاہ کی

سلام

چارون طرف سے وار جو تیغون کے چل گئے — شبیر ڈگمگا کے فرس پر سنبھل گئے

عاشور کو شجر بھی نہ صحرا کے جل گئے — حدت سے آفتاب کے پتھر پگھل گئے

اعدا کو منہ سے حرف کچھ اپنے نکل گئے — عباس نامدار کے تیور بدل گئے

لاکھون جو ایکبار بڑھے کارزار کو — تلوار لے کے میان سے حضرت سنبھل گئے

لکھا جو حال گرمی عاشور کا کلک نے — کاغذ پہ ہر الف صفت شمع جل گئے

پہونچا فلک کو توڑ کے عرش الہ تک — منہ سے جو شہ کے جنگ مین نعرے نکل گئے

دریای خون یہ بار ظفر پہ تھا تیغ شاہ کا | تہ بہ کی سر حباب سی بالای تل گئے
کانٹی جو پای لالہ رخونکی زبان مین | دریا لہو کے دیدۂ شہ سی ابل گیے
رد کا کبھی مژہ نی جو جوش خروشمین | طفل اشک ماتم شہ دین کے مچل گئے
چمکے جو ذرہ ہاے بیابان کربلا | نار حسد سے مہر و مہ و نجم جل گیے
دیکھا جو زہر آب سی شمشیر شاہ کو | تنکے کی طرح موذیونکی بل نکل گئے
گر اشک گرم بھی مرا شامل ہوا اگر | حدت سی خار ماہی دریا بھی گل گئے
دلمین پڑے ہین داغ غم شاہ شیب مین | دن سی چراغ آج مری گھر مین جل گئے
انصار شہ کی کیا ہون وفاداریان بیان | رکھا سرونکو پاؤنپہ اور دم نکل گئے

اشعار ١١ — سلام

فاخر پل صراط پہ کانپے تو تھے قدم
منھ سے لیا جو نام علی کا سنبھل گئے

مردی تڑپ کے قبر کے باہر نکل گئے | صحرای کربلا مین جو لاشے مچل گئے

ہنگام صبح تیر جو لشکر سی چل گئے / تلوارین لیکے میانسی غازی سنبھل گئے

سن سی جو تیر پاس سی شہ کی نکل گئی / آیا جلال آپ کو تیور بدل گئے

آیا سپاہ شام سی جو بہر کارزار / عباس نامدار کے تیور بدل گئے

فرماتے تھے حسین کہ اکبر کہو تو کچھ / کیونکر جگر کو توڑ کے ناوک نکل گیے

دل کو غم حسین حسن مین ہوا یہ جوش / بھرین دونون آنکھونسی مینہ اُبل گئے

مہلت نہ اتنی تھی کہ جو پھینکین نکالکے / چبھ چبھ کی خار پانو مین عابد کی گل گئی

کیونکر نہون ڈھلی ہوئی سانچی کی میری شعر / مضمون تمام نظم کے قالب مین ڈھلگئی

کھینچی جو یاد گیسوی سرور مین آہ گرم / سب استخوان تن صفت شمع جل گئے

دیکھا ہنر برائی جو پانی سی بھر کی مشک / آغوش اہلبیت مین بچے مچل گئے

گھبراکی بی بیون نی رکھی ہاتھ قلب پر / آواز کوس دف سی جو بجی دہل گئے

ضرغام حق کا لال جو گونجا کچھار مین / صحرا سی دب کی شیر نیستان نکل گئے

حیران ہون آسمانین کیون لگ گئی آگ
جسم خدا کی نور کی آتش سی جل گئے

نکلا بخار یگ گرم یہ دم جو شباب مین
نیزی پہ بھی نہ گیسوی اکبر کو بل گئے

اشعار ۱۵

فاخر یہ فیض مصحف زہرا کا ہی تمام
شعر فصیح منہ سی جو میرے نکل گئے

سلام

شیعین انصار ہین بیدا نہین کھاتی جاتے
لاشی مقتل سی ہین شبیر اوٹھاتی جاتی

غم شبیر کے داغون کی نہ کیون قدر کرین
داغ سینے مین مری ہین یہ لگاتی جاتی

تربت شہ سی اُٹھو سب تو یہ عابد نی کہا
ٹکری دامان گریبان کی چھڑاتی جاتے

وقت مولود دم نزع جو اکسان ہوتے
روتی پھر کیون جہان مین بشر آتے جاتے

حال لشکر کا یہ ہی ضرب شہ دین سی تباہ
چادرین بہر امان سب ہین ہلاتے جاتے

دوست گذری جو لحد پر سی تو آئی یہ صدا
فاتحہ کو تو ذرا ہاتھ اُٹھاتی جاتے

لاش و دُولسی ہی بے غسل و کفن مقتل مین
مر کے بھی ظلم ہین شبیر اُٹھاتی جاتی

شور تھا کہتی ہین کیا قلب پہ فیقان حسین
زخم سید الشہدا ہین سہ کے ہین کھاتی جاتے

مرنے اکبر جو چلے رو کی یہ بانو نے کہا
انکی تربت تو مرے جان بناتے جاتے

لاشۂ شہ سے صدا آتی تھی ہر وارد کو
پانی ممکن ہو جو تمکو تو پلاتے جاتے

فوج پر جاتے ہین اسطرح پئے جنگ حسین
آستین مثل یداللہ ہین چڑھاتی جاتی

آب ہین خنجر براں جو غضب کے ہین ادھر
تشنہ کامونکی ہین وہ پیاس بجھاتی جاتے

قاتلونکو جو ملک پوچھتے ہین محشر مین
نام اک اک کا ہین شبیر بتاتی جاتے

زخمین لاشے شہدا کی جو پڑے ہین ہر سو
پاس سے دیکھتے ہین شہ ادھر آتی جاتے

اشعار ۱۵	قافلہ لیکے جاتے ہین تیز اے فاخر راہ مین پاؤن ہین سجاد بڑھاتے جاتے	سلام

شرع مین اشک غم شہ جو بہاتی جاتے
کرتے طوفان بپا خلق سے جاتی جاتی

ایک سبیت مین تو تھا فیصلہ کشتی تھا شہ
آپ شبیر کہ کھڑے ہین بڑھاتے جاتے

صبح سے شغل یہی شاہ کو ہی سید نمین — قلب پہ داغ ہین اک اک کی اٹھاتے جاتے

پیاس نے اگ لگائی تھی جو سینہ مین فرنج — پانی پانی کیا شبیر نے جاتے جاتے

تیغ مین دیکھ کی عباس کو اعدا نے کہا — تھوڑا پانی تو سکینہ کو پلاتے جاتے

بارش تیر دوبارہ جو ہی شہ پہ منظور — چلے اُترے ہوے اعدا نہین چڑھاتی جاتے

رنکو اکبر جو چلے دوڑ کی زینب نے کہا — صورت اک بار مجھے اور دکھاتے جاتے

خیمہ شہ کی طرف آجو نکلتے ہین عدو — پانی ہنس ہنس کے ہین بچو نکو دکھاتے جاتے

برچھی کھا کر جو گرا لال تو شہ نے یہ کہا — باپ کی لاش تو کاندھے پہ اُٹھاتے جاتے

بعد خیمہ کو جلے کیون نہ نبی کی اولاد — اگ مین آگ ہین غدار لگاتے جاتے

سُم رہوار شہ دین سے جو اُڑتی ہین شرر — آگ صحرا مین وہ کوسون ہین لگاتی جاتے

قبلہ و سجدہ حق ہین جو پڑے ہین شبیر — وار تیغونکی ستمگر ہین لگاتے جاتے

قبضہ تیغونکی نہ مرکر بھی چھٹے ہاتھونسی — نمازیون کو وہی تیور رہے جاتے جاتے

تھی یہ عباس کی ادنی سی عبث سجاد و مرخ جنگ	قتل و دس ہیں کیے شبیر نے جاتے جاتے

اشعار ۱۲

نالے جو ماتم سرور میں کیے ہیں فاخر

ایک عالم کو وہ سر پیٹ اٹھاتے جاتے

سلام

دیکھیں اگر غدار شہ بحر و بر کبھی
فق روی ماہ ہو کبھی روی سحر کبھی

شہ کہتے تھے وہ صبر دے مجکو تو اے کریم
زخمی ہو دل مرا تو نہ تڑپے جگر کبھی

منظور عاصیوں کی نہوتی اگر نجات
پھرتی نہ اہلبیت نبی در بدر کبھی

کیا ذو الجناح شاہ کا اوصاف ہوں رقم
صرصر کبھی ہے برق کبھی ہے شرر کبھی

شبیر کیوں نہ قدر کرے ذو الفقار کی
خنجر کبھی ہے تیغ کبھی ہے سپر کبھی

ادنی سا تھا یہ شوق شہادت حسینؑ کو
لڑنے میں بھی نہ آنچ سے روکی سپر کبھی

قاتل سپاہ کی ہے تو حافظ ہے شاہ کی
ہے ذو الفقار تیغ کبھی اور سپر کبھی

چاروں طرف سے تیر جو بڑہتے ہیں مشک پر
پھر پڑتے ہیں ادہر کبھی عباس ادہر کبھی

سنتے اذان اکبر یوسف جمال اگر
زینب کا دھیان شہ کو جو آیا دم اخیر
ہوتا تھا غل درود کا فوج یزید مین
منقار پھر نہ کھولتے مرغ سحر کبھی
کروٹ ادھر تڑپ کے کبھی لی ادھر کبھی
آجاتی تھی شبیہ نبی گر نظر کبھی

اشعار ۱۵

فاخر نہ صبر کرتے اگر عابد حزین
کھاتا نہ اہلبیت کا بلوے مین سر کبھی

سلام

روشن تھا چشم قاسم گردون وقار سے ۔ بجلی گری گی سر پہ دنبالہ دار سے
گرزہ و سنان و تیر و تبر جبکہ چل گئے ۔ تیورا کے شہ زمین پہ گری راہوار سے
کیونکر نہ فوج شام کی کشتی تباہ ہو ۔ طوفان اٹھا ہے آب دم ذوالفقار سے
تیغ علی کی ہمت مین ساری کٹی ہے عمر ۔ بیڑا ہوا ہے پار مرا ذوالفقار سے
کھینچی جو آہ ماتم شبیر مین بعد مرگ ۔ آندھی زمردی اٹھی اپنے مزار سے
شہ کہتے تھے شمر سے یون ذبح کر مجھے ۔ نکلے لہو کی دھار تو خنجر کی دھار سے

بولی بنی یہ چوم کے حلق حسین کو
کٹ جائیگا گلا بھی خنجر کی دھار سے

جب یاد آئی عارض گلرنگ شہ مجھے
پہونچا چمن مین پہلے نسیم بہار سے

مرقد مین آئے آپ تو جان آئی یا علی
فصل خزان بدل گئی فصل بہار سے

کوسون نہین ہے فوج کا سید النبین نشان
خاک اڑ رہی ہے آب دم ذوالفقار سے

حکم جہاد پھر نہ قیامت تلک ہوا
سکہ بٹھایا شاہ نے یون ذوالفقار سے

کس دن بکھیا حسین کو منظور جب ہوا
قبضہ ہلا ہوا تھا سر ذوالفقار سے

السد رہی روانی شمشیر شاہ دین
اک ہاتھ بڑھ سکا نہ فرس ذوالفقار سے

مایوس ہو کے بیٹھ گئے عابد حزین
دیوار آ گئے اٹھ گئی جب جا غبار سے

فاخر دل دو نیم کی کیونکر کرون قدر
ملتی ہے شکل اسکی ذرا ذوالفقار سے

چھٹتا نیام زمین کیون ذوالفقار سے
گھر دور تھا حسین غریب الدیار سے

تو اسقدر نکلتی تھی اوس آبدار سے — اب سنان بلند نہ تھا ذوالفقار سے
رخصت جو ہوکے انکو چلے شاہ مشرقین — لپٹی سکینہ جھک کے سُم راہوار سے
انکو چلے ہیں لاکھوں میں تنہا جو شاہ دین — کچھ کہہ رہی ہے نسبت علی راہوار سے
اشکوں نے ڈھل کے چشم سے عابد کو دی خبر — نکلے رکاب پا ہے شہ ذی وقار سے
دونا فروغ خانہ آل نبی ہوا — اس گھر میں جب چراغ جلا ذوالفقار سے
ہوتا اگر شریک نہ زور ید الہی — کٹتے نہ جبرئیل کے پر ذوالفقار سے
ہر زخم تن میں تھا لب معشوق کا جواب — زخموں پہ منہ کو رکھتی تھی سوفار پیار سے
کیوں چرخ اوسپہ پرش باران تیر — جسکو بچا ہیں فاطمہ منہ کی پھوہار سے
قبضے سے قتل کرتی تھی جن کو امام حسین — سوت انکی تھی ستارہ دنبالہ دار سے
تھی غسل مستحب پہ یہ مائل رفیق شاہ — تیغیں بھی انکو کم تھیں نہ پانی کی دھار سے
صانع نے یہ زبانوں میں اسکو رکھی تھی تاب — ہر شے دو نیم ہو گئی اک ذوالفقار سے

کیون نہ میدم شہ نسی روا نہ ہون قاتلو — راہ عدم ملی ہوئی ہے ذوالفقار سی
سید انمین چل سکو جو نہ ہمراہ وقت جنگ — کٹ کٹ گئی ہے ابھی دم ذوالفقار سی
ماہی سی پوچھی برش تیغ مرتضیٰ — ابتک کٹا ہوا ہی گلا ذوالفقار سی

اشعار ۲۲

مدفن ہو کربلائے معلیٰ کی خاک پر
فاخر کی التجا ہے یہ پروردگار سی

سلام

تلواریں یون ہیں شاہ پہ بد خو لیے ہوئے — مردم پہ جیسی تیغ ہیں ابرو لیے ہوئے
محشر میں ڈر ہو آتش دوزخ کا کیا مجھے — شیشو نمیں ہیں ملک مری آنسو لیے ہوئے
اللہ ری پیاس منہ کی قرین طفل شاہ دین — آنسو کی ہیں امید پہ چلو لیے ہوئے
اتو مل دیکھ زور مری اشک چشم کا — جاتے ہیں خلد میں مجھے آنسو لیے ہوئے
کیون شل آفتاب نہ کانپے تن حسین — آتے ہیں لاش اکبر مہرو لیے ہوئے
پیاسی لبان موج نہ کسطرح جا پڑیں — تیغیں ہیں آبدار جفا جو لیے ہوئے

تڑپا پسر جو خاک پہ حضرت نے یہ کہا
ہٹیا قرار و صبر کا پہلو لیے ہوئے

پھر نثار گیسوے عنبر فشان شاہ
پھرتے ہین نافہ دشت مین آہو لیے ہوئے

ترچھا تھا ہاتھ جب سر دشمن پہ شاہ کا
غل تھا یہ تیغ جائیگی پہلو لیے ہوئے

نکلے ہین روز شب جو عمل اہل جرم کے
گردون ہی مہر و مہ کی ترازو لیے ہوئے

رخسار شہ کے پاس کب آنسو ہی جلوہ گر
پہلو مین آفتاب ہی جگنو لیے ہوئے

کرتے ہین وار فوج پہ اوچھے امام دین
آیا ہی غیظ رحم کا پہلو لیے ہوئے

بدلین جو کروٹین تو یہ بیٹی سے بولے شاہ
تڑپو مگر قرار کا پہلو لیے ہوئے

محشر مین فاطمہ پے فریاد پیش حق
آتے ہین فرق سید خوشخو لیے ہوئے

جب محو یاد چشم شہ دین مین ہین ہوا
پہونچے مجھے تتار مین آہو لیے ہوئے

غل تھا سوار دوش نبی ہی وہی جو کے
جاے مہار ہاتھ مین گیسو لیے ہوئے

شہ یون چلے ہین قوت بازو کی لاشہ پر
بیٹا جوان ہی ہاتھ مین بازو لیے ہوئے

جاتے ہیں کس ہراس میں بہر تلاش آپ — اصغر کو گود میں شہ خوشبو لیے ہوئے

تھا بسکہ تار خانہ زندان اہلبیت — پہونچی چراغ ہاتھ میں جگنو لیے ہوئے

حر کربلا میں شہ کو جو لایا تو غل ہوا — آتا ہی دیکھو شیر کو آہو لیے ہوئے

وہ تیرہ بخت ہوں کہ لحد پہ مرے کبھی — آیا نہ کوئی طفل بھی جگنو لیے ہوئے

عہد طفولیت میں جو مچلیں ہیں شاہ دیں — آتا ہی گرگ بچہ آہو لیے ہوئے

زلف دراز شہ کے قریں کب عذار ہے — ظلمت بڑھی ہی نور کا پہلو لیے ہوئے

اشعار ۱۵

فاخر کو یاد گیسوے شہ تھی تو خود نسیم
آئی ہی بوے نافہ آہو لیے ہوئے

سلام ۱۰

شانے کٹا کر جو نہ دریا پہ شہادت ہوتی — لیتے نہ پھر جرأت عباس کی شہرت ہوتی

پھر نہ دی تیر کی پیکاں نے شہادت ہوتی — حرملہ کے جو ذرا دل میں مروت ہوتی

بعد شہ کہتی تھی عابد کو جو دیتا نہ وہ صبر — زندگی کی مری پھر کونسی صورت ہوتی

ہجر میں یوسف ثانی کے جو روتی شبیر
مثل یعقوب نہ آنکھوں میں بصارت ہوتی

شست شو کرتا نہ گر اشک غم سرور سے
صورت آئینہ دلمیں نہ کدورت ہوتی

شاہ کہتے تھے کہ ہوتی جو سفر میں صغرا
رنج پہ رنج اذیت پہ اذیت ہوتی

حر نے بھائی سے کہا دیتا نہ گر شاہ کا ساتھ
حشر میں حیدر صفدر سے ندامت ہوتی

گھر میں فاطمہ کے گرچہ سمجھتے اعدا
خیمہ دریا سے اٹھانے میں نہ حجت ہوتی

فوج غدار سے کیوں آتا شہ دین کی طرف
حر غازی کو اگر خواہش دولت ہوتی

پانی لڑ بھڑ کے ہر ایک نہر سے جا کر پیتا
تشنہ کامونکو اگر آب پہ رغبت ہوتی

یہ بھی تو ماں کی جگہ انکو سمجھتے تھے سدا
کیوں نہ شبیر سے زینب کو محبت ہوتی

ہوتا محشور نہ گر قامت بے سر شہ کا
کسطرح پھر نہ قیامت میں قیامت ہوتی

یہ لہو چادر تطہیر نے پردہ رکھا
سر کھلے ہوتی جو کبرا تو قیامت ہوتی

شہ کا ماتم جو بپا کرتے جن و انس و ملک
کہیں شیون کہیں نالہ کہیں رقت ہوتی

سلام	شبیر کے شبیر ہی ہوتے ہیں جہاں میں فاخر کیوں نہ عباس میں حیدر کی شجاعت ہوتی	اشعار ۱۹

پیاسے ہیں نزع میں شہ والا کے سامنے
بیمار جاں بلب ہیں مسیحا کے سامنے

سر سبز ہو فوج کیا شہ والا کے سامنے
ادنیٰ کی کیا بساط ہے اعلیٰ کے سامنے

عباس کا ہو گھاٹ پہ قبضہ نہ کس طرح
گرمی میں شیر رہتے ہیں دریا کے سامنے

اک شور تھا کہ گھاٹ سے ہشیار غافلو
آتا ہے شیر پیاس میں دریا کے سامنے

اے چرخ جو ہو مالک کوثر جہان میں
ریتی پہ اسکے خیمے ہوں دریا کے سامنے

یوں پیش اہل مایہ ہیں کم مایہ ہیچ و پوچ
جو آبرو ہے چاہ کی دریا کے سامنے

اشکوں کے آگے قدر ہو گوہر کی کس طرح
قطرے کی آبرو نہیں دریا کے سامنے

یوں لڑ رہا ہے ضیغم ضرغام ذوالجلال
ندی رواں ہے خون کی دریا کے سامنے

اللہ رے صبر آہ بھی کھینچی نہ شاہ نے
بیٹا جوان مر گیا بابا کے سامنے

گھوڑونکا اوج سامنی کیا ذوالجناح کے
پرواز کیا عقاب کی عنقا کی سامنی

یون سر جھکائی حر تھا حضور امام دین
جیسے کوئی غلام ہو آقا کی سامنی

کی آہ بھی نہ شرم وحیا سی پکار کے
قاسم کا دم نکل گیا کبرا کے سامنی

ای خضر ہو نصیب زیارت جو طوس کی
آنکھین بچھاؤن نقش کف پا کی سامنی

کیون آگ دست شہ کی نہو مہر کی فروغ
گل ہر چراغ ہی ید بیضا کی سامنی

دیکھا جو ذبح ہوتی ہوئی زمین شاہ کو
حورین تڑپ کر رہ گئین زہرا کی سامنی

کہون ملک شہ نے ریش مبارک پہ یہ کہا
جاؤنگا حشر مین یونہین نانا کی سامنی

بند آنکھین کرلین شاہ نی غربت سی بر سر تیغ
زینب جو آئین لشکر اعدا کی سامنی

غربت مین جبکہ یادشہ بحر و بر ہوئی
دریا بہائے آنکھون سی صحرا کی سامنی

اشعار ۲۳

فاخر تو کیون حضور ہی مولا سی دور ہی
خادم کو چاہیے رہی آقا کے سامنی

سلام

کر کے کب چرخ سے گھلکر ہوا اولا پانی
وائے تقدیر مری ہو گیا دانا پانی

پیے قبر علی اصغر جو نہ پایا پانی
آنسوؤں کا شہ ذیجاہ نے چھڑکا پانی

مرتے دم تک تو نہ یون سامنے آیا پانی
ہان مگر تیغ کا شبیر نے پایا پانی

یاد کچھ کر کے لگے رونے مثال یعقوب
بعد شہ سامنے عابد کے جب آیا پانی

کب رہ شام مین ہے جوش بکا عابد کو
پڑتا آتا ہے غضب کا سوے صحرا پانی

عطش شہ کا بر و بحر مین ماتم ہے بپا
سر کو ٹکراے نکیون کر لب دریا پانی

مر گیے پیاسے تڑپکر لب دریا لیکن
آنکھ اوٹھا کر بھی نہ عباس نے دیکھا پانی

دامن کوہ مین شرما کے چھپے ابر مطیر
چشم تر آج غم شہ مین وہ برسا پانی

پسر سعد یہ کہتا تھا شہ عالم سے
بند مین نے کیا کب آپ پہ دانا پانی

اسمین تقصیر مری کیا ہے یہ فرمائے شاہ
خود ہی تقدیر مین تھی آپ کے اندا پانی

شہ نے فرمایا کہ کیا بکتا ہے چپ ہو مردود
پیاس مین بھی تو نہ مین نے کبھی مانگا پانی

اُسکی تائید سی اتنی ابھی قوت ہی مجھے ۔ خاک سی بھی جو مین چاہون تو ہو پیدا پانی

رن مین جسنی سپہ شام کا بیڑا ڈوبا ۔ ابر شمشیر شہ دین سی وہ برسا پانی

گھاٹ پر آکے جو گونجا اسد بیشۂ حق ۔ فوج کے ہو گئی زہرے لب دریا پانی

ذبح ہوتی ہین جو پیاسی شہ دین گرمی مین ۔ حوض کوثر سی علی لائے ہین ٹھنڈھا پانی

آب ہو جاتا ہی دنیا مین غم شاہ سی سنگ ۔ گر کے کسطرح زمین پر نہو اولا پانی

سوختہ ہو گیا دل آتش غم سے شاید ۔ بہہ رہا ہی مری آنکھونسی جو گلا پانی

حلق خشکیدہ ہوا تیغ سے پیاسو کا جدا ۔ مرتے دم تک بھی نہ شبیر نے پایا پانی

اشک آنکھونسے نکلتے ہین جو مثل لخت جگر ۔ ڈال دیتا ہی مرے چہرے پہ چھالا پانی

بخت یثرب سی سو شاہ حرم کو لایا ۔ سچ ہی انسان کو پھر پھرتا ہی دانا پانی

گرم آہین جو غم شہ مین علی نی کھینچین ۔ حوض کوثر کا لگا کھولنے ٹھنڈھا پانی

چلتی چلتی جو رکا گردن شہ پر خنجر ۔ حلق مین فاطمہ بیمار کے اٹکا پانی

اشعار ۲۱	خوب دعوت ہوئی شبیر کی رن مین فاخر دم شمشیر کا پیاسے کو پلایا پانی	سلام

کب ہین حسین لاشۂ اصغر لیے ہوئے
گودی مین آفتاب ہی اختر لیے ہوئے

شبیر کب ہین تیغ دو پیکر لیے ہوئے
امت کی ہین نجات کا دفتر لیے ہوئے

کھو دی اجل نے سینۂ داغی سے داغ دل
گلچین چلا چمن سے گل تر لیے ہوئے

بولی سکینہ آگئی یا شاہ مشرقین
جاتا ہے شمر کان سے گوہر لیے ہوئے

ہین قبلہ رو تو سجدۂ حق مین امام دین
آتا ہے شمر ہاتھ مین خنجر لیے ہوئے

قاسم نے گر کے زین سے جو حضرت کو دی صدا
جھپٹے حسین تیغ دو پیکر لیے ہوئے

فضہ نے بڑھ کر رانڈونکو خیمہ مین دی صدا
آتے ہین شاہ لاشۂ اکبر لیے ہوئے

پیاسے جو تین روز کے ہوتے ہین شاہ قتل
ہین جام آب ساقی کوثر لیے ہوئے

زینب نے قتل گاہ مین دیکھا یہ جا کے حال
خولی ہے ہاتھ مین سر سرور لیے ہوئے

رونے کا کیون نہ عرصۂ محشر مین شور ہو — آتی ہین ہاتھ مین شہ دین سر لیے ہوئے

کیون کربلا سے شام کو جائین نہ اہلبیت — پھرتا ہے آدمی کو مقدر لیے ہوئے

آنسو تھمے حسین کی آنکھون مین یہ نہین — دیکھو صدف ہے نذر کو گوہر لیے ہوئے

کیونکر نہ چین حر کو ہو ہنگام احتضار — زانو پہ سر ہین سبط پیمبر لیے ہوئے

زینب نقاب اشک سے کیونکر نہ منھ چھپائین — جاتا ہے شمر لوٹ کے چادر لیے ہوئے

عباس کب ہین تیغ لیے پیش شاہ دین — آئینہ ہاتھ مین ہے سکندر لیے ہوئے

زہرا کے لعل کے لیے میدان ظلم مین — سنگین دل آئے گود مین پتھر لیے ہوئے

صغرا کا کیون نہ طائر دل ساتھ ساتھ ہو — جاتا ہے خط شوق کبوتر لیے ہوئے

عباس کب دبائے ہین دانتون مین مشک کو — آہو ہے منھ مین شیر غضنفر لیے ہوئے

تیزی جو کی عقاب نے عباس نے کہا — گھوڑے کی باگ اے علی اکبر لیے ہوئے

دیکھا جو راہ شام مین رانڈونکو ننگے سر — دوڑی ہوا غبار کی چادر لیے ہوئے

سلام	ماہ عزا فلک پہ ہوا خنجر کف عیاں ہے آسمان ہلال کا خنجر لیے ہوئے	اشعار

کیا میری گنہ رحمت غفار کے آگے
کچھ مال نہیں جنس خریدار کے آگے

لڑنے کوئی آیا نہ علمدار کے آگے
تلوار کھنچی گھاٹ پہ تلوار کے آگے

تالاب نہیں دیدۂ گریاں کے مقابل
قلزم یہ ہے کیا قلزم ذخار کے آگے

کیا سامنے حیدر کے ہو اور دنی کی حقیقت
بوجہل ہے کیا احمد مختار کے آگے

چھپنے لگے ڈر ڈر کے یتیمان شہیدین
خیمہ میں عدو آئے جو بیمار کے آگے

شہ کہتے تھے خون چہرے پہ بے شیر کا مل کر
جاؤنگا یونہیں احمد مختار کے آگے

عباس اٹھے تول کے شمشیر دو دم کو
جب تیر گرے سید ابرار کے آگے

کیا آنکھ ملائے رخ نورانی شہ سے
خورشید ہے ذرہ مہ رخسار کے آگے

تھی قیدیوں کو دیکھنے کی شام میں شہرت
اک سیر تھی یہ مردم بازار کے آگے

کیونکر قدم شاہ پہ مرجاتے نہ عباس / کیا بات ہے جان دینا وفادار کو آگے
ہے دو نظر امت عاصی کی شفاعت / شہ سینہ سپر کیوں نہوں تلوار کے آگے
کس طرح سے کچھ آنچ بھلا اسکی اٹھائے / خود سوختہ دل ڈھال ہے تلوار کے آگے
وہ آتش سوزانی ہے کہ میدان غائب / اک گام بڑھا اسپ شہ تلوار کے آگے
کیوں بھاگیں نہ بھی جان نہ کچھ تیغ علی / جبریل چلے چھپے جوہر ن تلوار کے آگے
کب قطرے پسینے کے یہ ہیں گیسوئے شہ پاک / چھلکے ہوئے تارے ہیں شب تار کے آگے
ہنگام سواری تو کوئی تھا نہ جلو میں / ہاں بیکسی اک تھی شہ ابرار کے آگے
مرجھا گیا اک پھول کا گل نخل ستم سے / اس پھول پہ آئی تھی خزاں خار کے آگے
[illegible] / نیزوں ہی رہا آہ تو تار کے آگے
عباس کی حملوں سے نہ کیوں بھاگتے اعدا / فرار تھے ہیں کہیں کرار کے آگے

کس طرح جھکیں تجھ سے ورائے گو نہ سرکش

خم ہے سر فاطمہ شہ ابرار کے آگے

کٹ گئے جہاں میں اُٹھیں شاہ کی تلوار کے آگے
چھائی تھی گھٹا برق شرربار کے آگے

دلدل کا یہ فوجوں سے تھا کاوش میں اشارہ
اک نقطہ میں سب گردش پرکار کے آگے

رہتا نہ اسلام اگر تیغ علی سے
پھر سبحہ نہ چھوتا کوئی زنار کے آگے

زندان میں جو ہند آنے لگے دید کی خاطر
پھر بیٹھے حرم شرم سے دیوار کے آگے

ہو آبرو اشکوں کی مری آنکھوں کی کیونکر
کیا قدر گہر مردم بازار کے آگے

استادہ رہی روانی فرس سرور دین کی
سایہ بھی نہ دیکھا کبھی رہوار کے آگے

شہ کہتے تھے سب بالکی نہ گر مجھ سے لڑینگے
تلوار نہ کھینچونگا مین دوچار کے آگے

اکبر کا فن کب رخ رنگین قرین ہے
اک سیب نشان ہے گل رخسار کے آگے

یون دل کو مری داغ غم شاہ ہے مرغوب
جس طرح سے ہون گل بلبل گلزار کے آگے

ہو جاتا اگر کاکل اکبر کا اشارا
بڑھ جاتا فرس سرحد تاتار کے آگے

کس طرح سے کھٹکے نہ پلک آنکھوں مین میرے
لب آبروی آبلہ ہی خار کے آگے

معراج کا رتبہ جو ملا دوش نبی پر
اصنام گرے حیدر کرار کے آگے

زندان سے نکلنے کی جو پاتی تھے نہ وہ راہ
پھرتی تھی سکینہ در و دیوار کے آگے

کیون سامنے آنکھون کے شہ کشور کا بند ہو تار
لازم ہی عصا مردم بیمار کے آگے

اک تیر پڑا گردن بے شیر پہ جس دم
منہ کھل گیا معصوم کا سوفار کے آگے

اشعار ١٩

کیا پوچھتے فاخر سے نکیرین لحد مین
منہ کھل نہ سکے حیدر کرار کے آگے

سلام

ہم پلہ شہ کون ہی انصار کے آگے
یوسف ہی گرانقدر خریدار کے آگے

لشکر کا ہوا خاتمہ سردار کے آگے
سب باغ کٹا بلبل گلزار کے آگے

یہ شوق شہادت مین شہیدونکو تھی جلدی
دو چار گرے پڑتے تھے تلوار کے آگے

ہر ایک سے ہم آپ سے کسطرح نہ ہو سر
چلتی ہی ظفر شاہ کے تلوار کے آگے

کب ابروی شبیر سے چڑھی دیکھکے شمشیر
تلوار پہ کھچی غیض مین تلوار کے آگے

غیظ آگیا مرحب پہ ید اللہ کو جس دم
جبرئیل سپر ہو گئے تلوار کے آگے

کیا فوج مین تھا جنگ شہ دین سے تلاطم
گہ ڈھالین تھین پیچھے کبھی تلوار کے آگے

کیونکر دہن زخم شہیدان نہون خاموش
منہ کھل نہین سکتے لب سوفار کے آگے

للکار کے غازی نے جھپٹ کر اسے چھینا
جب آئے نشان لیکے علمدار کے آگے

دعوی تو بہت کرتے تھے یہ تیز روی کا
آئی نہ ہوا شاہ کے رہوار کے آگے

انجانی بھی جو حسن کی نہ ہمشکل مین دیکھی
گہ سایہ ہی پیچھے کبھی دیوار کے آگے

کفار پہ جب تیغ پڑی شاہ کی ترچھی
اک ڈورا بڑھا اور بھی زنار کے آگے

پیاسونکو غنیمت تھا جو آب دم شمشیر
رکھتے تھے گلے دوڑ کے تلوار کے آگے

مرعوب اسیری مین نہ عابد کو ہو کیون غم
بہتر ہے خزان مرغ گرفتار کے آگے

تشنہ کہتے تھے عابد پہ جو بانو نے بکا کی
روتا نہین صاحب کوئی بیمار کے آگے

کیا تیغ علی مین ہی روانی دم پیکار — اک ہاتھ یہ بڑھ جاتی ہی رہوار کے آگے

مشتاق ہین یون یاور شہ دشت وغا کے — ایک ایک کا رہوار تھا رہوار کے آگے

زینب نے کہا بیٹو نسے خواہش پہ علم کی — تم کون ہو عباس علمدار کے آگے

اشعار — فاخر ترے سب دل کی بر آئینگے جو آگے — کچھ بات نہین شاہ کی سرکار کے آگے — سلام

نام دہ چند ہوا شہ کا وفادارون سے — شہرہ یوسف کا بڑھا اور خریدارون سے

کہتے تھے عون و محمد یہ ستمگارون سے — ہم وہ بچے ہین جو کھیلا کیے تلوارون سے

جنگ ہونے جو لگی شہ کے نمکخوارون سے — ٹکڑے ہی فوجون کے اڑانے لگے تلوارون سے

بولے عباس کہ گو نہر کو گھیرے ہین مگر — چھین لونگا مین ترائی کو ستمگارون سے

شہ نے جانے کو کہا جب یہ تو بولے انصار — ہوگا آقا نہ کبھی یہ تو نمکخوارون سے

چشم سجاد کو یون گردشین تھین مشکل سے — حرکت جیسی کہ دشوار ہو بیمارون سے

جوش زن جبکہ یم بخشش رحمت ہووے — بے گنہ کیون نہ رہین بچ کے گنہگارون سے

جنگ مین رو کی سپر بھی جو نہ چھوٹی تھی کبھی
ٹکڑے ٹکڑے ہوا تن شاہ کا تلوارون سے

ہند آنے لگے زندانمین تو زینب نے کہا
کام آزاد کا کیا ہمسے گرفتارون سے

پا برہنہ جو رہ شام مین کانٹون پہ چلے
تلوے سجاد کے غربال ہوئے خارون سے

کھینچے دیکھ کے زندانکی یتیمان حسینؑ
بھاگین کیون سایہ کی مانند نہ دیوارون سے

آگئی گلشن زہراؑ و علی پہ جو خزان
بلبلین نالہ کنان اڑ گئین گلزارون سے

زخمیونکی یہ تنونکی نہین دھارین خونکی
دیکھو اڑتا ہی لہو باغ کے فوارون سے

دشت غربت مین ہوا آل عبا کا یہ حال
دھجیان جیب و گریبانکی اڑین خارون سے

تشنہ کامونکو یہ تھی روز شہادتکی خوشی
عید کیطرح گلے ملتے تھے تلوارون سے

تیرون خونمین آلودہ ہوئی تھی شہ کے
سرخی ابتک نہ لہو کی گئی سوفارون سے

حملہ ور ہوتے ہین عباس جو مانند اسد
گھوڑے تھمتے نہین تھمتے انہین اسوارون سے

آگے اکبر نے کہا شہ سی بشارت ہو دو
گھاٹ دریا کا لیا شیر نے تلوارون سے

باغیون نے جو کیا باغ علی کو تاراج — بلبلین پھول گرانے لگین منقار و نسیم

نام اکبر پہ قبالہ ہو یہ زینب نے کہا — کربلا سول لے جیب تے زملیدار و نسیم

اشعار ۲۱

خود نکیرین سے کہینگے شاہ پھینکے فاخر

قبر مین پوچھینگے جو وقت وہ زوار و نسیم

سلام

بیتابیان تھین اصغر بے شیر کے لیے — تھا دل مین داغ چاند سی تصویر کے لیے

بیتاب گر حسین ہی ہمشیر کے لیے — زینب بھی بیقرار ہی شبیر کے لیے

ہی ختم صبر عابد دلگیر کے لیے — پانون بڑھا دئے غل و زنجیر کے لیے

کہتے تھے شہ عمر سے نہ بیعت کرونگا مین — حاضر ہی سر حسین کا شمشیر کے لیے

آل نبی سے یہ تجھے زیبا تھا ای فلک — بیڑی ہو پا ہی عابد دلگیر کے لیے

نہر فرات خشک نہ ہو جا ای کسطرح — پانی ہو بند حضرت شبیر کے لیے

ای چرخ تیری دور مین کیا انقلاب ہے — لازم تھا تیر اصغر بے شیر کے لیے

لڑتے ہوئے جو فوج مین در آئے شاہ دین
تلوارین لاکھون کھنچ گئین شبیر کے لیے

پانی ہو بند ساقی کوثر کے لال پر
نہرین رواں ہون لشکر بے پیر کے لیے

ابرو چڑھائین غیظ مین کیونکر نہ شاہ دین
لازم سنان ہے خنجر و شمشیر کے لیے

اے چرخ کیون نہ درہم و برہم جہان ہو
آزردہ ہو بہشت زینب دلگیر کے لیے

رو دیتے ہین اسیری سجاد پر مگر
آنسو نہین ہین دیدۂ زنجیر کے لیے

ناوک سے بے زبان کے گلے کو خدا بچائے
چلّے چڑھے ہین اصغر بے شیر کے لیے

روتے ہین نام لیکے حسین و حسن کے سب
ماتم بپا ہے شبر و شبیر کے لیے

دستار سر سے بنت علی کی ردا بچائے
ظالم بڑھے ہین چادر تطہیر کے لیے

کیونکر نہ روئین شاہ کو شیعہ تمام عمر
پیدا ہوئے ہین ماتم شبیر کے لیے

شاہ اب ایک ایک سے مانگا کیے مگر
قطرہ ملا نہ اصغر بے شیر کے لیے

رخصت کا وقت ہے جو کچھ آگیا خیال
بیتاب شاہ [illegible] شیر کے لیے

یون جلد تیغ تیز سے کاٹا سر حسین	چلنے نہ پائے ہونٹھ بھی تکبیر کے لیے
نیزے کے پاس آئین جو زینب برہنہ سر	بند آنکھین کرین شاہ ذبح شبیر کے لیے

فاخر کو کربلائے معلی دکھا دے پھر
بیتاب ہے زیارت شبیر کے لیے

قطعۂ تاریخ ختم دیوان سلام مسمّی بہ سر غم در سن عیسوی کہ در امثال ہم ختم سال ہجری آید

در چنین گشت افکار چو دیوان فاخر	ختم کردیم کنون چند سلام افزوده
سروری معنوی اش گفت خرد این تاریخ	او ہم یکشنبہ و ذیقعدہ و بستم [illegible]

سنہ ۱۸۸۲ع

قطعہ حسن شاہ طبع از جامعہ [illegible] ۱۳۰۵ [illegible]

فاخر جو ہین شاعر [illegible]
تاریخ کی جستجو فصاحت [illegible]
پر اصناف صنائع شعر و [illegible]

[illegible] دیوان سلام فاخر	چھپ کے طیار ہوا خوب یہی ہیم
	آج مطبوع ہوا حال غم شاہ امم

۱۳۰۵ھ

مہتمم انتظام ناصحی کونین شیخ عنایت حسین بادر [illegible]
بستان مرتضوی طبع شد

Sir Shah Muhammad Su[laiman] ... [ALL]AHABAD

۲۲۸